حصہ ۷ ہفتم

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں غمِ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں

بیاضِ تسکینِ زہراؑ

مرکزی تنظیمِ عزا (رجسٹرڈ) کراچی کی
انجمنوں کے منتخب نوحوں کا مجموعہ

مرتبہ
محمد وصی خان

گلدستہ اشاعت ریحان اعظمی

رحمت اللہ بک ایجنسی
بالمقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰

حسینیت زندہ باد

حسینیت زندہ باد

غمِ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں
قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں

گلدستۂ ریحانِ اعظمی

سلام اللہ علیہا

بیاضِ تسکینِ زہراؑ

حصہ ہفتم

شیعہ ماتمی انجمنوں کی فیڈریشن
(مرکزی تنظیم عزادار (رجسٹرڈ) کی انجمنوں کے نایاب منتخب نوحوں کا مجموعہ)

مرتبہ

محمد واصی خاں

ناشر
رحمت اللہ بک ایجنسی
بالمقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰
فون ۲۴۳۱۵۷۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مؤلف ـــ اجر رسالت

ہر کام کی کوئی نہ کوئی غرض و غایت ہوتی ہے۔ زیر نظر مجموعہ نوحہ جات موسوم بہ "تسکین زہرا حصہ ہفتم" اور اس کتاب سے پہلے ساٹھ عدد سے زیادہ کتابوں کی تصنیف تالیف محض اور محض خوشنودی خاتون جنت بی بی عصمت مقام حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ہے کیونکہ اس سوگوار محترمہ و معصومہ بی بی سلام اللہ علیہا کی خوشنودی ہی خوشنودی پنجتن پاک علیہم السلام اور کل ائمہ اطہار علیہم السلام اور ثانی زہرا سلام اللہ علیہا جناب زینب کبریٰ بنت فاطمہ بنت محمد علیہا السلام ہے

"بیاض تسکین زہرا" میں شیعہ تمام انجمنوں کی فیڈریشن مرکزی تنظیم عزادار (رجسٹرڈ) کراچی کی مختلف انجمنوں کے مشہور و معروف اور منتخب نوحوں کو یکجا کیا گیا ہے جسکو ملک عزیز کے نامور شعرائے کرام نے لکھا ہے۔ خاص کر انجمنوں کے ہر دلعزیز شاعر جناب ریحان اعظمی صاحب۔

خداوند کریم اور ائمہ اہل بیت اطہار علیہم السلام بخوبی واقف ہیں کہ اس میں مجھے کسی قسم کا لالچ نہیں ہے ہاں اگر لالچ ہے تو صرف یہ کہ کسی طرح سے بھی اپنی بساط کے مطابق جو مجھ ناچیز حقیر فقیر پر عائد ہے اجر رسالت ادا کرتا۔ اور میں وہ اجر رسالت ادا کر رہا ہوں اور تا حیات اس سے غفلت نہ ہوگی انشاء اللہ۔

خاکپائے اہلبیت

محمد وصی خان

سابق صدر مرکزی تنظیم عزادار (رجسٹرڈ)

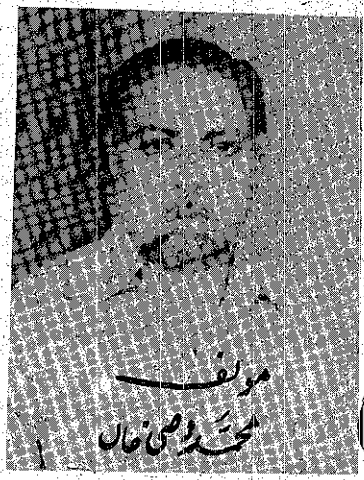

مؤلف
محمد وصی خاں

دلی التماس

پیاری ماؤں اور بہنوں آپکا یہ بیٹا/بھائی تقریباً ۲۵ سال سے آپکے لئے دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔ خدا کا شکر ہے صرف قبولیت کے ساتھ ساتھ آپ دعاؤں سے بھی سرفراز فرما رہی ہیں۔ اس دفعہ پھر مجھ کو آل محمد علیہم السلام کی بارگاہ سے پوری پوری امید ہے کہ آپ میری اس کاوش کو حسب سابق پسند فرمائیں گی اپنی اس حقیر خدمت کے صلے میں اپنے درج ذیل بزرگوں کے لئے ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص اول و آخر محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود کی التجا کرتا ہوں۔

جناب مرزا عاشق حسین مرحوم جناب سجلین کاظمی گجرات۔ جناب سید نشور تقی مرحوم۔ جناب سید نذیر الحسن رضوی۔ والد جناب محمد عسکری خان۔ والدہ علیم النساء بیگم فاطمہ زہرا والدہ سید غلام نقی رضوی۔ سیدہ زہرا بیگم والدہ جناب شاہد حسین مرزا۔ چیف انجینیر مسقط۔ سید علی اوسط مرحوم

فہرست (یاصاحب الزمان ادرکنی) نوحہ جات

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر	نام انجمن
۱	عرض مولف	۲	
۲	عزاداران امامؑ کے نام	۱۸	بابا صاحب حسینؑ کا پیغام
۳	انتساب عقیدت	۱۰	
۴	تقریظ	۱۱	جناب ریحان اعظمی صاحب
۵	دلی التماس	۱۴	
۶	مرکزی تنظیم عزا ایک تعارف	۱۶	جنرل سکریٹری مرکزی تنظیم عزا
۷	سینہ زنی و نوحہ گوئی کا تعارف	۱۹	الحاج سید غلام نقی رضوی
۸	اے میرے عباسؑ جری نوحہ	۲۲	کے ایم ندیم ایڈووکیٹ
۹	مومن و مومنات کے لئے دعا	۲۱	بابا صاحب حسینؑ جلالی
۱۰	ہماری نوحہ مطبوعات	۲۳	مفت حاصل کریں
۱۱	علی مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا	۲۷	انجمن گلزار حیدری
۱۲	تمام عالم میں ہے ماتم حسینؑ بپا ہوا ہے	۳۱	انجمن گلزار حیدری
۱۳	سارے عید کے عزادار رہیں گے	۳۲	انجمن گلزار حیدری۔
۱۵	رو رو کے یہ بیان کرتا ہے یزید نماز	۳۴	انجمن گلزار حیدری
۱۶	ہائے غریب الوطن اے اسیر محن	۳۶	انجمن گلزار حیدری
۱۷	ہائے بازار شام میرا بے کس امام	۳۸	انجمن گلزار حیدری
۱۸	سجدے میں سر ہے حلق پہ خنجر کی دھار ہے	۴۱	انجمن گلزار حیدری

۱۹	آہ ذاکر سہرا باندھ ہو	۴۴	انجمن گلزار حیدری
۲۰	مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی	۴۸	گلزار حیدری
۲۱	دشت بلا میں رو کر کہتی تھی بنت حیدر	۵۳	انجمن ذوالفقار
۲۲	یا حسین یا حسین میری دنیا اجڑ گئی	۵۶	انجمن ذوالفقار
۲۳	مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علی	۶۰	انجمن ذوالفقار
۲۴	اے علی اکبر اے علی اکبر ذبح ہے میدان	۶۳	انجمن ذوالفقار
۲۵	غازی علمدار غازی علمدار	۶۶	انجمن ذوالفقار
۲۶	شبیر جان احمد مختار الوداع	۶۹	انجمن ذوالفقار
۲۷	یہ ماتم سدا رہے اور اس سے سوا رہے	۷۳	انجمن ذوالفقار حیدری
۲۸	دختر شبیر کی تشنہ دہانی دیکھ کر	۷۶	انجمن ذوالفقار حیدری
۲۹	صغریٰ نے خط میں لکھا کہ بہن کے دل جانی	۷۷	انجمن ذوالفقار حیدری
۳۰	قافلہ جا رہا ہے وطن کے لئے	۷۸	انجمن ذوالفقار حیدری
۳۱	زینب یہ دعا کرتی تھیں، ہر ایک دعا میں	۸۰	انجمن ذوالفقار حیدری
۳۲	مصیبت کی گھڑی اور شام کے بڑھتے ہوئے سائے	۸۲	انجمن ذوالفقار حیدری
۳۳	بولی صغریٰ پدر نہیں آتے	۸۳	انجمن ذوالفقار حیدری
۳۴	ہر درود و ہر سلام	۸۴	انجمن ذوالفقار حیدری
۳۵	تاجدار امامت وصی نبی علی ہے علی	۸۶	انجمن ذوالفقار حیدری
۳۶	ہر پل ہر ساعت ہر دم	۸۹	انجمن ذوالفقار حیدری
۳۷	وطن سے شہ کی بہنوں نے خط میں لکھا ہے	۹۱	انجمن ناصر العزاء
۳۸	غم زدہ ہے ہماری ماں اکبر	۹۲	انجمن ناصر العزاء
۳۹	کہا باؤنے مجھ کو چھوڑ کے اصغر نہ جاؤ	۹۳	انجمن ناصر العزاء
۴۰	بولے شبیر کہ بس میری تمنا یہ ہے	۹۶	انجمن تنظیم الحسینی

۴۱	رو رو کے یہ بچی نے کہا آیئے عمو	۹۸	انجمن تنظیم الحسینی
۴۲	دن ڈھل رہا ہے پیاسی سکینہ اداس ہے	۹۹	انجمن تنظیم الحسینی
۴۳	دعائے زہرا کی تاثیر ثانی و سرّانی زہرا	۱۰۱	انجمن تنظیم الحسینی
۴۴	تھوڑی سی اگر مہلت شاہ زمن دے	۱۰۳	انجمن تنظیم الحسینی
۴۵	دسویں کی صبح ہو گئی اکبر اذان دو	۱۰۴	انجمن تنظیم الحسینی
۴۶	زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نعرہ ہے کیا کریں	۱۰۶	انجمن تنظیم الحسینی
۴۷	جنگل میں فاطمہ کی صدا گونجتی رہی	۱۰۸	
۴۸	میری جان اکبرؑ میرے جان اکبرؑ	۱۰۹	انجمن تنظیم الحسینی
۴۹	اے موت ٹھہر اتنا کہ ماں دل کو سنبھالے	۱۱۲	انجمن تنظیم الحسینی
۵۰	قتل شبیرؑ پہ بھی عباسؑ بھی اکبرؑ بھی ہوئے	۱۱۴	انجمن تنظیم الحسینی
۵۱	لو علمدارؑ لو علمدارؑ لو علمدارؑ چلا	۱۱۶	انجمن تنظیم الحسینی
۵۲	عزم سفیر زینبؑ	۱۲۱	انجمن جعفر طیار
۵۳	دیکھے کیسے مقتل میں بھائی کا شہ	۱۲۳	انجمن جعفر طیارؑ
۵۴	کہہ رہے تھے عابد بیمار مضطر سنبھالے بیڑیاں	۱۲۴	انجمن جعفر طیار
۵۵	کس طرح تمہیں قبر کے اب لائیگی زینبؑ	۱۲۷	انجمن جعفر طیار
۵۶	بولی سکینہ آؤ چچا شام ہو گئی	۱۲۸	انجمن جعفر طیار
۵۷	اجڑا ہوا حسینؑ کا کنبہ لے ہوئے	۱۲۹	انجمن جعفر طیار
۵۸	عاشور کی شب کہتی تھی یہ دختر حیدرؑ	۱۳۰	انجمن جعفر طیارؑ
۵۹	ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے	۱۳۲	انجمن فدائے اہلبیتؑ
۶۰	یہ بولے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ	۱۳۴	انجمن فدائے اہلبیتؑ
۶۱	شہید ہو گیا سید بنی کرو ماتم	۱۳۵	انجمن فدائے اہلبیتؑ
۶۲	رو کے سکینہ کہتی ہے باپ چچا میں چپا ہی ہوں	۱۳۶	انجمن فدائے اہلبیتؑ

۶۳	درِ خیام سے زینبؑ نے دیکھا یہ منظر	۱۳۸	انجمن فدائے اہلبیت
۶۴	قید سے رہا ہو کر آئے گی مدینہ کو	۱۴۰	انجمن فدائے اہلبیت
۶۵	بانو کا یہ نوحہ تھا کہ اکبرؑ میرا ہوتا	۱۴۴	انجمن محمدی قدیم
۶۶	فاطمہ کی گود میں بچے جو پالے جائیں گے	۱۴۵	انجمن محمدی قدیم
۶۷	وطن سے دور ہو غربت میں شام ہو جائے	۱۴۶	انجمن محمدی قدیم
۶۸	روضہ شاہ سے فرش قبر کی جا مانگتے ہیں	۱۴۷	انجمن محمدی قدیم
۶۹	بہن کو کشتہ خنجر کا یاد آئے گی	۱۴۷	انجمن محمدی قدیم
۷۰	دے رہی ہے صدا یہ ماں اکبر	۱۴۸	انجمن محمدی قدیم
۷۱	العطش کا شور پیاسوں کا مقدر کربلا	۱۴۹	انجمن محمدی قدیم
۷۲	بعد حسینؑ کس نے کہا میں یتیم ہوں	۱۴۹	انجمن محمدی قدیم
۷۳	ڈھل گیا سورج شمع جلی	۱۵۲	انجمن معصومین
۷۴	شیعہ ان کا نام کجا	۱۵۳	انجمن معصومین
۷۵	زنداں میں زینبؑ اہلِ حرم کو کربل کا وہ نقشہ یاد آیا	۱۵۴	انجمن معصومین
۷۶	اے میرے اصغرؑ اے میرے اصغرؑ	۱۵۵	انجمن معصومین
۷۷	قید خانے سے یہ کیسی صدا آتی ہے	۱۵۷	انجمن دستہ ناصران حسین
۷۸	جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیے زینبؑ	۱۶۰	انجمن دستہ ناصران حسین
۷۹	آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے	۱۶۲	انجمن دستہ ناصران حسین
۸۰	اربعین کربلا ہے شاہِ کربلائی کا	۱۶۳	انجمن دستہ ناصران حسین
۸۱	بانو کہتی تھی مقتل میں رو رو کر	۱۶۴	دستہ ناصران حسین
۸۲	کھو گئے ہو ہم کہاں ڈھونڈ رہا ہے عالم	۱۶۶	دستہ ناصران حسین
۸۳	خدا کی شان کریمی ہے خدا کی قسم	۱۶۷	انجمن دستہ ناصرانِ حسین

۸۴	اے شامِ غریباں اے شامِ غریباں	۱۸۹	دستہ ناصران حسین
۸۵	مومنو آؤ علمدار کا ماتم کریں	۱۷۲	دستہ ناصران حسین
۸۶	بابا ہو کہاں اپنا پتہ کیوں نہیں دیتے	۱۷۲	دستہ ناصران حسین
۸۷	ہر نفس ہے یہ ورد زینب زار	۱۷۵	انجمن غمخواران عباس
۸۸	زینب نے کہا نانی پردیس میں آکر	۱۷۵	انجمن غمخواران عباس
۸۹	آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ	۱۷۶	انجمن غمخواران عباس
۹۰	سرکٹ گیا جب دشت میں زہرا کے پسر کا	۱۷۸	انجمن غمخواران عباس
۹۱	زندان زندان نہ کہو بیٹی ہم تمہارا زندان	۱۸۰	انجمن غمخواران عباس
۹۲	رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں	۱۸۱	انجمن غمخواران عباس
۹۳	بے کفن ہے لاشہ بیٹا بے ردا ہے خاک پر	۱۸۲	انجمن غمخواران عباس
۹۴	اکبر جوان اکبر جوان	۱۸۵	انجمن محبان عزا
۹۵	بنتِ زہرا دمِ رخصتی زینب	۱۸۷	انجمن محبان عزا
۹۶	زندان میں اب تمہیں کہاں پائے سکینہ	۱۸۹	انجمن محبان عزا
۹۷	کبھی جو سامنے آتی ہے کربلائے حسین	۱۹۰	انجمن محبان عزا
۹۸	پائے عابد سے جو اٹھتی تھی صدا زنجیر کی	۱۹۳	انجمن سجادیہ
۹۹	زینب کو بیڑیوں نے جو بے پر و پھر لایا	۱۹۴	انجمن سجادیہ
۱۰۰	شبیر کی مجلس میں دعا مانگ رہے ہیں	۱۹۵	انجمن سجادیہ
۱۰۱	تیغ سجدے میں ہے جس وقت علی نے ہے کہا	۱۹۸	انجمن غلامان علمدار
۱۰۲	بولے شہ اب نہ اصغر آئے گا	۲۰۰	انجمن غلامان علمدار
۱۰۳	یا قاہر العدو یا ولی العلیٰ	۲۰۳	انجمن غلامان علمدار
۱۰۴	خونِ اکبر کا کلیجہ ہو گیا	۲۰۷	انجمن عابدیہ کاظمیہ
۱۰۵	زینب نے کہا رو کر عباس بلا لے آؤ	۲۰۷	انجمن عابدیہ کاظمیہ

۱۰۶	رستہ اگر نہ یاد ہو رہبر سے پوچھیے	۲۰۹	انجمن عابدیہ کاظمیہ
۱۰۷	یوں میری نگاہوں میں شبیر کا روضہ ہے	۲۱۱	انجمن عابدیہ کاظمیہ
۱۰۸	چاہنے والے نہ دیں کے کہاں ہوتے نہیں۔	۲۱۲	انجمن عابدیہ کاظمیہ
۱۰۹	رہبر جو نگاہ ہے سبط پیمبر کی طرح	۲۱۴	انجمن عابدیہ کاظمیہ
۱۱۰	جب بیان اہل وفا کے حوصلے ہونے لگے	۲۱۶	انجمن عابدیہ کاظمیہ
۱۱۱	دشت غربت میں لٹ گیا زہرا کا بھرا گھر	۲۱۹	انجمن مظلوم حسینی
۱۱۲	آبروئے لا الٰہ سجدۂ شبیر ہے	۲۲۰	انجمن مظلوم حسینی
۱۱۳	تربت شبیر پر جب اربعین کو آئیں زینب	۲۲۱	انجمن مظلوم حسینی
۱۱۴	نوک سناں پہ کس نے قرآں سنایا ہے	۲۲۲	انجمن مظلوم حسینی
۱۱۵	جب کاروان زینب مضطر رواں ہوا	۲۲۳	انجمن مظلوم حسینی
۱۱۶	یاد آتی تھی جب اصغر بے شیر کی پیاس	۲۲۵	انجمن مظلوم حسینی
۱۱۷	امت نے تم آل محمد کو ستایا	۲۲۶	انجمن مظلوم حسینی
۱۱۸	جب رن میں گرا خاکہ بہ سقائے سکینہ	۲۲۹	انجمن کاروان عون و محمد
۱۱۹	اک آہ بھر کے کہتا تھا میرا امام۔ شام	۲۳۰	انجمن کاروان عون و محمد
۱۲۰	ہائے شام غریباں ہائے شام غریباں	۲۳۳	انجمن شباب المومنین
۱۲۱	رو کے کہتی تھی سنہ کی بہن الوداع الوداع	۲۳۵	انجمن کاروان عون و محمد
۱۲۲	تم کو سلام آخر کرتی ہو کی برادر	۲۳۸	انجمن محافظ عزا
۱۲۳	یہ بہن سکینہ تھے کب آئے گے بابا	۲۳۸	انجمن محافظ عزا
۱۲۴	وہ غم و صبر کے جوہر دکھا دیئے زینب	۲۴۰	انجمن محافظ عزا
۱۲۵	حیدر رہم قلندر رہم مستم	۲۴۳	انجمن رضا کاران حسین
۱۲۶	کیسا یتیم بچی کا ہے واقعہ سنو	۲۴۴	انجمن رضا کاران حسین
	فہرست بقیہ نوحہ جات۔	صفحہ نمبر: ۱	۳ تا ۳۱

۱۲۷	پکاری فاطمہ صغرا مدارا لو ظہر بابا	۲۴۴	انجمن رضا کاران حسینؑ
۱۲۸	نہیں عباس مگر شان علم باقی ہے	۲۴۸	انجمن رضا کاران حسینؑ
۱۲۹	مادر مضطر نے دی رو رو کر صدا	۲۵۰	انجمن رضا کاران حسینؑ
۱۳۰	حسینؑ کی دکھ بھری کہانی	۲۵۲	انجمن رضا کاران حسینؑ
۱۳۱	جب چراغ خیمۂ شاہ نے گل کیں	۲۵۶	انجمن دستۂ محمدیؐ
۱۳۲	یہ داغ نہیں ہیں ماتم کے یہ یوں پہ نشان جبیں کے	۲۵۷	انجمن دستۂ محمدیؐ
۱۳۳	بیکس حسینؑ ہائے پیاسے حسینؑ	۲۵۹	انجمن دستۂ محمدیؐ
۱۳۴	اکبرؑ علی اکبرؑ علی اکبرؑ	۲۶۱	انجمن ذوالفقار مرتضوی
۱۳۵	ہر اک طرف ماں کی نظر دیکھ رہی ہے	۲۶۲	حسینی عزادار تنظیم
۱۳۶	اٹھے کیسے اٹھے کیسے بالی سکینہ کا لاشہ	۲۶۴	حسینی عزادار تنظیم
۱۳۷	کہتی تھی رو کے زینب مضطر جواب دو	۲۶۷	حسینی عزادار تنظیم
۱۳۸	کہتی تھی روح فاطمہ زہرا نہ چھوڑنا	۲۶۹	انجمن تبلیغ امامیہ
۱۳۹	قتل ہو گئے سارے مہ جبیں	۲۷۰	
۱۴۰	تمہاری یاد میں آنسو بہاؤں گی بابا	۲۷۴	انجمن تبلیغ اہلبیت
۱۴۱	بنت علی کرتی ہے نوحہ میں یہ بیان بابا	۲۷۵	انجمن تبلیغ اہلبیت
۱۴۲	ہائے سکینہ، ہائے سکینہ، ہائے سکینہ	۲۷۷	انجمن تبلیغ اہلبیت
۱۴۳	ہے سکینہؑ منتظر عباس بالا ئیں گے	۲۸۲	انجمن تبلیغ اہلبیت
۱۴۴	شہؑ نے فرمایا میری جان اکبرؑ	۲۸۴	انجمن تبلیغ اہلبیت
۱۴۵	قید خانے سے چھوٹ کے آئی یہاں	۲۸۷	انجمن تبلیغ اہلبیت
۱۴۶	کر بلا والوں کی زنداں سے رہائی ہو گئی	۲۹۲	انجمن شمشیر حیدری لکھنؤ
۱۴۷	ایسا نہیں یہ ماتم کرنے رہیں گے یہ ساتھ	۲۹۳	انجمن شمشیر حیدری
۱۴۸	آغاز ہو رہا ہے کربل کی کہانی کا	۲۹۴	انجمن شمشیر حیدری

۱۸۹	بھولا ہے نہ بھولے گا تا حشر زمانہ	۲۹۴	انجمن شمشیر حیدری کلدار روڈ
۱۹۰	حسین ظلمتوں میں گوہر تابندہ ہے	۲۹۵	انجمن شمشیر حیدری
۱۹۱	او خیمہ لعین تجھکو ذرا رحم نہ آیا	۲۹۶	انجمن شباب المومنین
۱۹۲	احساس دلاتا ہے زینب تیری غربت کا	۲۹۸	انجمن شباب المومنین۔
۱۹۳	اصغر کا لہو جب نہ پیا ارض و سماں نے	۲۹۸	انجمن شباب المومنین۔
۱۹۴	منزل شام کہاں عترت شبیر کہاں	۲۹۹	انجمن شباب المومنین
۱۹۵	گھر فاطمہ کا لوٹا بدیسیوں میں فضائے	۲۹۹	انجمن شباب المومنین۔
۱۹۶	کٹتا ہے گلا رن میں فرزند علی کا	۳۰۰	انجمن شباب المومنین۔
۱۹۷	کشتی آل عبا میں جو رواں آئے ہے	۳۰۰	انجمن شباب المومنین۔
۱۹۸	ہم سے غم شبیر بھلایا نہیں جاتا	۳۰۰	انجمن شباب المومنین
۱۹۹	لے تانا تیرا دن بجائے چلی میں	۳۰۱	انجمن شباب المومنین
۲۰۰	کہتی تھی ماں یہ لاش پہ اکبر اذاں دو	۳۰۲	انجمن عزائے حسینؑ۔
۲۰۲	پکاری شانے ہلا کے مادر اٹھو سکینہ سحر ہوئی ہے۔	۳۰۳	انجمن عزائے حسینؑ
۲۰۳	جب آخری رخصت کو چلے سید والا	۳۰۴	انجمن عزائے حسینؑ۔
۲۰۴	پوچھے جو کوئی روداد ستم اہل حرم سے	۳۰۵	انجمن عزائے حسینؑ
۲۰۵	جھولا علی اصغر کا جھلا رہی مادر	۳۰۶	انجمن عزائے حسینؑ
۲۰۶	کہتی تھی صغرا کیوں آئے نہیں بابا اور بھیا اکبر	۳۰۸	انجمن تبلیغ عزا
۲۰۷	زینب نے یہ نالہ سر بیت کر دو رو کر	۳۰۹	انجمن تبلیغ عزا

بقیہ نوحہ جات بیاض نسکین زہرا آٹھویں حصہ میں پڑھیے۔

التماس سورۂ فاتحہ برائے ایصال ثواب محمد عسکری خاں و علیم افشار بیگم و سلیمن کاظمی گجرات۔

انتساب عقیدت

میری شہرت کا سبب مدحت حیدرؑ ہے وصی
ورنہ ارباب سخن میں مرا رتبہ کیا ہے

دل کی تمام گہرائیوں، دماغ کی تمام وسعتوں، روح کی تمام بالیدگیوں اور عقیدت و شوق کی تمام ایمانی کیفیتوں کے ساتھ یہ ہدیہ اولاً اور نذرانۂ عقیدت امام زمانہ حجت خدا امام آخر حضرت بن حسن علیہ السلام وہ جو وارث علوم آل محمد علیہم السلام ہیں کی خدمت بابرکت میں پیش کرتا ہوں اور آپکے نام نامی واسم گرامی سے معنون کرتا ہوں اور مستدعی ہوں کہ اس ہدیۂ حقیر فقیر عاصی پُرمعاصی کو شرف قبولیت بخشا جائے۔ تاکہ زندگی بھر اسی طرح تمسک علوم آل محمد علیہم السلام میں مگن رہوں اور اپنی آخرت کا توشہ برائے مغفرت حاصل کرتا ہوا

آخر میں اپنے مولا کی بارگاہ سے اپنے والد محمد عسکری خان مرحوم اور والدہ گرامی علیہم الرحمہ مرحومہ کے لئے دست بدعا ہوں کہ مولا انکی مغفرت فرمائیں جنہوں نے اپنے خون سے دودھ کے ذریعہ میرے ناتواں جسم میں قوت و توانائی بخشی۔ گویائی کا طریقہ سمجھایا کمزور قدموں کو مضبوطی سے چلنے کا سلیقہ سکھایا۔ سچ بولنا اور اس پر عمل کرنا سکھایا میرے ہر ہر قدم پر حق کی مشعلیں روشن کرتے رہے۔ میرے احساس و شعور کو غلامیٔ سید الشہداء علیہ السلام کی زنجیروں میں باندھتے رہے اور تپش سوز حسینیؑ کو سینے میں بھر دیا۔ یہ ان دونوں کی تعلیم کا ثمر ہے کہ آج میں محبت آل محمد علیہم السلام میں ہمہ وقت گامزن رہا

گر قبول افتد زہے عز و شرف

خاکپائے درِ بتولؑ
محمد وصی خان۔

تقریظ

از قلم معجز رقم شاعرِ اہلبیتؑ حضرت ریحان اعظمی

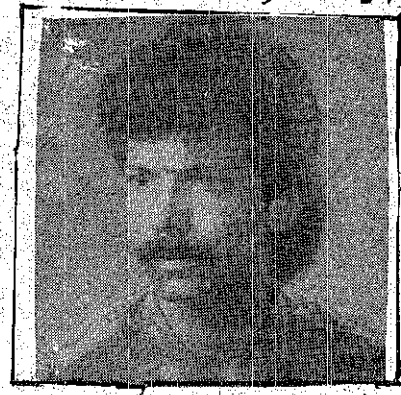

مجھ جیسے کم علم کے لئے یہ بات باعثِ فخر و انبساط ہے کہ کسی ادبی اور مذہبی کتاب اور مذہبی بھی ایسی کہ تذکرہ محمد و آلِ محمد سے عبارت ہو اس میں اپنی رائے پیش کروں۔ میں سمجھتا ہوں میرے لئے یہ ایک بڑا انعام ہے جو محمد وصی خان صاحب کی جانب سے مرحمت ہوا ہے۔ بیاضِ تسکینِ زہرا جو کہ مختلف شعراء کے رثائی سخن سے آراستہ ہے جسمیں ایسے پُر سوز مرثیے مرقوم ہیں کہ پتھر سے پتھر دل انسان بھی دامنِ چشم بھگوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ محمد وصی خان مذکورہ بالا نام سے یہ بیاض گزشتہ کئی برسوں سے شائع کر رہے ہیں اسمیں ان کو جس جانفشانی اور محنت سے مختلف انجمنوں سے ان کے نوحے یکجا کرتے پڑے ہیں اس کا اندازہ مجھے بخوبی ہے جب میں اپنے نوحوں کا مجموعہ منظر بہ منظر کربلا شائع کر رہا تھا۔ اس وقت مجھے اپنے ہی نوحوں کے لئے جسطرح انجمنوں کے صاحبانِ بیاض کی منتیں کرنا پڑی تھیں وہ میرا دل ہی جانتا ہے کئی کئی دن چکر لگانے کے باوجود مجھے میرے ہی نوحے نہ مل سکے لیکن وصی خان صاحب نہ معلوم کس طرح ہر سال اتنے سارے کلام جمع کر لیتے ہیں یہ کرشمے

بھی ان سے سیکھنا پڑے گا۔ تاکہ اپنا دوسرا مجموعہ لاسکوں بہرحال زیرِ نظر بیاض تسکین زہراؑ عزائیہ ادب میں ایک گرانقدر اضافہ ہے اور اس کا تمام تر سہرا اور ثواب خان صاحب کے نام انتساب ہے کہ انھوں نے شہدائے کربلا، اسیرانِ کربلا اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کے سوگ میں بکھرے ہوئے کلاموں کو ایک حسین گلدستے کی شکل میں پیش کرکے واقعی قلبِ تسکین زہراؑ کے لئے سعی کی ہے۔ مولا ان کی یہ عبادت قبول فرمائے آمین ثم آمین بحق محمدؐ و آلِ محمدؐ۔

احقر

ریحان اعظمی

اظہارِ تشکر

میں تمام شعرائے کرام کا ممنون اور مشکور ہوں جن کے نایاب کلاموں نے میری اس بیاض کی زینت کو دوبالا کیا۔ خداوند کریم اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ مولا ان تمام حضرات کو اس دنیا میں دولت صحت، عزت اور مزید شہرت عطا فرمائے اور ہمارے درمیان سے چلے گئے انکی مغفرت فرمائے۔ یہ شعرائے کرام دراصل خادم حضرت مسلم بن عقیل ہیں جو اپنے اشعاروں کے ذریعہ پیغام حسینی کو دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ترویج علوم آل

محمد علیہم السلام کے ساتھ ساتھ اجر رسالت بھی ادا کر رہے ہیں۔

میں جناب سید ذوالفقار جعفری صاحب کا بھی مداح ہوں جو اپنے منفرد انداز سے نوحوں اور سلاموں کو بڑی پر درد آواز میں کیسٹوں کے ذریعہ پیش کر رہے ہیں جو ترویج علوم آل محمد علیہم السلام کا بہترین طریقہ ذریعہ اور عمل ہے جس کے ذریعہ حسینی پیغام کوچہ کوچہ گلی گلی اور شہر شہر پہنچ رہا ہے۔ خدا ان کے اس مشن کو کامیاب کرے اور کاروبار میں ترقی عطا فرمائے تاکہ یہ سلسلہ جاری رہے۔

قوم کے جانثار شہیدوں کو سلام

میں اپنی تمام ماؤں اور بہنوں سے درگا حضرت ابوالفضل العباس نارتھ ناظم آباد کی حفاظت کرنے والے ۳ حسینی شہیدوں کے لیے سورۂ فاتحہ کی استدعا کرتا ہوں۔

حسین تیری عظمت کے لئے جاں نثار حاضر ہیں۔

امام حسین علیہ السلام کی عزاداری شیعہ مذہب کی بنیاد ہے۔ اور غم حسین میں گریہ شیعہ مذہب کی علامت۔ ہم چاہتے ہیں کہ عزاداری کے ذریعے شیعہ مذہب کی حفاظت کریں۔

مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ

تحریر: شمس الحق شمسی
جنرل سیکریٹری مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ

شیعہ انجمنوں کی فیڈریشن

ملت جعفریہ کے وقار اور عزتِ نفس کی علامت، صفِ اول کے حقیقی شیعہ رہنماؤں کی ایک تنظیم جس کے ممبر شہر کراچی میں ہر ٹکلہ اور ہر گلی میں موجود ہیں۔

مرکزی تنظیم عزاداری رجسٹرڈ، کراچی شہر کا وہ عظیم ادارہ ہے جس سے کراچی شہر کی تمام ماتمی انجمنیں منسلک ہیں۔ یہ ادارہ اپنی حیثیت افادیت اور قیادت کے اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اگر اس کو پُرخلوص قیادت حاصل رہے تو ملت کے لئے بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے خاص طور پر موجودہ دور اور حالاتِ حاضرہ میں یہ بڑا اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

اس عظیم تنظیم کے نوجوانوں اور پرجوش اراکین کا کراچی جیسے وسیع شہر میں عوام اور خواص دونوں سے گہرا اور مکمل رابطہ قائم ہے ضرورت صرف طریقۂ کار کی ہے۔

یاد رکھیئے کہ عزاداری امام مظلوم کے ذریعہ جو ہمیں قومی و دینی فوائد ہر سال حاصل ہوتے ہیں ان کو ضائع کرنے کے بجائے اگر تسلسل عمل باقی رہے تو قوم کی کایا پلٹ سکتی ہے اور یہ فرض بہرحال مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ، کا ہے اور یہ کام بہرحال اس ادارے ہی کو کرنا ہے۔ کیونکہ الحمدللہ اسے وہ سب کچھ حاصل ہے جو کسی مؤثر تنظیم کے لئے ضروری ہے۔ اس ادارے کی سب سے بڑی دولت

اخلاص اور جذبہ ایثار و قربانی ہے۔ جس کو یہ دولت حاصل ہوتی ہے کامیابی و کامرانی خود اس کے قدم چومتی ہے۔ اُسے دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔ اس تنظیم کے پاس صالح اور بالغ نظر قیادت بھی ہے اور بہت بڑی افرادی قوت بھی۔ اس تنظیم کے اراکین کراچی جیسے عظیم شہر کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں جو بھی تعمیری کام کیا جائے گا۔ اس میں انشاءاللہ ضرور کامیابی و کامرانی ہوگی۔ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اس تنظیم کے موجودہ عہدیداران بلاشبہ پُرخلوص ہیں۔ اور باعمل بھی وہ قومی مقاصد کی خاطر نہ صرف اپنے قیمتی وقت کی قربانی دیتے ہیں بلکہ باہمی تعاون اور درگزر سے کام لیتے ہوئے منزل کی طرف بڑھنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں اگر انتظامیہ کسی بھی مذہبی جلسہ یا جلوس کے سلسلہ میں کسی قسم کی پریشانی یا انتظامی مسائل میں الجھن محسوس کرتی ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ کے عہدیداروں سے رجوع کرے۔ انشاءاللہ یہ ادارہ ہر قسم کا بھرپور تعاون پیش کرے گا۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انتظامیہ نے قوم کے مخلص کارکنوں کو نظرانداز کر کے نام نہاد خود ساختہ مفاد پرست اپنے منہ آپ میاں مٹھو بننے والوں کو ہی ہمیشہ پکارتی ہے۔ دوسری طرف ان مفاد پرستوں سے ہٹ کر قوم مرکزی تنظیم عزا رجسٹرڈ کی مخلص قیادت پر اعتماد رکھتی ہے۔ خداوند کریم سب کو قوم کی بھلائی کے لئے اتحاد و اتفاق سے ساتھ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عزادارانِ امامِ مظلوم کے نام

بابا سیدِ صداحسین کا پیغام

ماتم کی صداؤں سے زمانے کو ہلا دو
دنیا سے ہر اک ظلم کے آثار مٹا دو

پیغام حسین ابن علی سب کو سنا دو
اس دور کے ہر شہر کو مٹی میں ملا دو

کیوں قوم کے چہرے پہ تھکاوٹ کی شکن ہے
پھر عزمِ حبیب ابن مظاہر کی صدا دو

کہتے ہیں یہی موسمِ خوشبو کے تقاضے
ہر دشت میں زخموں سے نئے پھول کھلا دو

عباس کے پرچم کو فضاؤں میں اڑا کر
ہر قصر و در و بامِ اُمیّہ کو گرا دو

سادات کے خیموں کا دھواں دیکھ رہے ہو
اولادِ ابوجہل کے ایوان جلا دو

ممکن ہو تو اک رات ستاروں کو بجھا کر
اشکوں کے یہ موتی سرِ افلاک سجا دو

مختار کی صورت جسے جینا نہیں آتا
حرؑ نبکرا سے جھوم کے مرنا ہی سکھا دو

شبیرؑ کے غم میں کس واسطے چپ ہو
مولا کے عزادار ہو کہرام مچا دو

سینہ زنی نوحہ گوئی کا تعارف

تحریر: الحاج سید غلام تقی رضوی صاحب قبلہ

اردو زبان اور اردو شاعری کی ابتداء دکن میں ہوئی۔ یہ شاعری اکثر مرثیوں کی شکل میں تھی اس بات کو ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ مرثیہ گوئی یا امام حسین علیہ السلام کے مصائب کے بیان و اظہار کے جذبے نے دکن میں اردو شاعری کی داغ بیل ڈالی۔ گولکنڈہ اور بیجاپور کے شعراء اور حکمرانوں نے بڑی تعداد میں مرثیے لکھے۔ یہ مرثیے جو اب تک برٹش میوزیم انگلستان کتب خانہ نواب سالار جنگ مرحوم حیدرآباد دکن اسٹیٹ لائبریری آندھرا پردیش حیدرآباد قدیم کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن بمبئی اور اسٹیٹ لائبریری نواب رام پور میں موجود ہیں اور ہمارے آج کل کے نوحوں سے بہت کچھ ملتے جلتے ہیں ان میں ذکر مصائب امام حسینؑ کچھ تفصیل انداز میں کیا گیا ہے کہ بلا امتیاز مذہب و ملت کوئی بھی انسان انھیں سن کر غمگین ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دکنی اردو کے شعرا نے مرثیہ کے میدان کو وسیع کرنے کے لیے اسے دوہے تین اور پھر چار مصرعوں کے بندوں میں تبدیل کر کے اسے صنف غزل سے ممیز کیا۔

شمالی ہند میں جب اردو شاعری کا آغاز ہوا تو یہاں بھی مرثیہ گوئی نے پیش پیش رہ کر اردو ادب کو حیات تازہ عطا کی۔ یہ مرثیہ بھی چار مصرعوں کے بندوں پر مشتمل ہوتے تھے میر ضمیر اور ان کے ہمعصر شعراء نے مرثیہ کو مسدس کی شکل دے کر اسکے ادبی مرتبے کو اتنا بلند کر دیا کہ دیگر اصناف سخن میں اس سے مقابلے کی ہمت ہی نہ رہی۔

یہ ادبی ترقیاں گو اردو زبان کے لیے نہایت قیمتی سرمایہ ثابت ہوئیں لیکن اس سے غیر تعلیمیافتہ

طبقہ خصوصاً خواتین کو بڑی مایوسی ہوئی کیونکہ ان مرثیوں کے بیشتر اجزا ان کے علم و فہم سے بالاتر تھے اور وہ ان کے لیے بہت کم رونے رلانے کا ذریعہ ثابت ہوتے تھے۔ میر انیس اور مرزا دبیر کی مرثیہ گوئی کا عہد عہدِ معراج تھا۔ اہل ذوق، صاحبانِ زبان، اور ارباب فن ان کے کلام پر سر دھنتے تھے ان کی اور ان کے کلام کی مقبولیت ملک گیر تھی لیکن عوام کی مایوسی بہر حال برقرار تھی جسے محسوس کر کے ان دونوں بزرگوں کے عہد میں ہی بعض شعرا نے عورتوں کی ماتم داری اور سینہ زنی کے لیے نوحہ کی موجودہ صنف کو ایجاد کیا اور اس میں حسنِ بیان اور بندشِ الفاظ پر زور دینے کے بجائے فطری انداز میں واقعات شہادت امام مظلوم قلمبند کر کے عورتوں اور عوام کی بے چینی کو دور کرنے کی راہ نکالی۔ اسی طرح نوحے کی صنف اردو شاعری میں عالم وجود میں آئی۔

نوحے صرف طلبگارِ اشکِ باری اور ایمن عزاداری ہی نہیں بلکہ نوحوں میں رسول کا کلام، حسینیت کا پیغام اور درسِ اسلام بھی پیش کیا جاتا ہے۔ جہاں غم، فرطِ اشک، بیانِ درد، سوزِ زباں کلامِ محبت، شرحِ مودت، خطابِ انسانیت، نشرگاہِ عزا، خطبۂ صدق، بیانِ فتح حق، اعلانِ شکستِ باطل، اور جہانِ تعظیم عزا ہیں۔

غمِ حسینؑ کی معجز نمائی دیکھیے کہ دنیا غم سے نجات حاصل کر کے عیش و نشاط چاہتی ہے اور ہم دنیا کی تمام مسرتوں کو قربان کر کے غمِ حسینؑ کے بحرِ بے کراں میں غرق ہو جانے کی آرزو رکھتے ہیں اور سرمایۂ حیاتِ جاوداں فراہم کرتے ہیں نوحے اس غم میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہماری ماتمی انجمنوں نے فروغِ حسینیت میں اہم کردار ادا کیا ہے اور ہمارے نوحہ گو شعرا نے عزاداری و ماتم داری کو ایک مستقل دائمی حیثیت دی ہے انشاء اللہ یہ سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا اور ہم قیامت تک کو ہر اشک نذرِ بارگاہ سبط الشہداؑ کرتے رہیں گے

بابا سید صدا حسین جلالی

کی

دعا، برائے مومنین و مومنات

پیاری بہنو مجلس عزا و ماتم اور زیارتِ سید الشہدا علیہم السلام کے بعد مندرجہ ذیل دعا کو پڑھنا مت بھولیے (وصی)

اے رب جہاں پنجتنِ پاک کا صدقہ — اس قوم کا دامن غمِ شبیرؑ سے بھر دے
بچوں کو عطا کر علی اصغرؑ کا تبسم — بوڑھوں کو حبیبؑ ابن مظاہرؑ کا نظر دے
تن کو ملے دولہ عونؑ و محمدؑ — ہر اک جواں کو علی اکبرؑ کا جگر دے
ماؤں کو عطا کر تانی زہراؑ کا سلیقہ — بہنوں کو سکینہؑ کی دعاؤں کا اثر دے
جو پردہ زینبؑ کی عزادار ہیں مولا — محفوظ رہیں ایسی خواتین کے پردے
مولا تجھے زینبؑ کی اسیری کی قسم ہے — بے جرم اسیروں کو رہائی کی خبر دے
جو دین کے کام آئے وہ اولاد عطا کر — جو مجلسِ شبیرؑ کی خاطر ہو وہ گھر دے
مفلس پہ زر و لعل و جواہر کی ہو بارش — مقروض کا سر قرض ادا غیب سے کر دے

غم کوئی نہ دے ہم کو سوائے غمِ شبیرؑ
شبیرؑ کا غم بانٹ رہا ہے تو ادھر دے

اے میرے عباسؑ جری

(از: ایم۔ ندیم متقی اسسٹنٹ ایڈیٹر
جنرل مندرہ)

تا جدارِ کربلا اے میرے عباسؑ جری
باوقار باوفا اے میرے عباسؑ جری

تو گرا گھوڑے سے جسدم، عترتؑ اطہار کا
ہائے پردہ اٹھ گیا اے میرے عباسؑ جری

سر کٹا بازو کٹے اسلام کی تعمیر میں
دین زندہ کر دیا اے میرے عباسؑ جری

شمرؑ نے مارے طمانچے تو سکینہؑ درد سے
رو کے چلائی چچا اے میرے عباسؑ جری

تیرے ہی حملوں سے ہے برباد دنیا کفر کی
فوجِ حق کے بادشہ اے میرے عباسؑ جری

نام سے تیرے لرز جاتا ہے دشمن کا جگر
تو ہے قوت کا خدا اے میرے عباسؑ جری

ڈوبنے والی تھی کشتی مذہبِ اسلام کی
تو سہارا بن گیا اے میرے عباسؑ جری

آپ کا روضہ ہو آتا اور نکلے تن سے جاں
متقی کی ہے دعا اے میرے عباسؑ جری

ہماری قومی مطبوعات

پیاری بہنوں کے لئے نفیس تحفہ

موئفہ: الحاج سید غلام تقی رضوی (مینجنگ ٹرسٹی پاک محرم ایسوسی ایشن ٹرسٹ)

اقتباب: "از گفتار مقدم" تحریر علامہ سید ابی جعفر فضلیہ مجتہد العصر

پاک محرم ایسوسی ایشن ہماری قوم و ملت کا نہایت ممتاز اور قابل فخر ادارہ ہے جو عزاداری سید الشہدا کے سلسلہ میں ایک نہایت مستند اور باوقار حیثیت کا مالک ہے جس کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی عشرہ محرم کی مجالس نہ صرف کراچی، پاکستان بلکہ برصغیر کی سب سے اہم اور عظیم الشان مجالس عزا سمجھی جاتی ہیں۔ اس بات میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ تاریخ کے صفحات پر پھیلے ہوئے سینکڑوں برس کے لمحات میں جس چیز نے ہماری قوم و ملت کے تشخص کو اجاگر کرنے میں نہایت مؤثر کردار ادا کیا ہے وہ حضرت سید الشہدا کی عزاداری ہے۔ اور ۱۹۴۷ء میں برصغیر کی تقسیم کے بعد جس ادارہ نے عزاداری سید الشہدا کے فروغ میں سب سے مؤثر کردار ادا کیا ہے وہ پاک محرم ایسوسی ایشن ہے۔

اور شاید ہی کوئی ایسی ہستی ہو جس نے پاک محرم ایسوسی ایشن کا نام تو سنا ہو، لیکن جناب الحاج سید غلام تقی رضوی صاحب کے نام نامی سے ناآشنا ہو جو جب سے یہ ادارہ قائم ہوا ہے آپ اس کے روح رواں اور میر کارواں کی حیثیت رکھتے ہیں جو اس ادارہ کو پروان چڑھانے اور اس کے پروگرام کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے سرگرم عمل رہتے ہیں اور پاک محرم ایسوسی ایشن و دیگر عہدیداران کے تعاون

اس کی کارکردگی میں امتیازی نشان بھی پیدا کر رہے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے اسبات کی ضرورت کو محسوس کیا کہ "پاک محرم ایسوسی ایشن" کی کارکردگی سال کے دس دن یا بعض مخصوص تاریخوں تک محدود نہ رہے بلکہ اسکی خدمات کو سال بھر پر محیط کر دیا جائے اور ان میں تنوع بھی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے چنانچہ آپکی مساعی جمیلہ سے یہ طے پایا کہ ہر معصوم کی ولادت و شہادت نیز اہم تاریخوں پر "پاک محرم ایسوسی ایشن" کے زیر اہتمام مرکزی مجالس عزا منعقد ہوں جو بحمدہٖ نہایت پابندی کے ساتھ عزاخانۂ زہرا (کراچی) میں منعقد ہو رہی ہیں۔ اسی کے ساتھ آپنے ایک نہایت عمدہ سلسلے کا آغاز کتابوں کی نشر و اشاعت کی صورت کیا ہے تاکہ ہر معصوم کی ولادت و وفات وغیرہ کے موقع پر ایک ایسا کتابچہ منظر عام پر لایا جائے جس میں معصوم کے حالات زندگی اس طرح قلم بند کئے جائیں کہ مومنین کرام ایک نشست میں پوری کتاب پڑھ سکیں اور عملی زندگی میں تبدیلی پیدا کرنے والے دروس سے مالا مال ہو سکیں۔ اس سلسلے میں سال بھر کے ندہبی کیلنڈر و شجرۂ طیبہ چہاردہ معصوم کے مقدس نقش کے ساتھ ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جناب خاتون جنت حضرت امام حسن حضرت امام زین العابدین حضرت امام محمد تقی حضرت امام علی نقی حضرت امام جعفر صادق حضرت امام موسیٰ کاظم امام حسین حضرت عباس امام زمانہ حضرت امام علی رضا حضرت امام حسن عسکری اور حضرت امام محمد باقر کے حالات زندگی پر کتابچے منظر عام پر آچکے ہیں۔ التزام یہ رکھا گیا ہے کہ سال کے دوران جیسے جیسے وہ مقدس تاریخیں آئیں ان کی مناسبت سے مجالس و محافل منعقد ہوں اور کتابچے بھی شائع کئے جائیں۔ ان کتابچوں کے علاوہ قرآنی دعاؤں پر مشتمل ایک رسالہ بعنوان گوہر مقصود بھی شائع ہو چکا ہے امید ہے اہل ایمان اور پیاری بہنیں ان مختصر کتابچوں سے

فیضیاب ہو کر اپنی زندگی کو حضرت محمد و آل محمد علیہم السلام کے اسوۂ حسنہ کے مطابق بنانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ کیونکہ یہی ان کتابوں کا مقصد ہے ہے۔ یہ کتابیں محمد وسی خان مقامی سیکریٹری انجمن وظیفہ سادات و مومنین رجسٹرڈ امام بارگاہ عسکری جعفر طیار سوسائٹی ملیر سے مفت طلب کی جا سکتی ہیں۔

نذرِ عقیدت

میں عالیجناب سید غلام نقی رضوی منیجنگ ٹرسٹی پاک محرم ایجوکیشن ٹرسٹ کا بہت مداح ہوں وہ اس عمر میں بھی تقریباً ۴۲ سال سے مسلسل ترویج عزا و علوم محمد و آل محمد علیہم السلام میں جوانوں کی طرح خلوص نیت اور حقیقی لگن کے ساتھ حصے رہے ہیں۔ شہر کراچی میں مرکزی عشرۂ محرم بمقام نشتر پارک اور بسلسلہ ولادت ائمہ اطہار جشن ولادت بمقام عزاخانہ زہرا میں اہتمام کرتے ہیں۔

اب آپ قلمی دنیا میں بھی اپنے علم کے ذریعے درس محمد و آل محمد علیہم السلام کو کتابی شکلیں دے کر مفت تقسیم کر رہے ہیں۔ خداوند کریم انکو صحت عزت عطا فرمائے اور اس طرح دین۔ قوم ملت اور ملک کی خدمت کرنے کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ (آمین)

نیاز مند
محمد وسی خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم حسینی ہیں دنیا میں پھیلے ہوئے

صاحب بیاض ـــــ ندیم رضا سرور

ایں شب شبِ ماتمِ حسینا

انجمن گلزارِ احمدیؑ

۱۱۔ڈی نیو کراچی

سرپرست: ثقلین نقوی و محمد عباس

نگران: سید محمود حسن زیدی

نوحہ

(گلزار حیدری)

علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

کوئی رابعہ بصری ہے تو کوئی لالؒ قلندرؒ
کوئی بوعلیؒ شاہ ہے تو کوئی ہمسے حسینیؑ
سب کا یہی ہے نعرہ علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

سینوں کی طرف ہاتھ جو ماتم کو اٹھے ہیں
رشتہ کسی مظلوم سے یہ جوڑ رہے ہیں
یہ منکرِ ماتم کی کمر توڑ رہے ہیں۔
یہ ماتمی دستے نہیں حیدرؑ کا ہے لشکر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

تاریخ کے اوراق کے منہ میں جو زباں دوں
جو نعرہ حیدرؑ کی فضیلت ہے بتا دوں
وہ معرکہ خیبر کا نہیں یاد دلا دوں
مشکل میں جو اک بار پکارے تھے پیمبرؐ
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

اس نام پہ سر مانگو تو ہم سر نہیں دیں گے
اک سر کی ضرورت ہو بہتر نہیں دیں گے

فرزند علیؑ کی طرح ہم گھر تمہیں دینگے
ہم سب ہیں غلام اس کے جو ہے ساقی کوثر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

جو تیغ تلے سجدۂ معبود میں سر ہو
موت آئے جو سجدے میں جسے یہ بھی خبر ہو
مصروفِ بکا اس کے لئے کیوں نہ بشر ہو
وہ جس نے نہ چلنے دیا اسلام پہ خنجر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

وہ بازوئے عباسؑ جو کاٹے گئے رن میں
وہ تیر جو پیوست ہیں شبّر کے بدن میں
دوری ہوئی پردیس میں جب بھائی بہن میں
مرقد میں بکا کرتے تھے وہ خاک اڑا کر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

نعرے تو بہت اور بھی لوگوں نے لگائے
نعرہ کوئی ایسا نہ تھا خیبر جو ہلائے
بس نعرۂ حیدرؑ نے وہ اوصاف ہیں پائے
ڈوبا ہوا سورج بھی نکلتا ہے ابھر کر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا۔

آؤ در حیدر کی طرف صورت تنبر
اس در کی جبیں سائی بناتی ہے قلندر
سلماں یہیں بنتے ہیں یہیں میثم و بوذر
یہ در تو بدل دیتا ہے حر کا بھی مقدر
علی مولا ہمارا علی آقا ہمارا

ہوتی ہے یہاں آکے یہ باحق بات مکمل
سچ بات کہے جاؤ ہمہ وقت مسلسل
سچ بات کو مانیں گے سبھی آج نہیں کل
بس نام علی ورد کرو مثل قلندر
علی مولا ہمارا علی آقا ہمارا

گرتے ہوئے لوگوں کو یہ میداں میں اٹھا دیں
قرآن کی زباں بولتا پتھر کو سکھا دیں
طوفان کا رخ موڑ دیں آندھی کو بجھا دیں
یہ جام شہادت پئیں قاتل کو جگا کر
علی مولا ہمارا علی آقا ہمارا۔

در کعبہ کی دیواریں قدرت نے کیا ہو۔
بت کعبہ میں رکھے ہوئے جو توڑ رہا ہو۔
اللہ کا گھر جس کا کرہ خانہ بنا ہو

سب مل کے لگاتے رہو اب کعبہ کے چکر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

مَن کنتُ کہیں جس کو نبیؐ شخص وہ کیا ہے
آقا وہی مولا ہے وہی حق کی صدا ہے
مولا وہ ہمارا ہے نصیری کا خدا ہے
اوصاف کسی میں نہیں حیدرؑ کی برابر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا۔

حیدرؑ کے غلاموں کو گزرنا ہو جدھر سے
طوفان بھی رخ موڑ کے چلتے ہیں ادھر سے
دیکھے کوئی حیدرؑ کو پیمبرؐ کی نظر سے
پیدا نہ ہوا شیرِ خدا کا کوئی ہم سر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا

ہجرت کی وہ شب گھات لگائے ہوئے دشمن
محبوبِ خدا کیسے بچا سکتے ہیں دامن
بس صورتِ حیدرؑ میں دیا ایک ہے روشن
لو سو گئے بن کے وہ محمدؐ سرِ بستر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا۔

وہ عصر کا ہنگام وہ شبیر کا سجدہ
وہ پیاس وہ گرمی وہ چھٹا ہوا دریا
اُٹھ اُٹھ کے وہ گرتا ہوا اک خیمہ کا پردا
آتی تھی در خیمہ سے اک آواز برابر
علیؑ مولا ہمارا علیؑ آقا ہمارا۔

نوحہ

(انجمن گلزار حیدری)

تمام عالم میں آج ماتم حسینؑ بیکس کا ہو رہا ہے۔
علم گھروں میں بچے ہوئے ہیں دلوں میں فرش عزا بچھا ہے۔
سیاہ کپڑے سیاہ چادر غموں کی گرد غبار سر پہ
ہیں سوگ واروں کے اشک جاری کہ شائق زہرا بے روا ہے
نہ چشم پُرنم ہو کیوں سوالی حلوس ہے ذوالجناح خالی
کہ میرا اولدل سوار مولا زمین کربل میں سو رہا ہے۔
علم میں مشک سکینہؑ دیکھو تو مومنو بس یہ کہہ کر رو لو
چچا بھتیجی میں کیا ہے نسبت وفائے عباسؑ کیا وفا ہے
حسینؑ پیری میں دل سنبھالے کہ دل سے الجھی سناں نکالے
جوان بیٹا لہو میں ڈوبا زمین میں ایڑی رگڑ رہا ہے
نہ مار برچھی دل نبیؐ پر ابھی ہوئے ہیں جوان اکبرؑ
یہ قتل جس کو تو کر رہا ہے یہی تو ہم شکل مصطفےٰ ہے

مدینہ والو خموش رہنا غریب زینبؑ سے کچھ نہ کہنا
یتیم ہو اگھر جو لے گئی تھی وہ کربلا میں اجڑ گیا ہے۔

عزائے شبیرؑ ہے عبادت جناب زینبؑ کی ہے امانت
یہ نوحہ تیرے قلم سے محشر جناب زہراؑ کی عطا ہے

نوحہ ۔ (گلزار حیدری)

سائے میں سیدہ کے عزادار رہیں گے
جب ہوگا سوا نیزے پہ خورشید قیامت
سائے میں سیدہ کے عزادار رہیں گے

بڑھتا ہی چلا جائے گا شبیرؑ کا ماتم
قائم جو غم شاہ کے علمدار رہیں گے
سائے میں سیدہ کے عزادار رہیں گے

ہم قبر میں سو جائیں گے جب بے خبری سے
ماتم کے نشاں روح میں بیدار رہیں گے
سائے میں سیدہ کے عزادار رہیں گے

ہر چیز کو دنیا میں فنا ہونا ہے اک دن
قائم غم شبیرؑ کے آثار رہیں گے۔
سائے میں سیدہ کے عزادار رہیں گے

جنت میں اگر مجلسِ شبیرؑ نہ ہو گی۔
ہم اہلِ عزا خلد سے بیزار رہیں گے
سائے میں سکینہؑ کے عزادار رہیں گے

اک بار فرانامِ علیؑ لے کے تو دیکھو!
مشکل میں مددگار وہ ہر بار رہیں گے۔

بے جان خداؤں سے کہا بنتِ اسدؑ نے
کعبہ میں تو اب حیدرِ کرار رہیں گے
سائے میں سکینہؑ کے عزادار رہیں گے

زینبؑ کا کھلے سر بھی درِ بار میں جانا
سجادؑ اسی درد سے بیمار رہیں گے
سائے میں سکینہؑ کے عزادار رہیں گے

وہ مشک کا چھونا وہ سکینہؑ کا بلکنا
عباسؑ کے سینہ پہ سدا بار رہیں گے
سائے میں سکینہؑ کے عزادار رہیں گے

ریحانؔ میرا نامۂ اعمال ہے نوحہ
پروانۂ جنت میرے اشعار رہیں گے

نوحہ

(انجمن گلزار حیدری)

رو رو کے بیان کرتی تھیں یہ زینبِ ناشاد
اے سید سجاد اے سید سجاد
اب ہوش میں آؤ کہ ہوا گھر میرا برباد
اے سید سجاد اے سید سجاد
مارے گئے عباس دلاور لبِ دریا
پامال ہوا رن میں تیرے باپ کا لاشہ
خیمہ بھی جلے جل گیا معصوم کا جھولا
جل جائیں کہ جاں اپنی بچائیں کروارشاد
اے سید سجاد اے سید سجاد
میں روتی رہی اکبر مہ رو گئے مارے
بھائی پر فدا عون و محمد ہوئے پیارے
سب چھپ گئے ہیں آنکھوں کے ستارے
چلتی تھی چھری بھائی پر میں کرتی تھی فریاد
اے سید سجاد اے سید سجاد
بازو کو میرے چوم کے بابا نے کہا تھا
ایک روز رسن بازو میں باندھیں گے یہ اعدا

میں کہتی تھی کیوں کیا میرا عباسؑ نہ ہوگا
رہ رہ کے مجھے بات وہی آتی ہے اب یاد
اے سید سجّاد اے سید سجّاد

بازو کٹے عباسؑ کے میں دیکھ رہی تھی۔
نیزہ لگا اکبرؑ کے کمر شاہ کی جھک گئی تھی
ہیں زخم جو اس دل پہ نہیں ان کی ہے تعداد
اے سید سجّاد اے سید سجّاد

اے لال چلو یاں سے کہ زنداں کا سفر ہے۔
چادر کی جگہ خاک بنی زینبِ سر ہے
آمادہ جفا پر یہاں ہر بانیِ شر ہے
اب اٹھ کہ تو دکھلاؤ ذرا قوت اعداد
اے سید سجّاد اے سید سجّاد

ریحانؔ تو اس وقت فقط اتنی دعا کر
اس مجلسِ شبیرؑ میں ہاتھوں کو اٹھا کر
اے جانِ نبیؐ روحِ نبیؐ سبطِ پیمبرؐ
محشر میں سناؤں مجھے نوحہ یہ رہے یاد
اے سید سجّاد اے سید سجّاد

نوحہ (گلزار حیدری)

ہائے غریب الوطن ہائے اسیر محن
الوداع۔ الوداع۔ الوداع
اے حسین الوداع۔ اے حسین الوداع
نیزے پہ سر کاٹ کے ہائے چڑھایا گیا
گھوڑوں سے پامال تن تیرا کرایا گیا
لوٹ کے سب مال و زر خیمہ جلایا گیا
بیبیوں پہ جس قدر کرتے تھے اعدا جفا
اتنا ہی سیدانیاں کرتی تھیں آہ و بکا
دشت جفا میں گونج رہی تھی صدا
باندھی جفا کار نے شانوں میں کس کر رسن
چھین لی سر سے ردا ہو گئی بے بس بہن
کس طرح ہمشیر دے بھائی کو اپنے کفن
بالی سکینہ کے جب شمر نے چھینے گہر
خون بہا اس قدر ہو گیا سب کو تا تر
کہتی تھی آ کر چچا وقت مدد ہے پدر

ہتھکڑی اور بیڑیاں طوقِ گراں بار ہے
کتنا اسیرِ محن عابدِ بیمار ہے
شکرِ ہو رد جفا مانگ رہا ہے
گودوں سے بچے صغیر راہ میں چلتے گرے
دب کے سدھارے جناں ناقوں کے پاؤں تلے
ماں نے یہ داغ بھی اپنے جگر پہ سہے
کر گئی زنداں میں جب بالی سکینہؑ قضا
رنج و الم ہو گیا آلِ نبیؐ کا سوا
لاش سے لپٹی ہوئی کرتی تھی بانو بکا
ہوں گے وہیں پہ چچا اور برادر پدر۔
ان کو سنانا تمام اپنا یہ حال سفر
کر کے وہاں پہ قیام جائیں گے پھر اپنے گھر۔
ہو کے رہا قید سے آئے حرم کربلا
بیبیوں کے بین سے ہل گیا دشت جفا
عابدِ بیمار کا تو حد پہ سوز تھا
قتل شبیرؑ پہ جب کہ نظر جا پڑی
بنتِ علی پشت سے ناقہ کے رن میں گری
کرتی ہوئی بین یہ گھٹنیوں کے بل چلی۔

پوچھیں گے مجھ سے جو لوگ آئے وطن میں ہمام
آئے نہیں ساتھ کیوں سبط نبیؐ نیک نام
کیسے کہوں گی یہیں مر گئے سب تشنہ کام
تم پہ انیس امام بنت علیؑ کا سلام
بھائی بھتیجے پسر جان شہ تشنہ کام
ناصر دین خدا حامل عالیمقام

نوحہ (گلزار حیدری)

ہائے بازار شام میرا بے کس امام
ایک یہی بات سجاد کو کھا گئی
سر کھلے زینبؑ کہاں آ گئی
ہائے بازار شام میرا بے کس امام

طوق کے بوجھ سے سر نہیں تھا جھکا
وجہ شرمندگی اک یہی درد تھا
مجمع اشقیا میں پھوپھی آ گئی
ہائے بازار شام میرا بے کس امام

تپ رہا تھا بدن اور زنجیر بھی
بے ردا، خاک پھوپھی اور ہمشیر بھی
سوچتے تھے نہ کیونکر قضا آگئی
ہائے بازارِ شام میرا بے کس امام

بیبیوں کے گلے ریسماں سے بندھے
گرد آلود بالوں سے چہرے چھپے
شام تک کس طرح بنتِ زہرا گئی
ہائے بازارِ شام میرا بے کس امام

وارثوں کے جنازوں پہ روئے نہیں
عصرِ عاشور کے بعد سوئے نہیں
نیند رخصت ہوئی آنکھ پتھرا گئی
ہائے بازارِ شام میرا بے کس امام

ایک تو زندان اس پہ اندھیرا بہت
اور فریاد کرنے پہ پہرہ بہت
موت بھی اس اندھیرے سے گھبرا گئی
ہائے بازارِ شام میرا بے کس امام

سو گئی قید خانے میں وہ غمزدہ
جس کا شامِ غریباں میں دامن جلا
قید خانے کی اسکو زمین کھا گئی

ہائے بازارِ شام میرا بے کس امام
کیسے دفنا میں جگر ٹکڑے ہیں زنجیر میں
درد لکھتے ہیں کیا صرف قلم تحریر میں
دفن کرنے سکینہؑ کو ماں آگئی
ہائے بازارِ شام میرا بے کس امام
درد و رنجاں سجّاد کے میں لکھوں
خامۂ جاں سے میرے ٹپکتا ہے خوں
روحِ قرطاس اس غم سے تھرّا گئی
ہائے بازارِ شام میرا بے کس امام

التماس

ایک سورہ فاتحہ برائے ایصالِ ثواب جناب مرزا عاشق حسین و سیدہ زہرہ بیگم والدین جناب شاہد حسین مرزا چیف انجینیر۔ مسقط

نوحہ

(گلزارِ حیدری)

سجدے میں سر ہے حلق پہ خنجر کی دھار ہے
بندہ یہ کون ایسا عبادت گزار ہے
خاموش کیسے تو میرے پروردگار ہے
دُر پر بہن ہے پشت پہ قاتل سوار ہے
اس حال میں بھی لب پہ یہی بار بار ہے
صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

ہاں یہ وہی حسین علیہ السّلام ہے
تیری طرف سے جس پہ درود و سلام ہے
سبطِ نبی ہیں یہ شاہِ عالی مقام ہے
جس کے لبوں پہ ایک ہی کلمہ مدام ہے
صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

یہ وہ ہے جس کے ہاتھ میں زلفِ رسول تھی
میرے نبیؐ کو جس کی ہر ایک ضد قبول تھی۔
بابا علی اسی کا تھا مادر بتول تھی
جس کے لبوں پہ بات بھی مثلِ پھول تھی
صد شکر صد شکر صد شکر میرے رب

کہتے ہیں دستِ فاطمہ زہرا کے آپ لے
پالا ہے چکی پیس کے مادر نے پیار سے
جنت سے کپڑے عید پہ بھیجے خدا جسے
شکرِ خدا میں بات وہ پھر کیونکر نہ یہ کہے۔

صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

اولاد والو تم ہی کہو دل سے فیصلہ
وہ شخص جس کا بیٹا ہو مشکل مصلفے!
دیکھے اسی پسر کا وہ سینہ چھدا ہوا
تیرہ نکالتے ہوئے سینہ سے دی صدا

صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

رُخ سوئے آسماں کیا خالق کو دی صدا
اصغر شہید ہو گیا۔ اکبر گذر گیا
شکر کہاں کا میرا برادر نہیں رہا
پر بے کس و علول نے شکوہ نہیں کیا

صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

ناراض تو ہو مجھ سے مجھے کب قبول ہے
تو خوش ہو اے کریم مجھے سب قبول ہے

قیدِ حرم اسیریٔ زینبؑ قبول ہے
کیا تجھ کو میری بات یہ یارب قبول ہے
صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

زخموں سے چور چور تھا جب فاطمہؑ کا لال
لختِ دلِ علی و نبی غم سے تھا نڈھال
چہرے پہ خون مل کے بصد حسرت و ملال
کی عرض شہ نے شکر ہے اے ربِ ذوالجلال
صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

کیسے کہوں ریحانؔ جو شہ پہ گزر گئی
بیٹے شہید ہو گئے بچی بچھڑ گئی
زینب دیارِ شام میں جب لٹ کے گھر گئی
نوکِ سناں سے سوئے فلک یہ خبر گئی
صد شکر صد شکر صد شکر میرے یارب

(گلزار حیدری)

نوحہ

آؤ اکبر سہرا باندھو
آؤ اکبر سہرا باندھو

کوئی مسند لا کے بچھا وہ
کوئی آنچل سر پہ چھا وہ
کوئی کاجل سرمہ لا وہ
کوئی مہندی رنگ رچا وہ
آؤ اکبر سہرا باندھو

میرا لال سدا آباد رہے
دل ماں بہنوں کا شاد رہے
سکھی جگ جگ یہ اولاد رہے
میرے من کی پوری مراد رہے
کوئی ناد علی دہرا وہ
پوشاک شہنائی لا وہ

آؤ اکبر سہرا باندھو

کوئی چادر زہرا اماں کی
کوئی پگڑی لاؤ نانا کی

چلو بہنو آؤ اکبر کی
اکبر کے لگاؤ اب مہندی
پھولوں کی سیج سجاوہ
یہ بام و در مہکاوہ
پھولوں کو آب کوثر سے
آؤ اکبر سہرا باندھو
دھلوا کے بوذر و قنبر سے
یہ سہرا لگا تب سر سے
جب ابر نجف سے آبر سے
عباس کا پرچم لاوہ
سائے میں اس کو بٹھاوہ
آؤ اکبر سہرا باندھو
کوئی صغرا کو پیغام یہ دو
اکبر کی بہن تم شاد رہو
آنے کی سکت ہو تو آؤ
اور نیگ تم اپنا لے جاؤ
بھیا کے گلے لگ جاوہ
گھونگٹ دہن کا اٹھاوہ
آؤ اکبر سہرا باندھو

کہتی ہے سکینہؑ خوش ہو کر
دولہا جو بنے بھیا اکبرؑ
میں نیگ میں مانگوں گی گوہر
سر رکھ کے ان کے سینے پر
حق میرا مجھے دلوا وہ
مجھے بندا لے نے پہنا وہ

آؤ اکبرؑ سہرا باندھو

ناگاہ یہ دی عاطف نے صدا
بے ظلم ہوا ام لیلیٰ
سینہ میں لگا کے نیزہ
ارمان تھا جس کی شادی کا
اکبرؑ کو کفن پہنا دو
زخموں سے خاک جھڑا وہ

آؤ اکبرؑ سہرا باندھو

برچھی ہے کلیجے میں ٹوٹی ...
ہاتھوں میں لگی خوں کی مہندی
ٹوٹے ہوئے سہرے کی لڑی
سردار پہ قیامت کی ہے گھڑی

زینبؑ کو ہوش میں لاؤ
تو فرشِ عزا کا بچھاؤ

آؤ اکبرؑ سہرا باندھو

دو قاصد صغرا کو یہ جا کر
صغرا کو بتائے وہ جا کر
اکبرؑ تو گئے سوئے کوثر
کیا بیتتی ہے صغرا پہ گزر
مت اُن سے اس لگاؤ
اب فاتحہ ان کی دلاؤ

آؤ اکبرؑ سہرا باندھو

ریحاں تجھے اکبرؑ کی قسم
مت روک ابھی تو اپنا قلم
وہ بات تجھے کرنا ہے رقم
غم اہلِ عزا کا جس سے ہو کم
خود تڑپو اور تڑپاؤ

آؤ اکبرؑ سہرا باندھو

نوحہ

(گلزار حیدری)

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کلمہ گو یہ محمد کے شامی
کیا میں مہمان آیا نہیں ہوں
کیا میں زہرا کا جایا نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

میرا بابا ہے مشکل کشا
میری مادر بھی ہے سیدہ
میرا بھیا ہے زین العباد
میرے نانا کا کلمہ پڑھا
جس کے سائے کو تم ڈھونڈتے ہو
کیا میں اس کا ہی سایہ نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

تم نے مکتوب لکھے کتنے
آئیے جلد ابن علیؑ
دین کی روشنی مدھم ہوئی
شمع اسلام بجھنے لگی
تم نے چاہا تھا میں آگیا ہوں
خود مدینے سے آیا نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

دسترس میں میری کیا نہیں
علم، تقویٰ، شجاعت، یقیں
میرے پیروں کے نیچے زمیں
جس پر رکھیں فرشتے جبیں
میں ہی سردار اہل جناں ہوں
کوئی ٹوٹا ستارا نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

میری گردن پہ خنجر چلے
آگ لگتی ہے گھر میں لگے

بنتِ زہرا کی چادر چھنے
ہاتھ دوں گا نہ اپنا تجھے
ہاتھ میرا دستِ خدا ہے
میں تو منکرِ خدا کا نہیں ہوں۔
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

ساتھ زہرا کی ہیں بیٹیاں
محترم ان سا کوئی کہاں
پیاس کی دھوپ کی سختیاں
سب کے چہرے ہوئے ہیں دھواں
بیٹیاں فاطمہ کی ہیں پیاسی
صرف میں ہی پیاسا نہیں ہوں
مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمد کا پیارا نہیں ہوں

حکم عباس کو دوں اگر
نہر لے آئیں وہ چھین کر

کربلا ہوگی زیر و زبر
لاشیں تیریں گی ہر موج پر
میں نہیں چاہتا جنگ کرنا
فوج لڑنے کو لایا نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں

گونجی ہل من کی ایسی صدا
شہ کو ریحاں کہتے سنا
یا علی یا علی ایلیا
وقت امداد کا آگیا
میرے بچے بلکتے ہیں پیاسے
پھر بھی کیا مسکرایا نہیں ہوں

مجھ پہ کیوں بند کرتے ہو پانی
کیا محمدؐ کا پیارا نہیں ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صاحب بیاض

سید محمد تقی

مشرف رضوی

سید محمد ذکی

ریاض حسین

ارشد حسین

انجمن ذوالفقار

بلاک نمبر ۲ فیڈرل بی ایریا کراچی

تعداد ممبران دو ہزار

صدر انجمن

نقلین عباس

جنرل سیکریٹری

سید افتخار حسین کاظمی

جوائنٹ سیکریٹری

مظہر علی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دشتِ بلا میں رو کر کہتی تھیں بنتِ حیدرؑ ۔۔ یا علیؑ یا علیؑ

شاعر حضرت محشر لکھنوی ——— انجمن الذوالفقار

دشتِ بلا میں رو کر کہتی تھیں بنتِ حیدرؑ — یا علیؑ یا علیؑ
یا بامدد کو آؤ برباد ہو گیا گھر — یا علیؑ یا علیؑ
لٹ گئی آلِ نبیؐ — یا علیؑ
ہے مصیبت کی گھڑی — یا علیؑ
آگ خیموں میں لگی — یا علیؑ
ہم کو گھیرے ہیں شقی — یا علیؑ

آپ ہی آئیے اعدا سے بچانے کے لیے
ہم کو گھیرے ہیں شقی — یا علیؑ
زندہ نہیں بھائی عباسؑ ہیں نہ اکبرؑ — یا علیؑ یا علیؑ
دشتِ بلا میں رو کر کہتی تھیں بنتِ حیدرؑ — یا علیؑ یا علیؑ
مر گئے پیر و جواں — یا علیؑ
کھائی اکبرؑ نے سناں — یا علیؑ
مر گیا غنچہ دہاں — یا علیؑ
سنیے بیٹی کی فغاں — یا علیؑ

آج بے والی وارث ہیں رسن بستہ حرم
سنیئے بیبیؑ کی فغاں یا علیؑ

آتی ہے شرم بابا سر پہ نہیں ہے چادر یا علیؑ یا علیؑ
دشت بلا میں رو کر کہتی تھیں بنت حیدرؑ
بابا مدد کو آؤ برباد ہو گیا گھر یا علیؑ یا علیؑ

مر گئے شاہِ زمن یا علیؑ
لاش بے گور و کفن یا علیؑ
اور ہے محبور بہن یا علیؑ

یونہی بازاروں میں درباروں میں جانا ہے ہمیں
بازوؤں میں ہے رسن یا علیؑ
سر ننگے کیسے بابا زینبؑ پھرے گی در بدر یا علیؑ یا علیؑ
دشتِ بلا میں رو کر کہتی تھیں بنتِ حیدرؑ
بابا مدد کو آؤ برباد ہو گیا گھر یا علیؑ یا علیؑ

ہو گیا کیسا ستم یا علیؑ
اب نہ بھائی نہ علم یا علیؑ
ہو گئے شانے قلم یا علیؑ
بے سہارا ہیں حرم یا علیؑ
ناتواں عابدِ بیمار گرفتارِ ستم

بے سہارا ہیں حرم یا علیؑ
دیکھو تو بابا آ کے یہ بے بسی کا منظر یا علیؑ یا علیؑ
دشتِ بلا میں رو کر کہتی تھیں بنتِ حیدر یا علیؑ یا علیؑ
بابا مدد کو آؤ برباد ہو گیا گھر یا علیؑ یا علیؑ

بے ردا کی ہے دعا یا علیؑ
شاد ہوں اہلِ عزا یا علیؑ
گونجے ماتم کی صدا یا علیؑ
سر پہ ہو خاکِ شفا یا علیؑ
نوحہ محشر کا ہو مقبول نقی کی ہو صدا
سر پہ ہو خاکِ شفا یا علی یا علیؑ

ماتم رہے ہمیشہ بھائی کا میرے گھر گھر یا علیؑ یا علیؑ
دشتِ بلا میں رو کر کہتی تھیں بنتِ حیدر یا علیؑ یا علیؑ
بابا مدد کو آؤ برباد ہو گیا گھر یا علیؑ یا علیؑ

یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

نوحہ (انجمن الذوالفقار)

یا حسینؑ یا حسینؑ

میری دنیا اجڑ گئی بابا
کیا بتاؤں کہ کربلا آکر
کیا قیامت گزر گئی بابا

یا حسینؑ یا حسینؑ

چکیاں پیس پیس کر پالا
آپنے جس کو فاطمہؑ زہرا
اسکو مہماں بلاکے مار دیا
ہائے میں کیوں نہ مر گئی بابا
آپ مشکل کشا ہیں اے بابا۔
کیجئے مشکل کو حل پئے زہراؑ۔
دیکھ لے موت اب میرا چہرہ۔
موت میری کدھر گئی

یا حسینؑ یا حسینؑ

قبر سے کم تو گھر نہیں ہوگا

بھائی میرا اگر نہیں ہوگا۔
ایک لمحہ بسر نہیں ہوگا۔
بے برادر جو گھر گئی بابا۔
اپنے بچوں کا کیوں کروں ماتم۔
کم نہیں ہوتا دل سے بھائی کا غم۔
جی نہ پاؤنگی میں خدا کی قسم
ہر خوشی روٹھ کر گئی بابا

یا حسینؑ یا حسینؑ

کچھ اسیری کا حال بھی سنیئے
ہاتھ شمرِ لعین نے باندھے
چار جانب تھے دشت میں لاشے
شام تک ننگے سر گئی بابا

یا حسینؑ یا حسینؑ

وہ سکینہ وہ دخترِ شبیرؑ
باپ کے غم میں مضطر و دلگیر
بے ردا چھین کے گھر بے پیر
خوں سے پوشاک بھر گئی بابا

یا حسینؑ یا حسینؑ

جھولا اصغرؑ کا بستر بیمار
جل گیا بعد سید ابرار
دیکھے ہر سمت حسرتوں کے مزار
جس طرف بھی نظر گئی بابا
یا حسینؑ یا حسینؑ

وہ قطاریں سروں کی نیزوں پر
کہیں قاسمؑ کہیں علی اکبرؑ
ایک نیزے پہ تھا سر اصغرؑ
دل پہ کیا کیا گزر گئی بابا . . . . . .
یا حسینؑ یا حسینؑ

اپنے بھیا کو جب نہ پاؤنگی
سونا گھر ہائے کیسے دیکھونگی
موت آجائے تو یہ سمجھوں گی
میری قسمت سنور گئی بابا
یا حسینؑ یا حسینؑ

کیسے ریحان اغطحے لکھوں
دل ہوا شدتِ الم سے خوں

جب تصور میں یہ صدائیں سنوں
آج زینبؑ بکھر گئی بابا...
میری دنیا اجڑ گئی بابا۔
یا حسینؑ یا حسینؑ

چند کامیاب وظائف

(۱) وظیفہ برائے دفعہ شر اور نجات دشمنان

یا قاھر العدو یا والی الولی یا مظھر العجائب
یا مرتضےٰ علی ۔ (۱۱۰ مرتبہ دن میں کسی بھی وقت تلاوت کیجیے)

(۲) وظیفہ برائے کامیابی امتحان و طلب کسی چیز..... کے

یا عزیز یا عظیم یا علی
۵۰۰ مرتبہ تلاوت کیجیے۔

(۳) کسی امر میں رکاوٹ پیش ہو تو.....

یا مولای یا فاطمہ داخنی ثقنی
۵۱۰ مرتبہ تلاوت کیجیے۔

(۴) پریشانی اور خراب حالات کو صحیح کرنے کے لیے.....

صبح۔ یا حافظ یا علی مدد ۱۱۰ مرتبہ

شام۔ یا فاطمہ اخنی ثقنی ۵۱۰ مرتبہ

(۵) ایک تسبیح سر روز اور ہر نماز کے بعد پڑھیے

وَنَجِّلْ فُرَجَهُمْ

نوحہ (انجمن ذوالفقار)

مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

لیتا ہوں سب سے پہلے خدا اور نبی کا نام۔
آتا ہے پھر زباں پہ مولا علیؑ کا نام
میری نماز سجدہ میرا اور دعا علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ۔

حسنین کے پدر ہیں اور شوہر بتولؑ کے
ہر لمحہ ساتھ ساتھ رہے جو رسولؐ کے
دو لفظ ہیں زباں پہ مری مصطفےٰ علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

ہوتے ہوئے خدا کے بہت سے خدا بنے
دعوے غلط غلط کئے اور مصطفیٰ بنے
پیدا ہوا نہ کوئی کبھی دوسرا علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

عادت سی پڑ گئی ہے کہ مولا علی مدد
مشکل ہو ہم جو کہہ کے پکارے علیؑ مدد

خیبر میں جب رسولؐ نے دی ہے صدا علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

کعبے میں کوئی پہلے نہ آیا نہ ان کے بعد
اعزاز لافتیٰ کا بھی پایا نہ ان کے بعد
حاصل ہوا کسی کو نہ یہ مرتبہ علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

مولا علیؑ کا نام مناجات کی طرح
نادِ علیؑ کا ورد ہے آیات کی طرح
عقبیٰ میں بھی نجات کا ہے راستہ علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

یادِ خدا میں آخری سجدہ گواہ ہے
معصومیت پہ مسجدِ کوفہ گواہ ہے
بیواؤں بے کسوں کا تھا اک آسرا علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

مسجد کی سمت روتے حسینؑ و حسنؑ چلے
سر پیٹتے غریب بہ رنج و محن چلے
مارے گئے نماز میں شیرِ خدا علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

بہہ کر علیؑ کا خون سوئے کربلا چلا
تا راج ہو گی آ کے جہاں آلِ مصطفےٰ
بے چین تیرے خون سے ہے کربلا علیؑ
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علیؑ
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

محشر تیرے امام سب بارہ امامؑ ہیں۔
یہ وہ ہیں جن کے سارے فرشتے غلام ہیں
مولائے کائنات ہیں مشکل کشا علی
نفسِ خدائے پاک ہیں شیرِ خدا علیؑ

کتاب: شہد دوا بھی ہے غذا بھی ارشاد حضرت علی علیہ السلام
مؤلفہ: محمد دلاسی خاں
تمام بیماریوں کا علاج شہد سے کیجئے۔ ایک نایاب کتاب

نوحہ (انجمن اتحاد الفقراء)

اے علیؑ اکبرؑ
اے علیؑ اکبرؑ
اے علیؑ اکبرؑ

شبیہ پیمبر اکبرؑ ذبح بہ میدان۔
یہ سبطِ پیمبر کی لیلیٰ کی کمائی ہے
کیا مادرِ اکبرؑ نے تقدیر یہ پائی ہے
خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ
ذبح بہ میدان

جو نازوں کا پالا ہے اٹھارہ برس والا
لیلیٰ کا دلارا ہے اٹھارہ برس والا
خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ
ذبح بہ میدان

سوچا بھی نہ تھا ماں نے یہ دن بھی آئے گا
مرنے کے لئے اکبرؑ میدان میں جائے گا
خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ
ذبح بہ میدان

کھائے گا کلیجہ پر جس وقت سناں اکبرؑ
یہ تیری خبر سن کے مر جائے گی ماں اکبرؑ
خیموں میں بپا ماتم، اے میرے جواں اکبرؑ
ذبح بہ میدان

پیری ہے نقاہت ہے اور سبطِ پیمبر ہیں
فرزند کی میت ہے اور سبطِ پیمبر ہیں۔
خیموں میں بپا ماتم، اے میرے جواں اکبرؑ
ذبح بہ میدان

پھر کون بچائے گا، کرتی تھیں بکا مادر
چھینیں گے لعیں آکے جب سر سے مرے چادر
خیموں میں بپا ماتم، اے میرے جواں اکبرؑ
ذبح بہ میدان

بیٹا نہ کسی کا یوں مر جائے جوانی میں
ماتم کی صدائیں ہیں دریا کی روانی میں۔
خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ
ذبح بہ میدان

زہرا کی تمنا ہے پڑھتا ہے نقی نوحہ
ہم شکل پیمبرؐ کا شبیرؑ کو ہے پرسہ
خیموں میں بپا ماتم اے میرے جواں اکبرؑ
ذبح بہ میدان

مل جائے جو اکبرؑ کی دلہن مجھے مخمسہ
دن رات پڑھوں نوحہ یہ خاک پہ سر رکھ کر
خیموں میں بپا ماتم، اے میرے جواں اکبرؑ
ذبح بہ میدان

بہنوں کیلئے بابا کی کتاب

آداب انگشتری قیمتی متبرک پتھر اور ارشادات امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام۔ مولفہ محمد وصی خاں۔

اپنے نام کا قیمتی پتھر خود تلاش کیجئے۔ زندگی کو خوشگوار بنانے کے لئے دشمنوں کے شر و نظر بد سے محفوظ رہنے کے لئے نگینہ کتاب ہذا کی مدد سے خود معلوم کیجئے۔ اپنی انگشتری میں خیر و برکت کا نگینہ لگوایئے اسکے علاوہ بہت سی متبرک دعائیں اور عملیات بیشمار معلومات حاصل کریں۔

قیمت کتاب بیس روپے

نوحہ (انجمن ذوالفقار)

غازی علمدار، غازی علمدار
غازی علمدار، علمدار علمدار

اے شاہِ شہیداں کے وفادار علمدار
غازی علمدار، علمدار علمدار

وہ پیاس وہ گرمی وہ ترائی سے بغاوت
وہ فاقہ وہ تشنگی سے وہ پیاسوں سے محبت

وہ ضبط کے بندھن میں بندھی تیری شجاعت
ہمزاد کہاں کوئی تجھ سا کہیں صاحبِ ایثار

غازی علمدار، غازی علمدار

سقائی سکینہؑ کی غلامی شہؑ دیں کی
قبضے میں ترائی تھی مگر پیاس وہی تھی

دینا نے مگر شان علمدار یہ دیکھی
غازی علمدار، غازی علمدار

وہ نام کہ جس نام میں اک زیر نہیں ہے
مشکل میں پکاریں تو کوئی دیر نہیں ہے

عباس سا دنیا میں کوئی شیر نہیں ہے
[illegible]

وہ غیض میں آجائے تو گیتی کو الٹ دے
دیبا تو کجا کفر کی بستی کو الٹ دے
بدمست حکومت کی وہ مستی کو الٹ دے
ہر دشمنِ شبیرؑ کی گردن پہ ہے تلوار
غازی علمدار، غازی علمدار

آقا ہے یہ ایسا کہ غلامی پہ کرے ناز
شبیرؑ کی آواز سے اونچی نہ ہو آواز
ہے جس کے مقدر میں ہوا قوتِ پرواز
وہ صاحبِ تسلیم و رضا صاحبِ کردار
غازی علمدار، غازی علمدار

روکے ہوئے تلوار کو حکم شہ دیں سے
شمشیر لگائے ہوئے بچی کا جبیں سے
نہ موت کا خطرہ نہ کوئی فوج لعیں سے
بے خوف وہ حیدرؑ کی طرح برسرِ پیکار
غازی علمدار، غازی علمدار

بازو جو کٹے دانتوں میں شمشیر دبا کر
کوشش تھی پہنچ جاؤں سرِ خیمہ سرورؑ

افسوس کہ بگڑا تھا کچھ اس طرح مقدر
گھوڑے سے گرا ریت پہ شبیرؑ کا غم خوار
غازی علمدار، غازی علمدار

مشکیزے سے بہتے ہوئے پانی کو جو دیکھا
عباس کی آنکھوں سے بہا خون کا دریا
یاد آگئی پھر مرتے ہوئے بالی سکینہؑ
جلتی ہوئی ہر سانس تھی شمشیر شرر بار
غازی علمدار، غازی علمدار

آقا ہی کہا بھائی کو بھائی نہ پکارا
شبیرؑ نے سمجھا جسے آنکھوں کا ستارا
طوفانِ غم و رنج میں زینبؑ کا سہارا
جو دھوپ کی شدت میں رہا سایۂ دیوار
غازی علمدار، غازی علمدار

ریحان یہی اشک فشانی کا سبب ہے
تنہا ہیں حرم شام غریباں میں غضب ہے
معصوم سکینہؑ پہ قیامت کی شب ہے
کانوں سے لہو بہت ہے نیلے ہوئے رخسار
غازی علمدار، غازی علمدار

نوحہ

شبیرؑ جانِ احمدِ مختار الوداع
جانِ بتول وحیدرِ کرار الوداع
الوداع یا حسینؑ الوداع
الوداع یا حسینؑ الوداع

ہر گھر میں عزاخانے بسے تھے مرے آقا
آجاتی تھیں پرسے کے لیے فاطمہ زہراؑ
کس دل سے کہیں تم کو عزادار الوداع
شبیرؑ جان احمد مختارؐ الوداع۔
جانِ بتولؑ وحیدرِ کرار الوداع
الوداع یا حسینؑ الوداع

بھولے ہیں نہ بھولیں گے تیری تشنہ دہانی
وہ خشک گلا اور وہ خنجر کی روانی
بے گور و کفن لاشۂ ابرار الوداع
شبیرؑ جان احمد مختار الوداع
جانِ بتولؑ وحیدرِ کرارؑ الوداع
الوداع یا حسینؑ الوداع

آتی ہیں خیالوں میں جو زنجیر و بیڑیاں
وہ عابدِ غریب و بیمار و ناتواں
اے بیکسوں کے قافلہ سالار الوداع
شبیر جان احمدِ مختار الوداع
جانِ بتولِ حیدرِ کرار الوداع
الوداع یا حسینؑ الوداع

کٹوا دیئے، جن ہاتھوں کو تر کر گیا پانی
وہ مشکِ سکینہؑ، وہ علم تیری نشانی
سرتاجِ وفاؑ کے علم دار الوداع
شبیر جان احمد مختار الوداع
جانِ بتول و حیدرِ کرار الوداع
الوداع یا حسینؑ الوداع

دیتا ہے علم ثانیِ زہراؑ کو سلامی،
اب سر نہ اٹھائیں گے کبھی کوفی و شامی
اے حضرتِ شبیرؑ کی غم خوار الوداع
شبیر جان احمد مختار الوداع
جانِ بتول حیدرِ کرار الوداع
الوداع یا حسینؑ الوداع

زخموں سے بدن چور وہ لاشوں کا اٹھانا
ہاتھوں سے لحد اصغرِ ناداں کی بنانا
اے خستہ جگر پیکرِ ایثار الوداع
شبیرؑ جانِ احمدِ مختار الوداع
جانِ بتول و حیدرِ کرار الوداع۔
الوداع یاحسینؑ الوداع۔

حق آپ کا کیا ہوگا ادا اہلِ عزا سے۔
ماتم بھی جو کرتے ہیں تو زہراؑ کی دعا سے۔
اے تشنہ دہن بے کس و لاچار الوداع
شبیرؑ جانِ احمدِ مختار الوداع
جانِ بتول حیدرِ کرار الوداع
الوداع یاحسینؑ الوداع۔

محشر کی جو ہو شافعِ محشر سے ملاقات۔
محشر میں انھیں پیش کروں نوحوں کی سوغات۔
رو رو کے کہوں احمدِ مختار الوداع
شبیرؑ جانِ احمدِ مختار الوداع
الوداع یاحسینؑ الوداع

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

صاحبِ ذوالفقار المدد

ایک سورۃ فاتحہ برائے ایصال ثواب

سید علی عباس رضوی عرف بنٹے بھائی

(وصی خان)

سید جعفر زیدی سید باقر زیدی۔ سید فرحان عباس رضوی

انجمن ذوالفقار حیدری رجسٹرڈ

جعفر طیار برانچ

تعداد ممبران - ۳۰۰۰

(انجمن ذوالفقار حیدری)

نوحہ

یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوا رہے
یہ فرشِ عزا اے سبطِ نبیؐ تا محشر بچھا رہے

اٹھتی ہے اُٹھے ظلمت کی گھٹا
ہو کتنی ہی تاریک فضا
بجھنے نہ پائے شمعِ عزا
کتنے ہی اٹھیں طوفان مگر
روشن یہ دیا رہے

یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوا رہے۔

اک نسل ہٹے اک نسل بڑھے
اک شمع بجھے اک شمع جلے
شبیرؑ کا ماتم ہوتا رہے
نسلاً بعد نسل یونہی
جاری یہ سلسلہ رہے

یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوا رہے

کٹتے رہیں سر لٹتے رہیں گھر
ڈھاتی رہے دنیا ظلم مگر
چھوٹے نہ شبیرؑ کا در

شبیرؑ کے دم سے عالم کا ہر گوشہ سجا رہے
یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوا رہے

غمخوارِ سنّتِ ابرار ہیں ہم
باطل کے لئے تلوار ہیں ہم
تاریخ کا وہ کردار ہیں ہم
مر سکتے ہیں مٹ سکتے نہیں
دشمنوں میں ذرا رہے

یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوا رہے

ہم چلتے رہے طوفانوں میں
بہتے رہے خوں کی دھاروں میں
چنوائے گئے دیواروں میں
خود مٹ گئے باقی ظلم مگر
ہم اہلِ عزا رہے

یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوا رہے

خونِ دل سے ہاں اہلِ عزا
ہر موڑ سے تا یہ کربِ بلا
روشن رکھو ایک ایک ذرہ

ہر آنے والے حُر کے لیے
یہ رستا کھُلا رہے
یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوا رہے

کتبوں کے چہرے اتر گئے
یہ حکم جب آیا جس جس کے
مسجد میں ہیں کھلتے دروازے
سب بند ہوں بس ایک زہراؑ کا
دروازہ کھُلا رہے
یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوا رہے

تھک ہار کے لشکر لوٹ آیا
سُر مار کے خیبر سر نہ ہوا
دی ہنس کے صدا احمدؐ نے کہ آ
اے دست خدا در خیبر کے
ہیں تجھ کو گلے لگا رہے
یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوا رہے

سوکھے ہوئے لب ھل من کی صدا
تاریخ بھلا سکتی ہے بھلا
کیا عالم غربت ہے بخدا

ہے کون ستم سہہ کر اتنے
راضی بہ رضا رہے۔
یہ ماتم صدا رہے اور اس سے سوا رہے

نوحہ

دخترِ شبیرؑ کی تشنہ دہانی دیکھ کر
خون آنکھوں میں اتر آتا ہے پانی دیکھ کر
دونوں ہاتھوں سے جگر کو تھام کر تڑپے حسینؑ
خاک میں ملتی محمدؐ کی نشانی دیکھ کر
پانی پانی ہو گئیں دریا کی موجیں شرم سے
حضرت عباس کی آنکھوں میں پانی دیکھ کر
تک رہے ہیں پیارے بیٹے کی صورت کو حسینؑ
موت روتی ہے سرہانے نوجوانی دیکھ کر
سر پٹکتی ہے بہن خیمے میں روتے ہیں حرم
حلق شاہِ دیں پہ خنجر کی روانی دیکھ کر
ہائے کیا بتلائیں کیا گزری دلِ شبیرؑ پر
گھوڑے کی ٹاپوں میں بھائی کی نشانی دیکھ کر
خشک ہونٹوں پر پھرائی جب زباں بے شبر نے
رو دیا لشکر ادائے بے زبانی دیکھ کر

نوحہ

صغرا نے خط میں لکھا کہ زہرا کے دل و جاں
آداب بجا لاتی ہے، بیٹی شہِ دیشاں
اماں کی جدائی نے میرا چین ہے لوٹا
حضرت کی جدائی ہے میرے قتل کا ساماں
میں کون تمہاری ہوں پھپھو یا کہ مروں میں
اے بھولنے والو میرا کوئی نہیں پرساں
بھیا علی اکبرؑ تو مجھے بھول ہی بیٹھے
کیا آپ بھی بیٹی کو بھلا بیٹھے چچا جاں
آنا ہو تو آ جاؤ ابھی جان ہے باقی
صورت کو ترستے ہیں میرے دیدۂ حیراں
فرمایئے اکبرؑ سے میری سمت سے بابا
بھیا یہ بہن آپ کی کچھ دن کی ہے مہماں
حسرت ہے کہ اکبرؑ کی بلائے کہ مروں میں
ہنگامِ نزاع آپ کے ہاتھوں میں ہو داماں
ہاتھوں پہ چچا جان کے ہو میرا جنازہ
کاندھا میرے تابوت کو دیں اکبر ذیشاں

افسوس کہ تب پہنچا مگر قاصدِ اصغرؑ کا
جب لٹ چکا تھا قافلہ سرورِ ذیشاں

سینہ پہ سناں کھائے پڑے تھے علی اکبرؑ
ہاتھوں کو کٹائے تھا پڑا بازوئے سلطاں

ایک تیر سا پہلو علی اصغرؑ کے لگا تھا
تربت پہ بکا کرتے تھے بیٹھے شہِ ذیشاں

خط پڑھ کر جگر پھٹ گیا فرزند نبی کا
قاصد سے کہا یاں ہے میرے قتل کا ساماں

عباسؑ و علی اکبرؑ و قاسمؑ گئے مارے
تیروں کا ستم جھیل گیا اصغرِ ناداں

میں تین شب و روز کا پیاسا ہی مروں گا
پانی پہ مبری فاتحہ ولوا نا میری جاں

اب ساتھ دعائیں ہیں تمہارے میری اصغرؑ
اب تیرا خدا حافظ و ناصر ہو میری جاں

نوحہ

قافلہ جا رہا ہے وطن کے لئے
کربلا میں قیامت کا اک شور ہے

قافلہ جا رہا ہے وطن کے لیئے
کوئی روتی ہے اپنے جواں لال کو
رو رہی ہے کوئی کم سخن کے لیئے

اپنی بربادیوں کو گوارہ کیا
خون میں ڈوبے گلوں کا نظارہ کیا
دے دیا فاطمہ کا بھرا گلستاں
کربلا تیرے اجڑے چمن کے لیئے

قافلہ جا رہا ہے وطن کے لیئے

قصرِ ظالم کبھی قید خانہ کبھی
نوکِ نیزہ کبھی تازیانہ کبھی
کون سی تھی اذیت جو دی نہ گئی
ہر جفا تھی اسیرِ محن کے لیئے

قافلہ جا رہا ہے وطن کے لیئے

جب چلے تھے مدینے سے سب ساتھ تھے
عون و جعفر تھے اکبر تھے عباس تھے
جا رہی ہوں مدینے تو کوئی نہیں
اب مصیبت فقط ہے بہن کے لیئے

قبر قاسم سے یوں مخاطب پھوپھی
تیری شادی کچھ اس طرح بن میں ہوئی
کوئی سہرے کا بھی پھول باقی نہیں
ورنہ لے جاتی قبر حسنؑ کے لئے

قافلہ جا رہا ہے وطن کے لئے

کوئی چادر نہ تھی کیسی بے داد تھی
ہاتھ ہوتے ہوئے بھی نہ آزاد تھی
کتنی مجبور کر دی گئی تھی بہن
اپنے بھائی کے دفن و کفن کے لئے

قافلہ جا رہا ہے وطن کے لئے

نوحہ

زینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں
یا رب ہوں میرے لال فدا کرب و بلا میں
زینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں۔
بچ جائے میرا بھائی میرے لال گر جائیں
یا رب ہوں میرے لال فدا کرب و بلا میں
اجڑے نہ چمن فاطمہؑ کا دشت بلا میں
زینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں

بڑھ بڑھ کے کلیجے پہ سناں کھائیں تو خوش ہوں
یارب ہوں میرے لال فدا کربؑ و بلا میں
نام ان کے رقم کردے شہیدان وفا میں
سینوں پہ سناں کھا کے گریں خاک پہ بس دم
اجڑے نہ چمن فاطمہ کا دشت بلا میں

خوش ہو کے کروں سجدۂ شکرانہ ادا میں
زینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں
مقبول ہوئیں زینبؑ مضطر کی دعائیں
اجڑے نہ چمن فاطمہؑ کا دشت بلا میں
زینبؑ کے پسر مارے گئے کربؑ و بلا میں۔

زینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں

ٹھہرو سر زینبؑ سے ردا چھیننے والو
تطہیر کی بیٹی ہوئی آیت ہے ردا میں
زینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں
تا شام کھلے سرگئی احمد کی نواسی
اجڑے نہ چمن فاطمہ کا دشت بلا میں
سر اپنا جھکائے ہوئے خالق کی رضا میں
زینبؑ یہ دعا کرتی تھیں ہر ایک دعا میں۔

نوحہ

مصیبت کی گھڑی اور شام کے بڑھتے ہوئے سائے
تڑپتی رہ گئی ماں اور علی اکبر نہیں آئے

گزر جانا ہی لکھا ہے جوانی میں اگر یا رب
گزرنے سے علی اکبر سے پہلے ماں گزر جائے

وہی اندازہ کر سکتا ہے دردِ قلبِ لیلیٰ کا
نظر کے سامنے جس کے جواں بیٹا سناں کھائے

جوان کی لاش بیری میں اٹھانا اک قیامت ہے
یہ دن اللہ دنیا میں کسی کو بھی نہ دکھلائے

از سر تا پاؤں زخمی ہو گیا لختِ دلِ زہرا
لعینوں نے تنِ سرور پہ اتنے تیر برسائے

انھیں تو خاک دشتِ کربلا میں خون ہونا ہے
کوئی لیلیٰ سے کہہ دے زلف اکبر کو نہ سلجھائے

زمیں تھرا گئی اکبر کا لاشہ رکھ کے ریتی پہ
حسین ابن علی جب شکر کا سجدہ بجا لائے

صدائیں کربلا سے شام تک دیتی گئی مادر
نہ آنا تھا علی اکبر کو اور اکبر نہیں آئے

میں ذاکر ہوں حسینؑ ابن علیؑ کا یہ دعا کیجئے
شرف یہ نسل سے میری قیامت تک نہیں جائے

نوحہ

شاعر ——— عابد لکھنوی

بولی صغرا پدر نہیں آتے
کیا کروں چارہ گر نہیں آتے

بے سبب اشک بھر نہیں آتے
زخم دل کے نظر نہیں آتے

دل سے رو رو کے کہتی تھی صغرا
شاہ آتے نظر نہیں آتے

دل ہوا ٹکڑے دیکھ کر جھولا
ماں کو اصغر نظر نہیں آتے

کربلا آئے تھے جو یثرب سے
وہ مسافر نظر نہیں آتے

ماں پکاری رضا ملی تو چلے
علی اکبر ادھر نہیں آتے

شاہ کہتے تھے رات ہوگئی کیا
رن میں اکبر نظر نہیں آتے

جائیں جو چھوڑ کر وطن حاسد
کیا مسافر وہ گھر نہیں آئے

نوحہ

ہر درود اور ہر سلام
مادرِ حسینؑ تیرے نام

زوجہ علی سربلند
فاطمہؑ عظیم وارجمند
جس کے آستانے پاک کے
قدسیانِ عرش ہیں غلام

ہر درود اور ہر سلام
مادرِ حسینؑ تیرے نام

ہاں وہ فاطمہؑ وہ فاطمہؑ
آرزوئے قلبِ مصطفےٰ
جس کے لاڈلے حسنؑ و حسینؑ
جس کی بیٹیاں فلک مقام

ہر درود اور ہر سلام
خواہرِ حسینؑ تیرے نام

ہر درود اور ہر سلام
دختر حسینؑ تیرے نام

شمر کبریا کا واسطہ
تجھ کو مصطفےٰ کا واسطہ
بنت شاہ کے گہر نہ چھین
مبتلاءِ غم ہے تشنہ کام

ہر درود اور ہر سلام
دختر حسینؑ تیرے نام

کٹ رہا تھا حلق شاہ دیں
چل رہا تھا خنجر لعیں
بی بی آپ دیکھتی رہیں
لٹ گئے حرم جلے خیام

ہر درو اور ہر سلام
دختر حسینؑ تیرے نام

انقلاب وقت دیکھئے
ثانی جناب سیدہ
امتحان صبر دیکھئے
اللہ اللہ تیرا حوصلہ
سر کھلے رسول زادیاں
خوب کی حفاظت حرم
اور اہل شر کا اژدھام
بعد قتل میرے انعام

بی بی غم اٹھائیں ہیں بہت
دل پے داغ کھائیں ہیں بہت
تجھ پہ اے حسینؑ کی بہن
ہو گئیں مصیبتیں تمام

ہر درود اور ہر سلام
خواہر حسینؑ تیرے نام

دولت رسول لٹ گئی
دختر بتول لٹ گئی
چھن گئیں سروں سے چادریں
جل گئے حسینؑ کے خیام

میتیں پڑی ہیں بے کفن
کیا کرے حسینؑ کی بہن
ہے کسی اور ایسی بے کسی
شام اور کربلا کی شام

ہر درود اور ہر سلام
خواہر حسینؑ تیرے نام

کربلا میں اپنے دل ربا — عون اور محمدؑ جری
کر دیئے حسینؑ پر فدا — ہو گئے شہید تشنہ کام

ہر درود اور ہر سلام

دوہا

تاجدار امامت وصی نبیؐ
علیؑ ہے علیؑ

بعد ختم رسُل لائق سروری
علیؑ ہے علیؑ

بات یہ تو بہت ہی ہے آسان سی
کیا کریں مصطفیٰ گر نہ سمجھے کوئی
صاف الفاظ میں کہہ رہے ہیں نبیؐ
میں ہوں جس کا میرے بعد اس کا ولی
علیؑ ہے علیؑ

گونجتی تھی صدا رن میں جب امر کی
آئے مدِ مقابل میرے ہے کوئی
دیکھ کر سورماؤں کا چہرہ نبی
سوچ میں تھے کہ حیدر نے آواز دی
علیؑ ہے علیؑ

یوں تو لے کر گئے رن کو لشکر سبھی
جنگِ خیبر مگر فتح ہو نہ سکی

اب چلا ہے علم لے کر ایسا جری
خاک ہو جائے گی مرحبی انتری
علیؑ اے علیؑ

حکم معبود سے توڑنے بت کدہ
جب چلے سوئے کعبہ حبیب خدا
آگے پیچھے سبھی تھے مگر یہ بتا
دوشِ احمدؐ پہ معراج کس کو ملی
علیؑ ہے علیؑ

تسبیح فاطمہؑ کی اہمیت

یہ ایک عظیم اور معتبر دعا ہے جسکو سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیاوی پریشانیوں اور تکالیفوں سے نجات کے لئے اپنی لخت جگر خاتون جنت بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی موجودگی میں تعلیم فرمائی تھی۔ پیاری بیٹی اگر تم یہ دعا پڑھتی رہو گی تو ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رہو گی اگر اس عمل سے بہتر اور عمل ہوتا تو اللہ کا رسول اپنی بیٹی کو تعلیم فرماتا۔

بی بی زہرا نے اس عمل کو اپنا روز کا معمول بنا لیا تھا بچے کھلا رہی ہیں۔ چکی پیس رہی ہیں گھر کا کام کر رہی ہیں جب دیکھو جس وقت بی بی زہرا سلام اللہ علیہا ہیں اور اسی تسبیح کا ورد ہے۔

نوحہ

ہر پل ہر ساعت ہر دم
ماتم ہاں شہ کا ماتم
جب نام شبیر لیا
بھول گئے دنیا کے غم
پہنچے لاشے اکبر پہ
گرنے پڑے شاہ امم
لے آئے ہیں مقتل سے
لاشے اکبر شاہ امم
لوہ کنارے نہر ہوئے
بازوئے عباس قلم
تر ہے خون سے غازی کے
مشکیزے کے ساتھ علم
تشنہ باپ کے ہاتھوں پہ
توڑ دیا ہے شبیر نے دم
بھائی کے قدموں پہ یوں توڑ دیا بھائی نے دم
آتی ہے ایک بی بی کی
آواز گریہ پیہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسینیت

زندہ باد

سرپرست: سید حسین احمد؛ شاعر انجمن: علمدار حسین اسلم.

سابق صدر انجمن: محمد وصی حسنات

صدر انتظم عزا رجسٹرڈ سید فرحت حسین رضوی

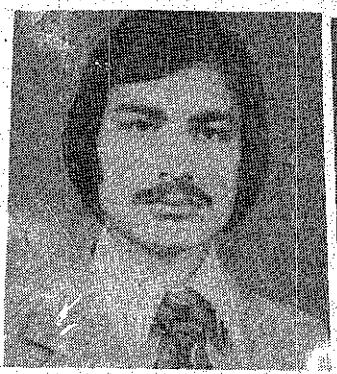

انجمن ناصر العزا

بفرزون کراچی

تعداد ممبران

2,۵۵۵ دو ہزار

نوحہ

علمدار حسین اسلم

وطن سے شہ کو یہ صغرا نے خط میں لکھا ہے
کہ انتظار مسلسل کی انتہا کیا ہے

گھری ہوئی ہوں تنہائیوں کے شعلوں میں
وہاں تو آپ کے ہمراہ سارا کنبہ ہے

نظر کو اور کوئی آرزو نہیں لیکن
بس ایک آپ کے دیدار کی تمنا ہے

خبر تھی آپ کو بیمار و ناتواں ہوں میں
پھر آپ سے بچھڑنے کا دل پہ صدمہ ہے

یہ حال اب تو ہے بابا مری نقاہت کا
ہر ایک سانس مجھے آخری سا لگتا ہے

بچھڑ کے آپ سے زندہ رہوں گی میں کیسے
یہ سوچ سوچ کے دل اور بھی تڑپتا ہے

کہا تھا وقت جدائی یہ مجھ سے اکبر نے
میں لینے آؤں گا تم کو یہ میرا وعدہ ہے

بہت ستاتی ہے اصغر کی یاد بھی مجھ کو
مجھے بتائیے بابا کہ وہ بھی کیسا ہے

یہ خط کو پڑھ کے دیا سبط مصطفیٰ نے جواب
اے میری لاڈلی بیٹی تجھے خبر کیا ہے
سدھارے خلد کو اکبر جگر پہ کھا کے سناں
تمہارے بھائی تے وعدے کو یوں نبھایا ہے
میں حال کیسے لکھوں اب تمہارے اصغر کا
کہ میرے ساتھ میں وہ تین دن کا پیاسا ہے
رہے نہ عون و محمد نہ قاسم و عباس
تمہارا باپ بھی مہمان چند پل کا ہے
مجھے یقین ہے اسلم کہ تجھ سے یہ نوحہ
جناب فاطمہ زہرا نے کہلوایا ہے

دوہا

توقیر حسین زیدی۔

غمزدہ ہے تمہاری ماں اکبر
ڈھونڈے تم کو کہاں کہاں اکبر
بولے شہ آؤ میری جان اکبر
ہو گئی صبح دو اذاں اکبر
کیسے اٹھے حسینؑ سے میت
ضعف پیری ہے نوجواں اکبر

اپنے بھائی کو دیکھ لو اصغرؑ ا

پھر نہ آئیں گے اب یہاں اکبر

ماں ہے زندہ بیان کرنے کو

حسرت و غم کی داستاں اکبرؑ

اب نہ عباس ہیں نہ ہیں شبیرؑ

بندھ گئی میرے ریسماں اکبرؑ

لاشے بکھرے پڑے تھے مقتل میں

چاند تاروں کے درمیاں اکبرؑ

دیکھتے تھے سوئے نجف شبیرؑ

جب رگڑتے تھے ایڑیاں اکبرؑ

کربلا کی طرف چلو توقیرؔ

اللہ رکھے ہیں یاسیاں اکبرؑ

نوحہ

عبدالرحمٰن الم

کہا بانو نے مجھ کو چھوڑ کے اصغرؑ نہ تم جاؤ

کہاں ڈھونڈے گی تم کو غمزدہ مادرؑ نہ تم جاؤ

ابھی تو گھٹنیوں بھی ٹھیک سے تم چل نہیں سکتے

ابھی سے توڑ کے بیٹا دلِ مادرؑ نہ تم جاؤ

نوحہ (تنظیم الطبعی)

رو رو کے یہ بچی نے کہا آیئے عمو
آجایئے آجایئے آجایئے عمو

کیوں دیر ہوئی نہر پہ بتلایئے عمو
آجایئے آجایئے آجایئے عمو

بن آپ کے یہ اہل حرم جی نہ سکیں گے
بے آسرا کر کے نہ ہمیں جایئے عمو

آجایئے آجایئے آجایئے عمو

اماں سے بہلتا نہیں اب اصغر بے شیر
آپ آیئے آکر اسے بہلایئے عمو

آجایئے آجایئے آجایئے عمو

چھینگے عدو سے ردا ماریں گے درے
ہم کس کو پکاریں گے یہ بتلایئے عمو

آجایئے آجایئے آجایئے عمو

آئے ہیں عدو آگ لئے گھر کو جلانے
یہ مجھ کو نہ ماریں انھیں سمجھایئے عمو

آجایئے آجایئے آجایئے عمو

یہ لوگ جو کانوں سے گہر چھین رہے ہیں
ہم آلِ نبیؐ ہیں انھیں سمجھائیے عمو
آجائیے آجائیے آجائیے عمو

دلوائیے زینب کی ردا اہلِ جفا سے
رسی میری گردن سے بھی کھلوائیے عمو
آجائیے۔ آجائیے آجائیے عمو

بیڑیں میں کیوں چھوڑ گئے کچھ تو بتاؤ
کیوں روٹھ کے ہم سے ہے خفا ہائے عمو
آجائیے آجائیے آجائیے عمو

رکھان جگر پھٹتا تھا بچی کی فغاں سے
جب کہتی تھی للہ چلے آئیے عمو
آجائیے آجائیے آجائیے عمو

نوحہ

(تنظیم الحسینی)

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سکینہؑ اداس ہے
مشک و علم کی اب بھی یتیموں کو آس ہے

دم گھٹ رہا ہے لوٹ کے آجاؤ اب چچا
اصغرؑ کو تین روز سے پانی نہیں ملا
بچے سسک رہے ہیں کئی دن کی پیاس ہے

۱۰

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سکینہؑ اداس ہے

رہوار سے سکینہؑ نے رو رو کے یہ کہا
رکھنا خیال دشت میں بابا حسینؑ کا
اس دشتِ کربلا میں یہی میری آس ہے

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سکینہؑ اداس ہے

خنجر سے جس کو قتل تو کرتا ہے اے لعین
یہ وارث رسول ہے تجھ کو خبر نہیں۔
دل بند فاطمہؑ ہے یہ حق کی اساس ہے

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سکینہؑ اداس ہے

خونخوار بن میں شام غریباں بھی آگئی
رن میں تمام شب یہ صدا گونجتی رہی
بابا تمہاری لاڈلی بیٹی اداس ہے

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سکینہؑ اداس ہے

آؤ عجب نماز مودت کریں ادا
ایمان کی دلیل ہے یہ غم حسینؑ کا
روتا ہے جو حسینؑ پہ وہ ہی شناس ہے

دن ڈھل رہا ہے پیاسی سکینہؑ اداس ہے۔

نوحہ (تنظیم الحسینی)

دعائے زہرہ کی تاثیر ثانی زہرا ثانی زہرہ
نیام صبر میں شمشیر ثانی زہرہ
دعائے زہرہ کی تاثیر ثانی زہرہ ثانی زہرہ
حسینؑ روحِ رسالت پہ جسم و جانِ حسینؑ۔
امام وقت کی شمشیر ثانی زہرہ ثانی زہرہ
حسینؑ صبر و شہادت کا بولتا قرآں
کتابِ صبر کی تفسیر ثانی زہرہ ثانی زہرہ
نظر کے سامنے بچوں کے بے کفن لاشے
نہ پڑ ملال نہ دلگیر ثانی زہرہ ثانی زہرہ
کہا حسینؑ نے جانا ہے قید ہو کے تجھے
یہی ہے اب تیری تقدیر ثانی زہرہ ثانی زہرہ
گلوئے شاہ پہ خنجر یعیں کا چلتا رہا۔
پکاری ہائے رے شبیرؑ ثانی زہرا ثانی زہرہ
نثار بیٹے گئے تاکہ بچ سکے بھائی
نہ کارگر ہوئی تدبیر ثانی زہرا ثانی زہرہ
گھری ہوئی تھی مصائب کے اک سمندر میں
مثال مادر شبیرؑ ثانی زہرا ثانی زہرا۔

پس حسینؑ نبوت کی سربلندی کو
بقائے فخرِ تکبیر ثانیٔ زہرہؑ ثانیٔ زہرہؑ
حسینؑ فکر کے ترکش سے جو ہوا آزاد
یزیدیت کے لیے تیر ثانیٔ زہرہؑ ثانیٔ زہرہؑ
کمال یہ ہے کہ برہنہ سری کے ہوتے ہوئے
وقار چادر زینبؑ ثانیٔ زہرہؑ ثانیٔ زہرہؑ
قدم قدم پہ امامت کے ان گنت کعبے
کیے ہیں آپ نے تعمیر ثانیٔ زہرہؑ ثانیٔ زہرہؑ
بنا کے شاعرِ شبیر مجھ کو اے ریحانؔ
بڑھا دی آپ نے توقیر ثانیٔ زہرہؑ ثانیٔ زہرہؑ

نوحہ (تنظیم الحسینی)

تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دے دے
مقتل میں بہن جا کر بھائی کو کفن دے دے
بازو ہیں رسن بستہ چادر بھی نہیں سر پر
مقتول ہوا کنبہ تاراج ہوا ہے گھر
اب حوصلہ زینبؑ کو اے رب زمن دے دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دے دے

شبیہ سا دنیا میں کیا کوئی سنی ہوگا
خود تشنہ دہن رہ کر سیراب کیا صحرا
اک پھول اجل مانگے یہ سارا چمن دے دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دے دے

مقتل کو تو جاتے ہو تم بہر دعا قاسم
منہ تکتی ہے حسرت سے کبرا جو تیرا قاسم
دلہن کو تسلی کچھ اے ابن حسن دے دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دے دے

ایسی تو کہیں شادی دنیا میں نہیں دیکھی
خود موت لگاتی ہو ہاتھوں میں جہاں مہندی
مرنے کی اجازت بھی دولہا کو دلہن دے دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دے دے

کہتی تھیں سر مقتل زینبؑ یہی رو رو کر
جلتی ہوئی ریتی پر ہے سبط نبی بے سر
مجبور کو بے کس کو کوئی تو کفن دے دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دے دے

خط میں لکھا صغرا نے ہم شکل پیمبرؐ کو

جانے نظر کس کی ہائے ہائے لگی اس گھر کو
ایسا نہ ہو رو رو کر جاں اپنی بہن دے دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دیدے

مقتل میں اندھیرے میں نالہ تھا سکینہؑ کا
ملتا نہیں کیوں مجھ کو لاشہ میرے بابا کا
رستہ مجھے بابا کی خوشبوئے بدن دے دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دیدے

بانو نے کہا رو کر اے تشنہ دہن اصغرؑ
سینے میں ہے مادر کے بس تیرے وطن اصغرؑ
ماں کہہ کے صدا مجھ کو اے تشنہ دہن دیدے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دیدے

ریحاںؔ میں شاعر ہوں مولا کے غلاموں کا
کیا خوف اجل کا ہے کیا ڈر مجھے محشر کا
لکھ کر یہ زمانے کو اپنا یہ سخن دے دے
تھوڑی سی اگر مہلت شانوں کو رسن دیدے

نوٹ (تنظیم الحسینی)

دسویں کی صبح ہو گئی اکبر اذان دو۔
یہ آخری اذان ہے اکبر اذان دو۔

اکبر اذان دو اکبر اذان دو ۔

عاشور کا وہ روز قیامت بھی آگیا۔

ہمشکلِ مصطفےٰ سے شبیر نے کہا

ذکرِ خدا و ذکرِ رسولِ خدا کرو۔

اکبر اذان دو اکبر اذان دو۔

وہ صبح وہ حسینؑ کے انصار باوفا

عزمِ حسین دیکھ کے رونق تھی کربلا

آکر ذرا خلیل یہ منظر بھی دیکھ لو۔

اکبر اذان دو اکبر اذان دو۔

پالا تھا تم کو باپ نے اس دن کے واسطے

نانا سے جو کیا تھا وہ وعدہ بھی یاد ہے

اب فوجِ پر یزید کی حجت تمام ہو

اکبر اذان دو اکبر اذان دو

اکبر تمہاری لاش کو رن سے اٹھاؤنگا

ننھی سی ایک قبر بھی رن میں بناؤنگا

جو فرض ہے تمہارا اسے تم ادا کرو

اکبر اذان دو اکبر اذان دو

خنجر مرے گلے پہ چلے گا تمہارے بعد
چھنے ملیں گے دشت میں بیٹا تمہارے بعد
بابا کو آج دشت میں جی بھر کے دیکھ لو

اکبر اذان دو اکبر اذان دو۔

آئے غمِ حسینؑ میں ماتم کریں بپا
گزری ہے کیا حسینؑ پر اب اے قلم سنا
خونِ جگر سے آج یہ نوحہ محبؔ لکھو

اکبر اذان دو اکبر اذان دو

نوحہ

(تنظیم الحسینی)

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں
پھر لوٹ کر مدینے کو جانا ہے کیا کروں
زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

اصغرؑ ہیں کربلا میں یہ بانو کے بن تھے
زنداں میں ہائے قبرِ سکینہؑ ہے کیا کروں
زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

زینبؑ یہ بولی کیسے وطن کو میں جاؤں گی۔
میری نظر میں فاطمہؑ صغرا ہے کیا کروں۔

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

عابد کے آنسو رکتے نہیں ہیں یہ سوچ کر
زینبؑ کو سر برہنہ پھرایا ہے کیا کروں

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

رخصت کے وقت بیبیؑ نے اکبر سے یہ کہا
مجھ کو تمہارے بعد بھی جینا ہے کیا کروں

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

زینبؑ یہ نوحہ کرتی تھیں زہراؑ کی قبر پر
بے وارثوں کا ساتھ میں کنبہ ہے کیا کروں

زینب کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

قبر نبیؐ لرز گئی زینبؑ نے جب کہا
امت نے نانا جان کی لوٹا ہے کیا کروں

زینب کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

اٹھو حسینؑ اٹھ کے تسلی اسے تو دو
بے ہوش تیری قبر پہ کبریٰ ہے کیا کروں

زینبؑ کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

توقیر کہہ رہا ہے خبر لیجئے حسینؑ
دنیا نے اب بہت ہی ستایا ہے کیا کروں

زینب کے لب پہ ایک ہی نالہ ہے کیا کروں

نوحہ

جنگل میں فاطمہؑ کی صدا گونجتی رہی

اے ارضِ کربلا میرا بچہ ہے بے گناہ
اے دشتِ نینوا میرا بچہ ہے بے گناہ
اے شہرِ علقمہ میرا بچہ ہے بے گناہ
اے دہرِ بے وفا میرا بچہ ہے بے گناہ

گھیرا ہے ظالموں نے میرے نورِ عین کو
اے ذوالفقار تجھ سے ہیں لونگی حسینؑ کو
اے ذوالجناح تو ہی بچائے حسینؑ کو
جنگل میں فاطمہؑ کی صدا گونجتی رہی

چلائیں سر کو پیٹ کر اللہ کوئی بچائے
گھوڑے سے گرتا ہے میرا بچہ کوئی اٹھائے
ہے کون میرے نازوں کے پالے کو جو بچائے
سولہ پہر کی پیاس میں یہ رنج ہائے ہائے

گھیرا ہے ظالموں نے میرے نورِ عین کو
اے ذوالفقار تجھ سے ہیں لونگی حسینؑ کو
اے ذوالجناح تو ہی بچائے حسینؑ کو
جنگل میں فاطمہؑ کی صدا گونجتی رہی

یہ تاجِ عرشِ خالقِ اکبرؑ ہے اے زمیں
زہرہؑ صدف ہے جس کی یہ گوہر ہے اے زمیں
ابنِ قسیم چشمہ کوثر ہے اے زمیں
تعظیم کر یہ سبطِ پیمبرؐ ہے اے زمیں

گھیرے ہیں اپنے بے کسے مشرقین کو
اے ذوالفقار تجھ سے ہیں لونگی حسینؑ کو
جنگل میں فاطمہ کی صدا کو نجستی رہی

خنجر لعیں نے حلق پہ سید کے جب رکھا
خیمے سے نکلے پیٹتے ناموسِ مصطفیٰ
زینبؑ تھیں آگے آگے کھلے سر برہنہ پا
چلائے یہ حسینؑ کہ زینبؑ ادھر نہ آ

گھیرے ہیں اپنے بے کسے مشرقین کو
اے ذوالفقار تجھ سے ہیں لونگی حسینؑ کو
جنگل میں فاطمہ کی صدا گونجتی رہی۔

نوحہ (تنظیم الحسینی)

میری جاں اکبرؑ میری جاں اکبرؑ

ماں یہ کہتی تھی میری جاں اکبرؑ
کھائی تم نے کہاں سناں اکبرؑ

میری جاں اکبرؑ میری جاں اکبرؑ

اے شبیہ رسولؐ نورِ نظر
کیسا اجڑا ہے تیرے بعد یہ گھر
پائے گی اب تجھے کہاں مادر
ہر طرف غم کا ہے دھواں اکبرؑ

میری جاں اکبرؑ میری جان اکبرؑ

تیری شادی کے خواب دیکھے تھے
بجھ گئے میری آرزو کے دیئے
ماں کو دست بلا میں دے کے
تم سدھارے سوئے جناں اکبرؑ

میری جاں اکبرؑ میری جاں اکبرؑ

اس ضعیفی میں باپ کو بیٹا
نرغۂ اشقیا میں چھوڑ دیا
مضطرب ہم ہیں خوش ہیں اہل جفا
کتنا پھولا پھلا ہے سماں اکبرؑ

میری جاں اکبرؑ میری جاں اکبرؑ

موت آئی نہیں جوانی میں

اب اندھیرا ہے زندگانی میں
کیسے اس دُکھ بھری کہانی میں
تیرا قصہ کروں بیاں اکبرؑ
میری جاں اکبرؑ میری جاں اکبرؑ

لال جس کا جوان ہوتا ہے
دھوپ میں سائبان ہوتا ہے
وقت بھی مہربان ہوتا ہے
میری قسمت میں سختیاں اکبرؑ
میری جاں اکبرؑ میری جاں اکبرؑ

دیکھو آیا ہے قاصدِ اصغرؑ
اس نے پوچھا ہے کیا ہوا وعدہ
وہ جو تم نے کیا تھا آنے کا
میری جاں اکبرؑ میری جان اکبرؑ

دل بہلتا نہیں گھڑی بھر کو
بانو روتی ہے ننھے اصغر کو
کھا گئی ہے نظر میرے گھر کو
درد و غم کی ہیں بدلیاں اکبرؑ

میری جاں اکبرؑ میری جاں اکبرؑ

چھینے اعدا نے در سکینہؑ کے
شعلے بھڑکتے ہیں اسکے دامن سے
لوٹ کے جب چچا نہیں آئے
شمر نے ماریں سیلیاں اکبر

میری جاں اکبرؑ میری جاں اکبرؑ

مدینہ بی کا ایک عالم ہے
درد تو آنسوؤں کا مرہم
میری قسمت میں تیرا ماتم ہے
ہے چھوٹی تیری نوحہ خواں اکبرؑ

میری جاں اکبرؑ میری جاں اکبرؑ

نوحہ (تنظیم الحسینی)

اے موت ٹھہر اتنا! کہ ماں دل کو سنبھالے

پالا ہے بڑی چاہ سے اک جوگ گنوا کر
اتنا تو ٹھہر ماں اسے پر دان چڑھائے
اے موت ٹھہر اتنا! کہ ماں دل کو سنبھالے

ہوتا ہے ہر اک ماں کی یہ ممتا کا تقاضا
وہ اپنے جواں بیٹے کو دولہا تو بنائے
اے موت ٹھہر اتنا! کہ ماں دل کو سنبھالے

بیٹے کی جدائی کا الم لیلےٰ سے پوچھو
سینے پہ رکھے ہاتھ جو کرتی رہی نالے
اے موت ٹھہر! اتنا کہ ماں دل کو سنبھالے

زخمی ہے بدن پیاس ہے مارے ہے ضعیفی
ہے صبر کی منزل کہ جواں لاشے اٹھالے
اے موت ٹھہر! اتنا کہ ماں دل کو سنبھالے

جس طرح سے زہراؑ کا گلستاں ہوا برباد
اس طرح نہ گھر کوئی خزاں کے ہو حوالے
اے موت ٹھہر! اتنا کہ ماں دل کو سنبھالے

بے بس ہیں یہاں سب ہی بھلا کس میں ہے جرأت
جو موت کے پنجے سے کسی کو بھی چھڑالے
اے موت ٹھہر اتنا! کہ ماں دل کو سنبھالے

(تنظیم الحسینی)

نوحہ

کشتِ آلام میں زینبؑ کو بھلا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

قتل شبیرؑ بھی عباسؑ بھی اکبرؑ بھی ہوئے
کٹ گئے عونؑ و محمدؑ کے بھی مقتل میں گلے
لاشہ ابنِ حسنؑ ہو گیا پامالِ جفا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

تیر جب اصغرِ معصومؑ کی گردن پہ لگا
دیتی تھی خیمہ کے در پہ کھڑی بانو یہ صدا
بن تیرے چین ملے کیسے میرے ماہ لقا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

چھد گئی مشکِ سکینہؑ لبِ دریا افسوس
بے کفن خاک پہ ہے شبیرؑ کا لاشہ افسوس۔
پیاسے بچوں کا کوئی چاہنے والا نہ رہا۔
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں۔۔

چھن گئی سر سے ردا لٹ گیا اسباب تمام

بعد تسبیح نمود ار ہوئی کیسی یہ شام
خون کانوں سے بہا بچی کا دامن بھی جلا۔
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

سر شہیدوں کے سرِ نوک سناں قید حرم
ایک دو کا نہیں سینے میں بہتر کا ہے غم
بیڑیاں پہنے ہوئے لاغر و بیمار چلا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں۔

کوئی مارا گیا تلوار سے نیزے سے کوئی۔
لاش مقتل میں کسی دولہا کی پامال ہوئی
ہو گئے بازوئے عباس علمدار جدا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

رو رو کہتی ہے سکینہ میرے عمو آؤ
مجھ کو ماریں نہ لعیں آکے انھیں سمجھاؤ
کیوں نہیں سنتے ہو دیتی ہوں تمہیں کب سے صدا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

قافلہ جاتا ہے اب شام کے بازاروں میں
چلتے ہیں اہلِ حرم ظلم کے انگاروں میں

ہر قدم ہوتی ہے بیمار پہ ایک تازہ جفا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

بچے جو خاک پہ گرتے ہیں کچل جاتے ہیں۔
غم سے دل ماؤں کے سینے سے نکل جاتے ہیں
کوئی سنتا نہیں بیواؤں کی فریاد و بکا۔
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

آنکھ روتی ہے قلم لکھتا ہے نوحہ ریحان
ہے کرم مجھ پہ شہ کرب و بلا کا ریحان
نوحہ جب تک نہ لکھوں روز شہ دیں کا نیا
آرام کہاں آرام کہاں آرام کہاں

نوحہ

دل سکینہؑ میں نظر فوج پہ ہونٹوں پہ دعا
نو علمدار ۔ نو علمدار ۔ نو علمدار چلا

مشک کاندھے پہ رکھے
پیاس کچھ اور بڑھی
آ گئی وہ بھی گھڑی
جانب نہر چلی لے کے پھریرے کی ہوا
نو علمدار ۔ نو علمدار ۔ نو علمدار چلا۔

شور موجوں سے اٹھا
مرحبا فتحِ علیؑ
بولی غازی سے وفا

پیشوائی کو بڑھا سر کو جھکائے دریا
نوعلمدار۔ نوعلمدار نوعلمدار چلا۔

پانی چلو میں لیا
دل پہ ایک تیر لگا
دی سکینہؑ کو صدا

پانی لاتا ہے میری جاں ابھی تیرا سقّہ
نوعلمدار نوعلمدار نوعلمدار چلا۔

مشک بھرتا تھی بھری
گو کہ پیاسا تھا جری
تشنگی کہتی رہی

پانی پی لے اے علمدار جو تو سقّہ ہے مرا
نوعلمدار نوعلمدار نوعلمدار چلا

پھر بھی پانی نہ پیا
پیاس کو بھول گیا
ثانیٔ شیرِ خدا

اپنے گھوڑے کو سوئے خیمہ جری لے کے مڑا۔
لو علمدار لو علمدار لو علمدار چلا۔

حرف کوشش تھی یہی
پانی پہنچا ہیں ابھی
پوری حسرت نہ ہوئی

ناگہاں مشک سکینہ پہ لگا تیر جفا
لو علمدار لو علمدار لو علمدار چلا

تیر پر تیر چلے
شانے غازی کے کٹے
رن میں عباس گرے

کہتے تھے آؤ مدد کو میری لو سن زہرا
لو علمدار لو علمدار لو علمدار چلا۔

آکے لاشے پہ گرے
شاہِ دیں روتے ہے
پھر یہ فرمانے لگے

چھوڑ گئے تم بھی ہمیں دشت بلا میں تنہا
لو علمدار لو علمدار لو علمدار چلا۔

روک دے یہ بیان قلم
کر کے یہ بات رقم
مجھ پر ایک نظر کرم

اے علمدار حسینؑ ابن علیؑ بہرِ خدا
یا علمدار یا علمدار یا علمدار چلا

ہمارے قومی رہنما

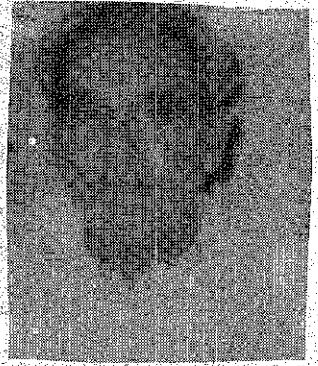

جن کے ایصال ثواب کے لئے ایک سورۂ فاتحہ کی استدعا کرتا ہوں (وصی خان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجمن جعفر طیارؑ

جعفر طیار سوسائٹی ملیر کراچی

تعداد ممبران : ۲۰۰۰

صدر: توقیر حسین رضوی۔ جنرل سیکریٹری: ایس علی عابد

جوائنٹ سکریٹری: نہال عابدی

صاحب بیاض۔

رافع رضا۔ اسد رضوی۔ شہید حسین رضوی۔

نوحہ (انجمن جعفریہ کراچی)

از جناب ——— جاوید صاحب

عزم شبیر زینبؑ — دین کی تقدیر زینبؑ
شہہ کی شمشیر زینبؑ — غم کی تصویر زینبؑ
نقش تحریر زینبؑ — خوں کی تشہیر زینبؑ

دین رسولؐ کی تعمیر بن گئی
بعد حسینؑ تو شبیر بن گئی

دیں کو پناہ دی ہے دے کے گھر بار زینبؑ

شمع ایثار زینبؑ — روشن کردار زینبؑ
شہہ کی تلوار زینبؑ — ضرب انکار زینبؑ
شان گفتار زینبؑ — حق کا اظہار زینبؑ

تو نے دکھائی ہے جرأت یہ شام میں
تو کا یزید کو دربار عام میں

تیغ زباں سے ہے باطل پہ وار زینبؑ

دین کی تعلیم زینبؑ — بنت کریم زینبؑ
فکر رحیم زینبؑ — راہ قویم زینبؑ
محکم تنظیم زینبؑ — روح عظیم زینبؑ

کوفے کا معرکہ یہ تو نے سر کیا
ذہن و ضمیر کو زیر و زبر کیا
تیرے خطاب سے ہے لرزاں بازار زینبؑ

بنتِ کرار زینبؑ — فاتح جبار زینبؑ
غم کے آثار زینبؑ — تھامے مہار زینبؑ
ہے جو سالار زینبؑ — پرچم بردار زینبؑ

پایا بیمار نے ممبر و دربار کا
لے گا زباں سے کام یہ ذوالفقار کا
آیا ہے بیڑیوں کی لے کے جھنکار زینبؑ

مضطر ندھال زینبؑ — بکھرائے بال زینبؑ
لفظ سوال زینبؑ — حیدر مثال زینبؑ
رعب جلال زینبؑ — تیغوں کی ڈھال زینبؑ

تخت یزید کی طاقت کو توڑ دے
بیعت کا نام لینا ہی چھوڑ دے
باطل کے اسلحوں کو کرے بیکار زینبؑ

تو ہے معصوم زینبؑ — حرف معلوم زینبؑ
آہ کلثوم زینبؑ — کل مظلوم زینبؑ
حق کا مفہوم زینبؑ — مثلِ معصوم زینبؑ

محوِ جہاد ہے رن میں جانِ حسن
بولے حسینؑ کر زینب سے دعا بہن
قاسم کے واسطے ہو ارزق فی النار زینبؑ

بنتِ امام زینبؑ عصمت مقام زینبؑ
تیرا کلام زینبؑ دیں کا نظام زینبؑ
آیا غلام زینبؑ لے کر کلام زینبؑ

کلمہ جاوید ہے قلبِ بتاب کا
سارا جہاں ہے دیں انقلاب کا

نوحہ (جعفر طیارؑ)

از چیدہ رضوی

دیکھے کیسے مقتل میں بھائی کا لاشہ
تڑپتی ہے جیسے میں ثانی زہراؑ

بڑی سخت مشکل میں بنت علی ہے برادر کے لاشہ پہ تنہا کھڑی ہے
لگے زخم اتنے ملے کیسے لاشہ
تڑپتی ہے جیسے میں ثانی زہراؑ

کہتی ہے رو کر یہ بالی سکینہؑ چھوڑی اماں بابا گئے کیا مدینہ
ملا نہ چین پایا بابا کا لاشہ تڑپتی ہے جیسے میں ثانی زہراؑ

بڑی بے بسی میں ہے آلِ پیمبرؐ — کھڑے ہیں رسن بستہ عابدِ مضطر
نہ طاقت تھی اتنی اٹھاتا جو لاشہ — تڑپتی ہے خیمے میں ثانی زہراؑ

یہاں پر ستم گر کی بستی بسی ہے — یہاں آلِ احمد پہ سختی بڑی ہے
کروں کس سے شکوہ نہ ملتا ہے لاشہ — تڑپتی ہے خیمے میں ثانی زہراؑ

یہ جلتی زمیں اور لاشہ برادر — پریشاں ہے زینبؑ نہ بھی سر پہ چادر
جو سائے میں کرتی برادر کا لاشہ — تڑپتی ہے خیمے میں ثانی زہراؑ

کفن اب تجھے کیسے دے تیری خواہر
بہت میرا بگڑا مقدر برادر
اگر ہوتے اکبرؑ تو اٹھواتی لاشہ
تڑپتی ہے خیمہ میں ثانی زہراؑ

یہ حیدرؑ پہ مولا کی رحمت بڑی ہے۔
یہ نوحہ جو کہنے کی طاقت ملی ہے
ہے رحمت کا دریا لکھا ہے خلاصہ
تڑپتی ہے خیمہ میں ثانی زہراؑ

نوحہ (انجمن جعفر طیارؑ)

کہہ رہے تھے عابدِ مضطر سنبھالے بیڑیاں
اے پھوپھی زینبؑ چلو قید خانے

ہم اکیلے رہ گئے اب مونس و یاور کہاں

اے پھوپھی زینبؑ چلو قید خانے

بچوں کو ہمراہ لے لو اے پھوپھی زینبؑ چلو
دیر نہ للّٰہ کرو اے پھوپھی زینبؑ چلو
ناقہ پر سوار ہو اے پھوپھی زینبؑ چلو

دو گھڑی میں ہو گیا برباد زہراؑ کا چمن
بگڑی ہے پردیس میں اور دور ہے اپنا وطن
لاش مظلوموں کی ریگِ گرم پہ بے کفن

اے فلک تو ہی بتا ہم کو ملے گی کب اماں

مر گئے عباس اب کس سے کرے پانی طلب
پیاس کی شدت بنی ہے ناتوانی کا سبب
ہائے اب کس کو دکھائے جا کے اپنے خشک لب

پڑ گئے ہیں حلق میں کانٹے تو ہے سوکھی زباں

سر برہنہ بیبیاں ہیں کوچہ و بازار ہے
سات سو کرسی نشیں ہیں شام کا دربار ہے
کیوں یزیدی فوج اب بھی درپئے آزار ہے

ہائے بلوے میں پھرائی جا رہی ہیں بیبیاں

نذرِ آتش ہو گئے ہے ہے خیام شاہِ دیں
لوٹ کر سب لے گئے اسباب ظالم بد یقیں
کربلا کے بن میں کوئی پوچھنے والا نہیں۔

ہے یہی افسوس کہ تقدیر لے آئی کہاں
ہو گئے قتل میں تیرہ کے مونس و یاور شہید
تیر کھا کے قتل گہہ میں ہو گئے اصغرؑ شہید
برچھیاں کھا کر ہوئے رن میں علی اکبرؑ شہید
کیوں نہ ہوں ہم بیکسوں کی آنکھ سے آنسو رواں

سید سجاد بولے بیکس و مضطر ہیں ہم
دشت میں گھیرے ہوئے ہیں چار سو اہلِ ستم
ہاتھ میں تو ہتھکڑی ہے بیڑیوں میں ہیں قدم
پشت پر دُرّے لگاتی ہے میرے فوجِ گراں

خون میں ڈوبی ہوئی ہے سرزمینِ کربلا
گرم ریتی پر شہیدوں کے ہیں لاشے جا بجا
ظلم پر تیار ہے اب بھی سپاہ اشقیا،
کربلا کے بن میں اترے ہے قیامت کا سماں

کہہ رہے تھے عابدِ مضطر بنھا لے بیڑیاں۔

نوحہ

کس طرح تمہیں ڈھونڈ کے اب لائیگی زینبؑ
بعد عصر کے اب تم کو کہاں پائے گی زینبؑ

ناداں سکینہ نے جو ضد کی تو بتا دو
بھیا تمہیں اس وقت کہاں پائے گی زینبؑ

بھیا یہ کہو خیموں میں جب آگ لگے گی
لے جا کے کہاں بچوں کو بہلائے گی زینبؑ

پہنائیں گے جب سید سجاد کو زنجیر
بازو میں رسن شوق سے بندھوائے گی زینبؑ

اسلام کی عزت کا سوال آئیگا جسدم
تم یہ مت سمجھنا وہاں شرمائے گی زینبؑ

کاظم درد دیوار مدینہ سے یہ پوچھو
کب قید سے چھٹ کے وطن جائے گی زینبؑ

نوحہ

(از بخن جعفر طیار)

بولی سکینہؑ آؤ چچا شام ہوگئی
عشرے کا دن تمام ہوا شام ہوگئی

اُٹھنے لگا ہے فوج کا پہرہ فرات سے
سورج لہو میں ڈوب گیا شام ہوگئی

گزرا ہے دن یہاں کے قیامت گزر گئی
چھائی ہوئی ہے غم کی گھٹا شام ہوگئی

کب سے میں خیمہ گاہ کے در پہ ہوں منتظر
بابا میرے نہ آئے چچا شام ہوگئی

جنگل کے گھپ اندھیرے میں کیسے کٹے گا رات
آؤ مدد کو بہرِ خدا شام ہوگئی

قاسم بھی مر گئے علی اکبر بھی مر گئے
اصغر میرا شہید ہوا شام ہوگئی

باندھی ہے بازوؤں میں رسن فوج شام نے
زینبؑ ہوئی اسیرِ بلا شام ہوگئی

بالوں سے منہ چھپائے ہیں زہرا کی بیٹیاں
چھینی گئی سروں سے ردا شام ہوگئی

بیٹھے ہوئے ہیں خاکِ بابا کے سوگوار
بے آسرا ہیں اہلِ عزا شام ہوگئی

نوحہ

(انجمن جعفر طیار)

اجڑا ہوا حسینؑ کا کنبہ لئے ہوئے۔
زینبؑ مدینہ آئی ہیں کیا کیا لئے ہوئے۔

رو رو کے دے رہی ہیں دہائی رسول کی
اصغر کا خوں بھرا ہوا کرتا لئے ہوئے

زینب کے پیچھے پیچھے ہلکتی ہوئی رباب۔
ہاتھوں میں اک جلا ہوا جھولا لئے ہوئے

بیبیؑ کے دل کا حال ہے کیا کچھ نہ پوچھئے
بیمار کو کھڑی ہیں سہارا لئے ہوئے

دُروں کے زخم پشت پہ اور بازوؤں پہ نیل۔
آئیں ہیں بنتِ فاطمہ زہرہ لئے ہوئے۔

کچھ کہہ رہی ہیں نانا سے اپنے بہ چشمِ تر
عباسؑ کے علم کا پھریرا لئے ہوئے

بنتِ علی لپٹ گئی قبرِ رسولؐ سے
امت کی بے وفائی کا شکوہ لئے ہوئے۔

نوحہ

انجمن جعفر طیار ——— شہرت بلگرامی

عاشور کی شب کہتی تھی یہ دختر حیدر — یارب نہ سحر ہو
لٹ جائے گا ورنہ میرے بھائی کا بھرا گھر — یارب نہ سحر ہو
زینبؑ سے یہی بنت پیمبر نے کہا ہے۔ — وہ کرب و بلا ہے
کٹ جائے گا فرزند پیمبر کا جہاں سر — یارب نہ سحر ہو
ہاں عون و محمد کے جو بچنے سے الٰہی — بچتا میرا بھائی
کہتی نہ کبھی فاطمہ زہرا کی یہ دختر — یارب نہ سحر ہو
کل لاشۂ قاسم پہ ستم گاروں کے ریلے — دوڑائیں گے گھوڑے
کل خاک اڑائیں گے یہاں حضرت شبر — یارب نہ سحر ہو
کل ہاتھ علمدار کا دریا پہ کٹے گا — مشکیزہ چھدے گا
قل من کی صدا سن کے امام دو جہاں سے — قرآں کی زباں سے
گہوارے سے گر جائے گا ننھا علی اصغر — یارب نہ سحر ہو
کل حضرت شبیر ادا فرض کریں گے۔ — چہرے پہ ملیں گے
اس ننھے مجاہد کا لہو چلو میں لے کر — یارب نہ سحر ہو
کل خیمہ سے نکلے گی یدا للہ کی جائی — با حال تباہی
جب دیں گے صدا باپ کو رن سے علی اکبرؑ — یارب نہ سحر ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد قتل شاہ کہتے حرم وا محمداکتاشد حسینؑ
خیمہ جل گیا گھر بھی لٹ گیا
وا محمداکتاشد حسینؑ

صاحبِ بیاض

محمد مغفرت

انجمن فدائے اہلبیتؑ

تعداد ممبران ۲۰۰۰

نوحہ (انجمن فدائے اہلبیت)

ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے
فرشِ مجلس رہے اور تیرا غم رہے
اشک بہتے رہیں دل تڑپتا رہے
تذکرہ تیری غربت کا ہوتا رہے
سر پہ سایہ فگن تیرا پرچم رہے
ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔

ہر خوشی بیچ کر تیرا غم جو ملے
جل اُٹھے زندگی میں ہزاروں دیئے
لمحہ لمحہ دلوں میں محرم رہے
ہم رہیں نہ رہے تیرا ماتم رہے۔

رزقِ ماتم ہمیں تیری سرکار سے
یونہی ملتا رہے در سے دیوار سے
سوز میں ہر گھڑی دل کا عالم رہے
ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔

ہم سبیلیں لگائیں تیری یاد میں
خون اپنا بہائیں تیری یاد میں

یاد تیری ہر اک دل کا مرہم رہے
ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔

در بدر لے گئے ہائے اہل جفا
ننگے سر تیرے کنبے کو یوں اشقیاء
چار جانب کھڑے غیر محرم رہے

ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔

شہ کے انصار و یاور فدا ہو گئے
اس طرح دین حق کی بقا ہو گئے
سب ہی تہ تیغ تھے سب ہی مظلوم ہے

ہم رہے نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔

ہوں ریحان اعظمی قبر میں شرمسار
نوحے لکھے ہیں یوں تو بے شمار
داغ ماتم کے سینے پہ کچھ کم رہے

ہم رہیں نہ رہیں تیرا ماتم رہے۔

نوحہ (انجمن عزائے اہلبیت)

یہ بوے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ
میری شریک سفر مہرباں میری زینبؑ

میں دیکھ لوں تمہیں جی بھر کے مجھ کو دیکھ لو تم
میں تھوڑی دیر کا ہوں مہماں میری زینبؑ

یہ بولے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ

برہنہ سر تمہیں جانا ہے شام اور کوفہ
رسن میں ہوگا میرا امتحاں میری زینبؑ

یہ بولے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ

تمہارا ساتھ یہیں تک تھا میری قسمت میں
تمہیں کو دینا ہے ہر امتحاں میری زینبؑ

یہ بولے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ

سلانا میری سکینہؑ کو اپنے سینہ پہ۔
تیرے سپرد ہے یہ میری جاں میری زینبؑ

یہ بولے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ

امام وقت کا اپنے بہن خیال رہے۔
ہے میرا لال بہت ناتواں میری زینبؑ

یہ بولے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ

سلام بھیجا تشنہ لبوں پہ رو رو کر
کہیں جو دیکھنا آب رواں میری زینبؑ۔

یہ بولے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ

لکھے جو نوحہ میرے حالِ زار پر محشر
نہ اس کا حشر میں ہو امتحاں میری زینبؑ
یہ لے لے شاہ میری پاسباں میری زینبؑ

نوحہ (انجمن خدائے اہلبیت)

شہید ہو گیا سبطِ نبی کرو ماتم
فغاں بلب ہوئے مولا علی کرو ماتم
بچھاؤ فرشِ عزا ۔۔۔ لبوں پہ ہو نوحہ
بہت کرو گریہ ۔۔۔ یتیم بالی سکینہؑ ہوئی کرو ماتم
شہید ہو گیا سبطِ نبیؐ کرو ماتم
اجل ہے نالہ کناں ۔۔۔ اداس اہلِ جناں
فضا میں شور فغاں ۔۔۔ یہ کس پہ تیغِ ستم چل گئی کرو ماتم
شہید ہو گیا سبطِ نبیؐ کرو ماتم
عزا میں درد چھپا ۔۔۔ ہر روز عاشورہ
لہو بھرا سجدہ ۔۔۔ تڑپ کے کہتی ہے خود بندگی کرو ماتم۔
شہید ہو گیا سبطِ نبیؐ کرو ماتم
تمام بچوں کے دل ۔۔۔ ہوئے ہیں یوں بسمل
الم کی ہے منزل ۔۔۔ غموں کی خاک یہ کہہ کر اڑی کرو ماتم۔

شہید ہو گیا سبطِ نبیؐ کرو ماتم
تڑپتے دل کی صدا ہے ہر اک کا راہ نما
وہ شاہِ کربلا۔ خلیل عشق خدا ہے یہی کرو ماتم
شہید ہو گیا سبطِ نبیؐ کرو ماتم
نظر میں غمِ کربلا علیؑ کے آ گئی کیا
بلا کے چوم لیا۔ گلہ کسی کا تو بازو کوئی کرو ماتم
شہید ہو گیا سبطِ نبیؐ کرو ماتم
علی کا نورِ نظر ۔ وہ فاطمہ کا پسر
گلہ تہہ خنجر۔ صدائیں دیتی تھی نادِ علیؑ کرو ماتم
شہید ہو گیا سبطِ نبیؐ کرو ماتم
خوشی ہو یا غم ہو ۔ حسینؑ ماتم ہو۔
صدا محرم ہو ۔ ریحانِ اعظمی تا زندگی کرو ماتم۔
شہید ہو گیا سبطِ نبیؐ کرو ماتم

نوحہ (انجمن فدائے اہلبیت)

رو کے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
سانس نہیں لی جاتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔

جب سے گئے دریا پہ تم جینے کی امید ہے کم
یاد تمہاری آتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
رو کے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔
آپ نے میرا دل توڑا روٹھ کے مجھ سے گھر چھوڑا
مجھ سے چاہت کیسی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
رو کے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
آیئے وعدہ کرتی ہوں پانی سے توبہ کرتی ہوں
بات نہیں یہ سچی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
رو کے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
خون میں کیوں تر آئے ہیں مشک و علم گھرائے ہیں
آس بھی ٹوٹی جاتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔
رو کے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔
خشک گلہ اور خشک زباں کس کو دکھاؤں جاؤں کہاں۔
روتی ہوں گھبراتی ہوں ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔
رو کے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔
نیند ترائی میں آئی کیا ہوئی عمو سقائی
پیاس نہیں بجھ پائی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔
رو کے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔

بابا بھیا چھوڑ گئے آپ بھی ناتا توڑ گئے
قسمت میری کیسی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
رو کے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
مجھ سے کیا تھا کیوں وعدہ لائنگا بھر کر خیمہ
راہ سکینہؑ تکتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
رو کے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔
کیسے میں ریحان لکھوں پانی ہو گیا دل کا خوں
ایک بوند تڑپاتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں
رو کے سکینہؑ کہتی ہے ہائے چچا میں پیاسی ہوں۔

نوحہ (انجمن فدائے اہلبیت)

درِ خیام سے زینبؑ نے دیکھا یہ منظر
کہ ڈگمگائے ہیں گھوڑے پہ شاہ جن و بشر
لگا رہے ہیں عدو نیزے تیر و تبر
تڑپ کے پہنچی مقام بلند پر مضطر
سوار سینے پہ شمر لعین کو دیکھا
تڑپتا خاک پہ دین کے محسن کو دیکھا
لعین نے تھامی ہوئی ہاتھ میں ہے تیغ جفا

وہ چاہتا ہے کرے تن سے شہ کے سر کو جدا
دکھائے حال یہ بھائی کا نہ بہن کو خدا
چلی یہ کرتی ہوئی سوئے مقتل کہہ کر نوحہ
ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا
لٹائے گود میں زہرا ابھی خنجر نہ چلا
اتر جا اس گھڑی ظالم زمین پہ آنے تو دینا
رکا ہے تیروں پہ لاشہ ابھی خنجر نہ چلا
ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا
کئی دن سے پیاسا ہے لہو زخموں سے بہتا ہے
پلا دے پانی کا قطرہ ابھی خنجر نہ چلا
ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا
کیا ہے سارا تن پارا نہیں ہلنے کا بھی یارا۔
لٹا دوں میں سوئے قبلہ ابھی خنجر نہ چلا۔
ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا۔
نماز عصر پڑھنے دے خدا کا شکر ادا کرنے دے
ادا کر لینے دے سجدہ ابھی خنجر نہ چلا۔
ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا۔

تڑپتی ہے بہت مادر کہاں ہے تربتِ اصغرؑ
میں ان سے پوچھ لوں اتنا ابھی خنجر نہ چلا
ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا
چلایا شمر نے خنجر بکا کرتی رہی خواہر
ذرا رک جا ذرا رک جا ابھی خنجر نہ چلا۔
ٹھہر جا ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا۔
مکینِ عرش آتے ہیں نبیؐ کو ساتھ لاتے ہیں
سرہانے آ لو لیں نانا ابھی خنجر نہ چلا
ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا۔
ندا ہوگی سرِ محشر انیسؔ سبطِ پیغمبر
سنا زینبؑ کا یہ نوحہ ابھی خنجر نہ چلا
ٹھہر جا شمر ٹھہر جا ابھی خنجر نہ چلا

نوحہ۔ (انجمن فدائے اہلبیت)

قید سے رہا ہو کے آئے گی مدینے کو
آ گئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے
سوچ کے اٹھو بھیا میں جگانے آئی ہوں
تم بہن سے روٹھے ہو تو منانے آئی ہوں

پھٹ گیا جگر میرا آپ سے جدا ہو کے
آ گئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے
اب تو کھول دو آنکھیں اب تو وہ نہیں منظر
ہاتھ کھل گئے میرے سر پہ بھی ہے اب چادر
بے ردا نہیں آئی آئی با ردا ہو کے
آ گئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے
صرف اک ندامت ہے اے حسینؑ کے بھائی۔
میں تیری سکینہؑ کو قید ہی میں چھوڑ آئی۔
رہ گئی ہے زنداں میں تم سے وہ خفا ہو کے
آ گئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے
اب مدینے جاؤں گی دکھ بہت اٹھائے گی
جب تمہیں نہ گھر جا کے پاس اپنے پاؤں گی۔
گھر تمہیں پکارے گا موت کی صدا ہو کے
آ گئی ہیں بھیا قید سے رہا ہو کے
اے فرات کے مالک شیر شکر شبیرؑ۔
ہائے یہ میری تقدیر کربلا تیری جاگیر
تیری سلطنت سے بھی جاؤں غمزدہ ہو کے

آگئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے

ہو کہاں علی اکبرؑ میری گود کے پالے
دیکھو تو ذرا اٹھ کر میرے پاؤں کے چھالے
داغ دل میں نمایاں ہے اب تو آ سیہ ہو کے
آگئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے

مجھ سے فاطمہ صغرا جس گھڑی پوچھے گی۔
آئے کیا علی اکبرؑ ساتھ ان کے ہیں بھابی
کیوں رلایا بابا نے ابن مرتضےٰ ہو کے
آگئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے

ہے کہاں علی اصغرؑ میرا ہنسلیوں والا۔
اب تو آگیا ہوگا اس کو گھٹنیوں چلنا۔
اب تو بولتا ہوگا وہ میری دعا ہو کے
آگئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے

اے ریحانؔ کیا لکھوں حال بنت زہراؑ کا
کانپنے لگا غم سے مصطفےٰ کا بھی روضہ
اب کہاں گئی نانا شام بے ردا ہو کے
آگئی بہن بھیا قید سے رہا ہو کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہائے کربلا والو ہائے کربلا والو

صاحب بیاض
سید آفاق حسین رضوی

صاحب بیاض
سید وسیم حسین رضوی
وساھی ..

انجمن محمدی قدیم

حسین آباد گرو یمار
کراچی

تعداد ممبران ۲۵۰۰

صدر انجمن : سید سبط جعفر زیدی۔

نوحہ

بانو کا یہ نوحہ تھا اکبر جو میرا ہوتا
بازو نہ میرا بندھتا اکبر جو میرا ہوتا

تھی کس کی مجال آکر جو خیمے جلا دیتا
اور پاؤں میں عابد کے زنجیر پہنا دیتا
کیا اس کا گلا بندھتا اکبر جو میرا ہوتا

زخمی ہے میرا دروں کی اذیت سے
ہنس ہنس کے لعینوں نے چھینی ہے ردا سر سے
ماں ہوتی نہ بے پردا اکبر جو میرا ہوتا

پامال ہوا رن میں لاشہ شہ والا کا
بے گور و کفن اب تک رن میں ہے پڑا لاشہ
سامان کفن کرتا اکبر جو میرا ہوتا

ماں لاشۂ اصغر پہ کہتی ہے یہ رو رو کر
تم مر گئے اے بیٹا رونے کو رہی مادر
لٹتی میری دنیا اکبر جو میرا ہوتا

خط فاطمہ صغرا کا آیا ہے مدینے سے
بیمار بہن کو تم کیوں لینے نہیں آئے
وعدہ یہ وفا کرتا اکبر جو میرا ہوتا

نوحہ

از جعفر لکھنوی

فاطمہ کی گود میں بچے جو پالے جائیں گے
دین کی کشتی بھنور سے وہ بچالے جائیں گے

تیوریاں عباسؑ کی کہتی ہیں فوج شام سے
بابِ خیبر کی طرح دریا اٹھالے جائیں گے

اتنا شکر کیا ہے یہ تو سوکھے پتوں کی طرح
اک تبسم میں علی اصغر اڑالے جائیں گے

چاہنے والا اگر شبیرؑ کا مرجائے گا۔
عرش سے آکر فرشتے کربلا لے جائیں گے

ان کی جنت ان کی دوزخ بس چپ ہو
جو جہاں کا ہے فرشتے خود اٹھالے جائیں گے

اپنی کشتی پر رقم کردوں گا میں نام حسینؑ
پھر میری کشتی کو خود طوفاں بچالے جائیں گے

اس یقین کے ساتھ اٹھایا پرچم عباسؑ کو
گرمیِ محشر میں ہم اسکی ہوا لے جائینگے

نوحہ

(سجاد رزمی)

وطن سے دور جو غربت میں شام ہو جائے
وہ شام شام غریباں کے نام ہو جائے

دیارِ کرب و بلا میں قیام ہو جائے
یہ زندگی میرے مولا کے نام ہو جائے

میں کیا کہوں تجھے مولا کہ جب شبِ معراج
خدا کلام کرے تیرا نام ہو جائے

غمِ حسینؑ سے غافل نہ ہو کہ ہستی کا
کسے خبر ہے کہاں اختتام ہو جائے

ہر ایک ماں کی یہ حسرت ہے رازؔ شوریدہ
کہ میرا لال فدائے امام ہو جائے

اجل بس اتنی سی اصغرؑ کو زندگی دیدے
کہ یہ ہلال سے ماہِ تمام ہو جائے

بلا کا بین ہو تو کیا ماں کے دل پہ گزرے گی
نہ آئے گھر میں پسر اور شام ہو جائے

نوحہ

از: سجاد رزمی

روضۂ شہہ کے قریں قبر کی جا مانگتے ہیں۔
بدنصیب آکے یہاں بخت رسا مانگتے ہیں۔
ہم بھی دیکھیں گے اثر کیسے نہ ہوگا پیدا
یا حسینؑ ابن علیؑ کہکے دعا مانگتے ہیں
آپ فردوس بریں مانگیں اگر مل جائے
ہم فقیرانِ نجف کرب و بلا مانگتے ہیں
المدد شیرِ خدا وقت مدد ہے آجا۔
مرنے والے تیرے دامن کی ہوا مانگتے ہیں
خود ہی مٹ جائے عزاشہ کی مٹانے والے
آپ آمین کہیں ہم یہ دعا مانگتے ہیں

نوحہ

(از: سرور لکھنوی)

بہن کو کشتۂ خنجر کی یاد آئے گی
وطن پہنچ کر بھرے گھر کی یاد آئیگی
سُلا کے قبر میں بے شیر کو نہ جاؤ رباب
کھلے گی نیند تو مادر کی یاد آئے گی۔

رباب بالی سکینہؑ کو روئے گی دن بھر
اندھیری رات میں اکبرؑ کی یاد آئے گی۔

اُٹھے گی کوئی بھی بہت جب اہتمام کے ساتھ
بہن کو لاشۂ سرور کی یاد آئے گی

بہن کو آخری رخصت میں دیکھ کر شبیرؑ
گلا کسے گا تو خواہر کی یاد آئے گی۔!

ردا چھنے گی تو یاد آئیگا فرات کا شیر
رسن بندھے گی تو اکبر کی یاد آئے گی

نہ جاؤ گنج شہیداں کی سمت اے زینبؑ
بسے بسائے ہوئے گھر کی یاد آئے گی۔

نوحہ

از مجاہد ——— لکھنوی

روے رہی ہے صدا یہ ماں اکبرؑ — ہو گئی صبح دو اذاں اکبرؑ
تم کو میری خبر نہیں شاید — قید میں ہے تمہاری ماں اکبرؑ
تھا مجھے ناز کس قدر تم پر — میرا بیٹا ہے نوجواں اکبرؑ
کیا بتاؤں ہوئے ستم کیا کیا — ماں پھری ہے کہاں کہاں اکبرؑ
ہم کو جکڑا گیا تھا رسی میں — ہے یہ بازو لہولہان اکبرؑ

آ کے دیکھو تو پشت عابد پر — کتنے دروں کے ہیں نشاں اکبرؑ
آ کے اک بار شکل دکھلا دو — مر نہ جائے وہ خستہ جاں اکبرؑ
پوچھے اصغرؑ کو گر نہ یہ کہنا — ہو گیا قتل بے زباں اکبرؑ
مجھ کو پوچھے تو یہ نہ بتلانا — ہے رسن میں کلائیاں اکبرؑ

نوحہ (انجمن محمدی قدیم)

العطش کا شور پیاسوں کا مقدر کربلا — جلتے خیموں کا دھواں زینبؑ کی چادر کربلا
تو نے کن آنکھوں سے دیکھا ہے یہ منظر کربلا — سامنے تیرے چھنی زینبؑ کی چادر کربلا
اپنی اپنی فکر زاہد اپنا اپنا ظرف ہے — تجھ کو دنیا کی طلب میرا مقدر کربلا
لکھ گئے اپنے لہو سے جانثاران حسینؑ — اہل حق تخلیق کر جاتے ہیں مر کر کربلا
کس محبت سے پذیرائی کو اٹھے ہیں حسینؑ — کس سلیقے سے بنی عشق کا مقدر کربلا
قرض ہے تجھ پر رہِ حق کے شہیدوں کا لہو — تیری مٹی میں رچا ہے خون اصغر کربلا
روز محشر فاطمہ زہراؑ کو دے گی کیا جواب — قتل شہ کا خون بہا واجب ہے تجھ پر کربلا
بانو کہتی تھی میرے بچے کو رکھنا چین سے — ہے حفاظت میں تیری شش ماہا اصغر کربلا

کام زرمیؔ آ گئی آخر ولائے اہلبیتؑ
اللہ اللہ بن گئی تیرا مقدر کربلا

نوحہ (انجمن محمدی قدیم)

بعد حسینؑ کس نے کہا میں یتیم ہوں — مقتل سے آ رہی ہے صدا میں یتیم ہوں

نوحہ

(سید رضا علی باقری)
انجمن معصومین کھارادر

ڈھل گیا سورج شمع جلی ننھا میرا اصغر کہاں گیا رے
بانو پکاری کوکھ جلی ننھا میرا اصغر کہاں گیا رے

رات اندھیری سنسان بن ڈھونڈوں کہاں تجھے اے گلبدن
رو رو پکاری ماں دل جلی
وقت مدد ہے مشکل کشاء مشکل کرو حل بحر خدا
تم ہی بتا دو مولا علی
جنگل میں کس جا تو کھو گیا جھولا ہے خالی اے مہ لقا
کس کو جھلائے اماں تیری
یہ تو بتا دے اے حرملہ پھینکا ہے کیوں تو نے ننھا گلہ
ڈوبی ہے خون میں ننھی کلی
تیری زمیں پر اے کربلا گم ہو گیا ہے بچہ میرا
ڈھونڈ رہی ہوں گلی گلی
دکھیاری مادر جائے کہاں ویران لگتا ہے سارا جہاں
کرتی ہوئی آہ و زاری چلی
صالح نہ پوچھو تفصل کا حال قاصر زباں ہے کہنا محال
اصغر کے غم میں ہے بے کلی

نوحہ

شیعہ اُن شام کجا (انجمن مصوبن کھارادر
زینبِ افگار کجا غلِ زنجیر کجا عابدِ بیمار کجا

میبرد شمر زے خنجر گلوے سبطِ نبی
گلوے شاہ کجا خنجرِ خونِ خوار کجا

پارہ پارہ ہمہ شد جسم شہنشاہِ زمن
سم راہوار کجا سیدِ ابرار کجا

گفتہ بر لاشہ برادر بصد افغاں زینبؑ
من بگردم کجا کوچہ و بازار کجا

آل احمد بہ اسیری ہمہ رفتند بہ شام
گل کجا خار کجا کوچہ و بازار کجا

عارضِ سرخ سکینہؑ ز جفا نیلی گشت
دست سفاک کجا نازنیں رخسار کجا

کے رواں بود فلک ایں ہمہ آوازِ جفا
چو بے اشرار کجا لال و گوہر بار کجا

دخترِ سبط نبیؐ را بے کنیزی خواندند
آل اطہار کجا خدمتِ کف رکجا

نہ کند رحم کسے وائے بہ حالِ سجاد بوسگاہ نبی پاک برید ندائے وائے
تنِ تبدار کجا طوقِ گرانبار کجا گردنِ شاہ کجا خنجر خوں خوار کجا
عمرِ اصغر پسری کشت بہ یک ضربِ ستم
حلقِ بے شیر کجا تیرِ جفا کار کجا

نوحہ (انجمن معصومین کھارادر)

زنداں میں زینبؑ اطہر کو کربل کا وہ نقشہ یاد آیا
جلتی ہوئی ریتی یاد آئی بھائی کا جنازہ یاد آیا
زینبؑ نے کہا اے زین العباد کربل کی کہانی یاد آئی
اکبرؑ کی جوانی یاد آئی اصغرؑ کا تڑپنا یاد آیا
سجاد حزیں نے فرمایا تب زینبؑ مضطر سے رو کر
اے فاطمہ زہراؑ کی جائی اس وقت تمہیں کیا یاد آیا
سننے پہ پڑھا تھا شمر لعیں پھرتا ہے وہ نقشہ آنکھوں میں
کس طرح سے اب صبر کروں زہراؑ کا دُلارا یاد آیا
وہ عون محمد پیارے میرے سر اپنا کٹا کے رن میں گرے
مظلوم امامؑ کا اے عابد لاشوں کا اٹھانا یاد آیا
وہ ابن حسن کی شادی کا پھرتا ہے نظارہ آنکھوں میں
وہ میری دکھیا بیٹی کا دولہا سے بچھڑنا یاد آیا

دوحہ (انجمن معصومین کھارادر)

اے میرے اصغر اے میرے اصغر
اے میرے اصغر اے میرے اصغر
کس کو لوری سناؤں گی ۔ کیسے گودی سلاؤں گی
کہاں میں پاؤں گی تباشام و سحر اے میرے اصغر اے میرے اصغر
آ میرے پاس اُس نے تو مادر کی صدا ویراں پڑا تیرا جھولا
پھٹ جائے نہ ماں کا جگر اے میرے اصغر اے میرے اصغر
تجھ کو ڈھونڈوں کہاں ہر سو ویرانی کا سماں
دشمن ہوا سارا جہاں آتا نہیں کچھ بھی نظر اے میرے اصغر اے میرے اصغر

غم سے دل چور ہے مجھ سے تو اصغر دور ہے مادر تیری مجبور ہے
ہوتا نہیں مجھ سے صبر اے میرے اصغر اے میرے اصغر

ہاتھوں میں ہے رسن اجڑا ہوا میرا چمن اور شام کی منزل ہے کٹھن
کیسے کٹے گا یہ سفر اے میرے اصغر اے میرے اصغر

تیرا خونِ ناحق مہکے گا یوں ہی عشرتک جب تک زمیں ہے اور فلک
سردار کو ہے یہ خبر اے میرے اصغر اے میرے اصغر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بہنِ احمدؐ کے دل و جاں حسینؑ ابن علیؑ
دینِ احمدؐ کے نگہبان حسینؑ ابن علیؑ

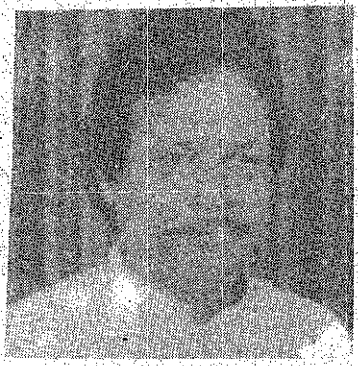

دستہ ناصرانِ حسینؑ

تعداد ممبران ۲۵۰۰

صاحب بیاض
سید رضی رضوی

(دستہ ناصران حسینؑ)

نوحہ

قید خانے سے سکینہؑ کی صدا آتی ہے
سانحہ کیا ہمیں تقدیر یہ دکھلاتی ہے
فرقت اے بابا ہمیں آپکی تڑپاتی ہے
آیئے بابا کہ اب جان میری جاتی ہے
شمر ایذا ہمیں دیتا ہے بچالو بابا۔
آخری بار کلیجے سے لگالو بابا

ایسے میداں میں گئے اب نہ آئے پھر کر
عمو بھی نہر سے مشکیزہ نہ بھر کر لائے
چاہنے والی کہاں آپکی بابا جائے
آپ کی لاڈلی تے بابا طمانچے کھائے۔
اپنی آغوش میں آپ ہم کو چھپالو بابا۔
آخری بار کلیجے سے لگالو بابا

لوریاں دے کے جو ماں بچے کو بہلاتی ہے۔
یاد کر کے تمہیں لاڈلی غم کھاتی ہے
اماں کے سینے پہ نیند ہم کو نہیں آتی ہے
کروٹیں لینے میں سب رات گزر جاتی ہے

اپنے سینے پہ ہمیں آکے سلا لو بابا
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

کیا بیاں حال کروں گزری تھی جو محشر پر
بابا نیزے پہ نظر آیا تھا جب آپکا سر
منہ تمسکل آپکی نورانی تھی کیوں آپکی وہ خوں میں تر
آپ رلواتے تھے سب لوگوں کو قرآن پڑھکر
غم سے بے جان ہوں میری جان بچا لو بابا
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

ننگے سر زینبؑ و کلثوم تھیں بازاروں میں
لے کے ظالم گئے بابا ہمیں درباروں میں
سینہ زن بیبیاں تھیں عید تھی کہ ماتم تھا
جشن تھے فتح کے ہر سمت ستمگاروں میں
ہم کو رسوائی و ذلت سے بچا لو بابا
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

اپنا مہمان بھی افسوس نہ جانا ہم کو
کوفے والوں نے مسلمان بھی نہ جانا ہمکو
صدقے میں دیتی ہیں کچھ بیبیاں کھانا ہمکو

قید خانے میں ملا بابا ٹھکانہ ہم کو
آ کے اس قید مصیبت سے بچا لو بابا
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

بچھڑ گئیں ہم سے زمانے کی نگاہیں یکسر
دستِ شفقت بھی نہیں پھیرتا کوئی سر پہ
کرتے ہیں ہم کو کنیزی میں طلب بد اختر
آہ کس جا چھپے اے بابا یہ تمہاری دختر
ہم کو للہ ندامت سے بچا لو بابا
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

وعدہ فرمایا تھا لینے کو ہمیں آئیں گے
ہم کو معلوم نہ تھا ہجر میں تڑپائیں گے
اب بھی صورت ہمیں اپنی جو نہ دکھلائیں گے
آہ گھٹ گھٹ کے یوں ہی قید میں مر جائیں گے
اس کی بانو بھی صدا پاس بلا لو بابا
آخری بار کلیجے سے لگا لو بابا

٭

نوحہ (انجمن دستہ ناصرانِ حسینؑ)

جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ
ہر ظلم و ستم شان سے سہہ جائیو زینبؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

عاشور کی شب آئی علمدار نہیں ہو
بچوں کی خبر لیجیو بہلائیو زینبؑ
اس قافلے کے سالار نہیں ہو

جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

کھو جائے سکینہؑ تو اسے ڈھونڈ کے لانا
ہو باپ کے سینے پہ تو آہستہ اٹھانا
بابا نہیں اب آئیں گے بہلائیو زینبؑ

جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

لے جائیں گے شام کے دربار میں شامی
تذلیل کی خاطر پئے سجادؑ گرامی
تم ساتھ بھتیجے کے چلی جائیو زینبؑ

جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

جب شام کے بازار سے گزرنگے گزرنا
گھبرا کے ستم سے کبھی فریاد نہ کرنا

بس بھائی کا سر دیکھ کے رہ جائیو زینبؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

خیموں میں لگے آگ تو عابد کو جگانا
چھن جائے ردا سر سے تو آنسو نہ بہانا
قیدی بھی بنائیں تو چلی جائیو زینبؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

قیدِ ستم شام سے جب چھوٹ کے جانا
روداد الم نانا کے روضے پہ سنانا
دروں کے نشاں نانا کو دکھلائیو زینبؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

شیعوں کو میرے دیجیو یہ آخری پیغام
جس وقت میسر ہو تمہیں پانی کا اک جام
تربت پہ میری فاتحہ دلوائیو زینبؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

روئے گی میری یاد میں دن رات سکینہؑ
مر جائے گی زندان میں گھٹ گھٹ کے سکینہؑ
زندان میں معصوم کو دفنائیو سکینہؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

ہم حیدری ماتم کے لیے آئے ہیں بی بی
اشکوں سے لکھے نوحۂ غم لائے ہیں بی بی
محشر میں شفاعت کے لیے آئیو زینبؑ
جتنے بھی مصائب ہوں نہ گھبرائیو زینبؑ

نوحہ (انجمن دستہ ناصران حسینؑ)

آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجیے — مجھ کو کہہ کر سکینہ صدا دیجیے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجیے
مدتیں ہو گئیں ہیں مدینہ چھٹے — مجھ کو نانا کا روضہ دکھا دیجیے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجیے
رن سے جا کر وہ خیمے میں پلٹا نہیں — میرا اصغر کہاں ہے بتا دیجیے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجیے
چادریں چھین کر شمر سب لے گیا — میری پھوپھو کی چادر دلا دیجیے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجیے
دشتِ غربت میں غربت کی رات آ گئی — نیند آتی ہے مجھ کو سلا دیجیے
لوٹ لے جائیں گھر سارا اعدا مگر — میرے اصغرؑ کا جھولا دلا دیجیے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجیے

میں چچا کو بلا لاؤں گی جا کے خود　　مجھ کو دریا کا رستہ بتا دیجئے
بابا اپنی سکینہؑ سے کچھ بولیئے　　یہ خموشی کے پردے ہٹا دیجئے
آپ بابا بتا دیجئے کہاں ہیں۔
دم گھٹا جا رہا ہے میں مر جاؤں گی　　میری گردن رسن سے چھڑا دیجئے
آپ بابا بتا دیجئے کہاں ہیں۔
میں طمانچوں کے دکھلاؤں گی نشاں　　بھیا اکبرؑ کو رن سے بلا دیجئے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے۔
اپنے ماہر کی آنکھوں کو اے شاہِ دیں　　ایک بار اور روضہ دکھا دیجئے
آپ بابا کہاں ہیں بتا دیجئے۔

نوحہ (دستہ انجمن ناصران حسین)

اربعین کرنا ہے شاہِ کربلائی کا　　لے کے داغ بیٹے پر شام کی جدائی کا
حق ادا کرے زینبؑ کیسے اپنے بھائی کا　　قافلہ اتر آیا صبر کی خدائی کا
کربلا کے میداں پر فاطمہؑ کی جدائی کا
اربعین کرنا ہے شاہِ کربلائی کا
دور تک نگاہوں میں شام کا اندھیرا ہے　　کربلا سے کوفہ تک حادثوں نے گھیرا ہے
جب سے نونہالوں نے منہ کو اپنے پھیرا ہے　　ماں متاکی گودی میں موت کا اندھیرا ہے
اربعین کرنا ہے شاہ کربلائی کا۔

بعد کربلا بھائی ہر طرف قیامت تھی — بے ردا رسن بستہ راہ شام سے گزری
بھائی ہم تماشہ تھے راستے تماشائی — ہر قدم دعا یہ تھی کاش موت آ جاتی

ارے بعین کرتا ہے شاہ کربلائی کا

بھائی قید خانے کی تیرگی سے ہوائے — آپکی امانت کو ظلمتوں میں کھوائے
خون گوشواروں کا آنسوؤں سے دھوائے — یوں سکینہ بی بی کو سب اسیر روائے

ارے بعین کرتا ہے شاہ کربلائی کا

موت کے بیاباں میں زندگی کا ماتم ہے — ظالم کے اندھیروں میں روشنی کا ماتم ہے
آنسوؤں کے طوفاں میں تشنگی کا ماتم ہے — اب بہن کے حصہ میں ہر کسی کا ماتم ہے

ارے بعین کرتا ہے شاہ کربلائی کا

آپ سے جدا ہو کر جب مدینے جاؤں گی — جا کے ماں کی تربت پر مرثیہ سناؤں گی
کربلا کے مقتل میں کیا ہوا بتاؤں گی — بھائی اپنے بازوؤں کے نیل دکھاؤں گی

ارے بعین کرتا ہے شاہ کربلائی کا

بھائی اب خدا حافظ پھر چلی زینب — بن تیرے گزارے گی زندگی زینب
اٹھ گئی فرید آخر کہہ کے یا علی زینب — درد و غم کی دنیا میں پھر سے کھو گئی زینب

ارے بعین کرتا ہے شاہ کربلائی کا

نوحہ (دستہ ناصران حسین)

بانو کہتی تھی مقتل میں رو کر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر

آتی ہے ڈھونڈنے تم کو مادر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
یوں گئے گھر سے پھر تم نہ آئے — ماں نے فرقت میں آنسو بہائے
کچھ تو بتلاؤ کیا گزری دلبر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
تم پہ قرباں یہ ماں ہو جاتی — سنتی ہوں تم نے مانگا تھا پانی
اپنی سوکھی زباں کو دکھلا کر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
کس کو غم کی کہانی سناؤں — غم کے اپنے میں آنسو بہاؤں
داد پائے کہاں جا کے مادر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
آہ غم آہ غم آہ وہ غمزدہ وہ حزیں سا — یاد کرتی ہے تم کو سکینہ
کس طرح دل کو بہلائے خواہر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
جھولا خالی تمہارا پڑا ہے — آہ مادر کو یہ غم بڑا ہے
چوٹ ایک لگتی ہے اس کے دل پر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
سنتی ہوں قبر شہ نے بنائی — اس میں میت تمہاری چھپائی
کرتے تھے شکر آنسو بہا کر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
ہو چکا ختم شہ کا گھرانہ — اپنا مسکن ہے اب قید خانہ
دیکھیں زنداں سے کب ہیں چھوٹ کر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر
غم سے پھٹتا تھا باقر کلیجہ — رو کے کہتی تھی جس دم وہ دیکھا
ماں سے کیوں منہ کو موڑا ہے دلبر — رات اندھیری ہے آجاؤ اصغر

نوحہ (دستہ ناصران حسین)

کھو گئے ہو تم کہاں ڈھونڈتی ہے مادر
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

زخم سینے پہ لگا اور جگر تک چھد گیا
خون سے رنگین ہے سرزمین کربلا

ہاتھ رکھ لو زخم پر آتی ہے مادر
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

آرزو یہ تھی میری دیکھوں سہرے کی لڑی
ہائے قسمت کیا کروں خوں میں میت بھری
سیج پھولوں کی کہاں خاک کا بستر
اے علی اکبر میرے اے علی اکبر میرے

محن و یاور نہیں شاہ کا لشکر نہیں۔
سو گئے عباس بھی گود میں اصغر نہیں۔
سینکڑوں رنج و محن اور ایک سرور
اے علی اکبر میرے اے اکبر میرے

اے سکینہ سی بہن شل ہے کوڑوں سے بدن
باندھنے کو حلق میں شمر لایا ہے رسن
ظلم کی ہے انتہا چھن گئے گوہر

اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے

طوق کا آزار ہے عابدؑ بیمار ہے
زینبؑ و کلثوم اور شام کا بازار ہے
بعد تیرے اہل شر لے گئے چادر
اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے

قید سے جب جاؤں گی میں مدینے جاؤں گی
پوچھے گی صغراؑ تمہیں کیا اسے بتلاؤں گی
کس طرح سے پائے گی غم تیرا خواہر
اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے

اے شہید کربلا اے شبیہ مصطفےٰ
واسطہ ہے آپ کو شبرؑ و شبیرؑ کا
اب حسنؑ کی کچھ خبر لیجئے آکر
اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے

نوحہ (دستہ ناصرانِ حسینؑ)

خدا کی شانِ کریمی ہے یہ خدا کی قسم — کہ اہلبیتؑ کا دنیا میں نام زندہ ہے
حسینیوں کو تو کیا فکر ہو زمانہ کی — حسینیوں کا تو اب بھی امام زندہ ہے
ہم حسینی ہیں یہ بتلاتے چلو پرچم شبیرؑ لہراتے چلو

اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے

طوق کا آزار ہے عابدؑ بیمار ہے
زینبؑ و کلثوم اور شام کا بازار ہے
بعد تیرے اہل شر نے گئے چادر
اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے

قید سے جب جاؤں گی میں مدینے جاؤں گی
پوچھے گی صغراؑ تمہیں کیا اسے بتلاؤں گی
کس طرح سے پائے گی غم تیرا خواہر
اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے

اے شہید کربلا اے شبیہ مصطفےٰ
واسطہ ہے آپ کو شبرؑ و شبیرؑ کا
اب حسنؑ کی کچھ خبر لیجیے آکر
اے علی اکبرؑ میرے اے علی اکبرؑ میرے

نوحہ (دستہ ناصرانِ حسینؑ)

خدا کی شانِ کریمی ہے یہ خدا کی قسم — کہ اہلبیتؑ کا دنیا میں نام زندہ ہے
حسینیوں کو تو کیا فکر ہو زمانہ کی — حسینیوں کا تو اب بھی امام زندہ ہے
ہم حسینی ہیں یہ بتلاتے چلو پرچم شبیرؑ لہراتے چلو

دیکھتے رہ جائیں یہ دونوں جہاں
محو حیرت ہوں زمین و آسماں
یوں لکھو عزم و عمل کی داستاں
دھرسے مٹ جائے باطل کا نشاں
یوں وفا کے پھول برساتے چلو
پرچم شبیرؑ لہراتے چلو

اٹھو شمعِ دین کے پروانو بڑھو
موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دو
خون سے تاریخ دینِ حق لکھ دو
زیرِ خنجر سجدۂ خالق کرو
ہم حسینی ہیں یہ بتلاتے چلو
پرچم شبیرؑ لہراتے چلو

اے محبانِ شہیدانِ خدا
سوگوارانِ شہیدِ کربلا
فاطمہؑ کے قلب کی ہم تو دعا
طے کرو یوں زندگی کا راستہ
اشکِ غم آنکھوں سے برساتے چلو
پرچم شبیرؑ لہراتے چلو

ہے ہمارا راستہ باغِ ارم
کیا ہوا جو سر بھی ہو جائے قلم
یا علیؑ کہہ کر اٹھاؤ ہر قدم
روند ڈالو لشکرِ اہلِ ستم
بیعتِ فاسق کو ٹھکراتے چلو
پرچم شبیرؑ لہراتے چلو

تم حسینی ہو زمانہ جان لے
یہ جہاں کردار سے پہچان لے
تم کو اپنانے کی دل میں ٹھان لے
عزم کا لوہا یہ دنیا مان لے
یوں غمِ دنیا سے ٹکراتے چلو
پرچم شبیرؑ لہراتے چلو

بوذر و سلمان سے کردار لو — اور زبان میثم تمار لو
تخت ابراہیم سے تلوار لو — ساتھ اپنے ہمت مختار لو
کوہِ ظلم و جور ٹھکراتے چلو — پرچم شبیر لہراتے چلو

گر حسینی ہو تو ہمت چاہیئے — یہ کہ دل میں شوق و نصرت چاہیئے
آل پیمبر سے الفت چاہیئے — تم کو تو ایمان کی دولت چاہیئے
دولت دنیا کو ٹھکراتے چلو — پرچم شبیر لہراتے چلو

بس زبان پر ہو دلاور خیبر کی بات — زور حیدر قلعہ خیبر کی بات
کربلا میں شام کے لشکر کی بات — شام کے دربار میں زینب کی بات
آج ہر تاریخ دہراتے چلو — پرچم شبیر لہراتے چلو

زور باطل کا نہ کرنا غم کبھی — تم نہ لانا عزم ہمت میں کمی
سامنے آئے کوئی مشکل کبھی — ہر قدم پڑھتے چلو نادِ علی
دین حق کا زور دکھلاتے چلو — پرچم شبیر لہراتے چلو

تم کو دنیا سے بھلا کیا واسطہ — تم کو حق نے کس لئے پیدا کیا
تم کو بس یہ فرض کرنا ہے ادا — کر کے ذکر شاہ شان کربلا
اشک و خون آنکھوں سے برساتے چلو — پرچم شبیر لہراتے چلو

نوحہ نمبر ۸

اے شام غریباں اے شام غریباں — اے شام غریباں یہ تجھے یاد تو ہوگا۔

مقتل سے نہ واپس ہوئے رہبر اکے دلارے — ہر ایک طرف بڑھنے لگے خوف کے سائے
خیموں کی طرف ٹوٹ پڑے لشکری سارے — لٹنے لگے بے آسروں کے باقی اثاثے
وہ خوف مارے . . . . . .

چھپتی تھیں نبی زادیاں ایک ایک کے پیچھے — اے شامِ غریباں یہ تجھے یاد تو ہوگا
جب لوٹ ہوئی ختم تو تھی آگ کی باری — جلتے ہوئے خیموں سے ہوئی رات اجالی
تھا پھول سے بچوں پہ عجب خوف سا طاری — جب خیمے میں جاتے تو وہی آگ بھی جاتی
یوں بچھا کے پھرتی تھیں نبی زادیاں دامن کو بچائے — اے شامِ غریباں یہ تجھے یاد تو ہوگا
زینبؑ نے بمشکل کیا بچوں کو اکٹھا — سب مل گئے بس ایک سکینہؑ کو نہ پایا
دوڑیں سوئے مقتل گئیں بھائی کو پکارا — او بہن سینے پہ ہے میں نے سلایا

آہستہ جگانا . . . . . .

سہمی تھیں نبی زادیاں یوں خوف کے مارے
اے شامِ غریباں یہ تجھے یاد تو ہوگا۔
فضہ نے کہا روجہ حر آئی ہے بی بی
کچھ کھانے کو اور ساتھ میں پانی بھی ہے لائی
زینبؑ نے سکینہؑ کو بلا کر کہا بیٹی
بھیجا ہے چچا نے یہ اب آ کے تو پانی
عمو کی دلاری . . . .

سہمی تھیں نبی زادیاں دریا کے کنارے — اے شامِ غریباں یہ تجھے یاد تو ہوگا۔

دیتی ہو پھوپھی جان مجھے پہلے کیوں پانی　　میں ہی تو نہیں ہوں میرے عمو کی دلاری
زینب نے کہا بچوں میں تم چھوٹی ہو جانی　　مقتل کو چلیں کہکے پلا لاؤں میں پانی

اصغر میرا بھائی . . . .

چھوٹا بھی ہے بے کل بھی ہے وہ پیاس کے مارے
اے شام غریباں یہ تجھے یاد تو ہو گا۔

بے دردی سے جب کانوں سے نوچے گئے بندے
گرنے لگے ریتی پہ گرم خون کے دھارے

بچی کو بہت رو کے پکارا اے میرے بھائی۔
تھے سوئے وہ تھک کر ہی کسی طرح نہ جاگے

اب کس کو صدا دے . . . .
چھپتی تھیں بنی زادیاں ہر کونے کنارے
اے شام غریباں یہ تجھے یاد تو ہو گا

تھا گرم جو مقتل وہاں اب ہو کا سماں تھا　　روندی ہوئی لاشیں تو کہیں خون کا شاں تھا
خیموں کی بھی آگ میں کرتی کا دھواں تھا　　بیواؤں میں بچوں میں فقط ایک جواں تھا
جانوں کا ضیاں تھا . . .
عابد کے سوا جاتے رہے طابی بھی سارے
اے شام غریباں یہ تجھے یاد تو ہو گا۔

شب بھر کے جگمگے تاروں کو جب نیند کچھ آئی
تھی ساتھ جو اب تک وہ شب غم بھی سدھاری
آکاش پہ سورج کی کرن جیسے ہی ابھری
معصوموں کے پاؤں میں پڑی لوہے کی بیڑی
حلقوم میں رسی .....
یہ وقت نہ اللہ کسی کو بھی دکھائے
اے شامِ غریباں یہ تجھے یاد تو ہوگا۔

نوحہ (دستہ ناصران حسین)

مومنو آؤ علمدار کا ماتم کریں — ضیغمِ حیدرِ کرار کا ماتم کریں
بھیج کے جانب دریا جسے روتے تھے حسینؑ — ہم بھی اس شہ کے وفادار کا ماتم کریں
صفِ ماتم میں محمدؐ بھی ہیں زہراؑ بھی ہیں — مل کہ سب شاہ کے غمخوار کا ماتم کریں
لشکری کوئی نہ تھا لاشہ اٹھانے کے لئے — لشکرِ شاہ کے سالار کا ماتم کریں
علم احمد مختار کی حرمت ہے یہی — سبطِ احمد کے علمدار کا ماتم کریں،
یاد آتی ہے سکینہؑ کی اگر تشنہ لبی — آج سقائے فدا کار کا ماتم کریں
بعد جس کے علم و مشک پہ کہرام مچا — اُس سکینہؑ کے وفا کار کا ماتم کریں
پھر شریکِ صفِ ماتم رہیں سالک نہ رہیں — آج عباسؑ وفادار کا ماتم کریں

نوحہ (دستہ ناصران حسین)

بابا ہو کہاں اپنا پتہ کیوں نہیں دیتے
مقتل سے سکینہؑ کو صدا کیوں نہیں دیتے

آجا میری مظلوم سکینہؑ میری آجا
پھر حلق بریدا سے صدا کیوں نہیں دیتے

سب دیکھ رہے ہیں میں جلی جاتی ہوں بابا
دامن میں لگی آگ بجھا کیوں نہیں دیتے

میں لاشۂ بے سر سے لپٹ جاؤں گی بابا
پہچان مجھے اپنی بتا کیوں نہیں دیتے
بے غسل و کفن خاک میں سب دیکھ رہے ہیں
لاشوں کو تہہ خاک چھپا کیوں نہیں دیتے

گھن گھور اندھیروں سے میں ڈر جاتی ہوں بابا
زنداں میں کوئی شمع جلا کیوں نہیں دیتے
چھینے ہیں لعینوں نے میرے کانؑ کے گوہر
عمو کو میرے اتنا بتا کیوں نہیں دیتے

اشکوں کے جو گل ہائے عقیدت ہیں وہ کاوش
تربت پہ سکینہؑ کی چڑھا کیوں نہیں دیتے

۱۷۱۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہو گیا مرنا اسیر عباس کا
کرتے ہیں ماتم حرم عباس کا

صاحب بیاض : سید علی ضا رضوی

انجمن غم خوارانِ عباسؑ

رضویہ سوسائٹی کراچی

شاعر انجمن :۔ حضرت شاہد جعفری، حضرت علی محمد رضوی سے، حضرت انیس پہر سری۔
حضرت عباس صاحب، سید ذکی مرحوم، حضرت نجمی مرحوم، حضرت حیات امروہوی مرحوم۔

تعداد ممبران ۔ ——— 2500

نوحہ انجمن غمخواران عباسؑ

ہر نفس ہے یہ درد زینبؑ زار ــــ یا علیؑ یا حسینؑ یا عباسؑ

صبح جس کی آذان گونجی تھی — بس وہی عمر بھر کی پونجی تھی
بعد اکبر کہاں سکون و قرار — یا علی یا حسینؑ یا عباسؑ

ہر نفس ہے یہ درد زینب زار

ظلم تھا اپنی آخری حد پر — حلق اصغر تھا تیر کی زد پر
عرش تھرا کے رہ گیا اک بار — یا علیؑ یا حسینؑ یا عباسؑ

ہر نفس ہے یہ درد زینبؑ زار

شمر کے خوف سے جو رو نہ سکی — وہ سکینہؑ کبھی جو سو نہ سکی
آ کے زنداں میں سو گئی آخر — یا علیؑ یا حسینؑ یا عباسؑ

ہر نفس ہے یہ درد زینب زار

ان کے سینوں میں وہ یقیں کی ضیا — شاہد نوحہ گر کی ہے یہ دعا
آئیں روضوں پہ آپ کے غم خوار — یا علیؑ یا حسینؑ یا عباسؑ

نوحہ (انجمن غم خواران عباس)

زینبؑ نے کہا لٹ گئی پردیس میں آکر — اے ساقی کوثر
گھر جل گیا اور چھن گئی سر سے مرے چادر — اے ساقی کوثر

دل تھامے ہوئے میں در خیمہ پہ کھڑی تھی۔ اور دیکھ رہی تھی
تھا حلق پہ سرور کے رواں شمر کا خنجر ہائے وہ شمر کا خنجر
اے ساقیٔ کوثر۔ اے ساقیٔ کوثر

غازی کا علم ڈوبا ہوا خون میں آیا فریاد خدایا
دریا پہ کٹے بازوئے عباس دلاور ہائے عباس دلاور
اے ساقیٔ کوثر اے ساقیٔ کوثر

اٹھارہ برس پالا بڑے چاؤ سے جس کو میں کھو چکی اسکو
ارماں میرے رہ گئے سب خاک میں مل کر ہائے سب خاک میں مل کر
اے ساقیٔ کوثر۔ اے ساقیٔ کوثر

ظلم بھی ڈھایا گیا مجھ سوگ نشیں پر مجبور و حزیں پر
اک تیر سے چھیدا گیا حلق علی اصغر ہائے حلق علی اصغر
اے ساقیٔ کوثر اے ساقیٔ کوثر

اعدا نے سکینہ پہ ذرا ایسی جفا کی بچی نے فضا کی
بے غسل و کفن دفن ہوئی دختر سرور ہائے دختر سرور
اے ساقیٔ کوثر اے ساقیٔ کوثر

نوحہ (انجمن عزاداران عباس)

آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ بیمار ہے صغریٰ بیمار ہے صغریٰ
آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ

سب چھوڑ گئے اماں پھوپھی اور برادر
سوچا نہ کسی نے بھی کہ بیمار ہے صغریٰ
آرام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ
سب بھول گئے جا کے خبر تک نہیں بھیجی۔

کیا ایسی ہی فرقت کی سزاوار ہے صغریٰ
آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ
ہے وجہ جدائی یہی صحت کی خرابی
اب اپنی ہی بیماری سے بیزار ہے صغریٰ
آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ
ملتا ہے سکوں دل کو نہ نیند آتی ہے شب کو

اکبر تیری آمد کی طلب گار ہے صغریٰ۔
آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ
کم ہوتی نظر آتی نہیں اشک فشانی
بیکھ ایسے ہی حالات سے دوچار ہے صغریٰ
آرام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ
کرتے ہیں انیس آہ و بکا پڑھ کے یہ نوحہ

بچے کی جدائی سے دل افگار ہے صغریٰ
آلام و مصائب میں گرفتار ہے صغریٰ

نوحہ (انجمن غمخواران عباسؑ)

سرکٹ گیا جب دشت میں زہراؑ کے پسر کا
ہلتی تھی زمیں کانپتا تھا عرش معلیٰ
سرخ آندھی چلی خون اگلنے لگا صحرا
وحشت کا یہ عالم تھا کہ ہلتا تھا کلیجہ
تھی ایک قیامت سر مقتل جو بپا تھی
گونجی ہوئی صحرا میں فقط ایک صدا تھی
عباس کہاں ہو عباس کہاں ہو آجاؤ جہاں ہو
بیٹے یہ سناں کھا چکے اکبرؑ گئے مارے
خالی ہوا جھولا بھی اصغرؑ گئے مارے
تنہا ہوئیں سیدانیاں سرور گئے مارے
زینبؑ ہے پریشاں چلے آؤ جہاں ہو
عباس کہاں ہو عباس کہاں ہو آجاؤ جہاں ہو
ناموس پیمبرؐ کو بڑی آس تھی تم سے
کیا ایسی بھلا بھائی خطا ہوگئی ہم سے
پھٹ جائے کلیجہ کہیں زینبؑ کا نہ غم سے
کیوں روٹھے ہو کس بات پر نظروں سے نہاں ہو
عباس کہاں ہو عباس کہاں ہو آجاؤ جہاں ہو

اس دشتِ مصیبت میں کہاں کھو گئے بھائی
نیزے کی انی آیہ تطہیر تک آئی۔
آجاؤ ذرا چھوڑ کے دریا کی ترائی
چادر سرِ زینبؑ سے اترتی ہے کہاں ہو
عباس کہاں ہو عباس کہاں ہو آجاؤ جہاں ہو

یہ اہلِ ستم اور قیامت نہ مچا دیں
سب لوٹ کے اسبابِ حرم آگ لگا دیں
ڈر ہے کہیں بیمار کا خیمہ نہ جلا دیں
پھر چار طرف صرف دھواں صرف دھواں ہو
عباس کہاں ہو عباس کہاں ہو آجاؤ جہاں ہو

انے یہ ستم اور ستمگار تلے حسینؑ۔
تلوار لئے سب درِ خیمہ پہ کھڑے ہیں۔
مردوں میں فقط عابدِ بیمار بچے ہیں
خنجر کہیں عابد کے گلے پر نہ رواں ہو
عباس کہاں ہو عباس کہاں ہو۔ آجاؤ جہاں ہو

بچہ کوئی روتا ہے ادھر ہاتھوں میں آ کے
بچی کوئی روتی ہے ادھر کھائے طمانچے

لاؤں تو بھلا لاؤں زباں ایسی کہاں سے
الفاظ نہیں حال جو بچوں کا بیاں ہو
عباس کہاں ہو عباس کہاں آجاؤ جہاں ہو۔

نوحہ (انجمن غمخواران عباس)

زندان زندان نہ بھولیں گے ہم شام کا زندان
نادان نادان زندان میں اک مرثیں ناداں۔
زندان زندان نہ بھولیں گے ہم شام کا زندان
وہ شام کے زندان میں سکینہ کا تڑپنا
تاریکی سے گھبرا کے وہ بچی کا بلکنا
زندان زندان نہ بھولیں گے ہم شام کا زندان۔
کہتی تھی سکینہ میرے بابا کو بلا دو
جد کے لئے اماں علی اکبر کو بلا دو
کیوں آتے نہیں لینے مجھے میرے چچا جان
زندان زندان نہ بھولیں گے ہم شام کا زندان
جب باپ کا سر بیٹی نے زندان میں پایا
لپٹایا کلیجے سے سب احوال سنایا
امت نے کیا نانا کی کس درجہ پریشاں
زندان زندان نہ بھولیں گے ہم شام کا زندان

ناگاہ سکینہؑ پہ چلی ظالم کی تلوار
زنداں میں نمودار ہوا اشمر ستم گار
اور چھینا سکینہؑ سے سرِ سرورِ دیشان
زنداں زنداں نہ بھولیں گے ہم شام کا زنداں

سر پیٹ کے یوں کہنے لگی مادرِ مضطر
ہے ہے میری بچی میرے سر پہ نہیں چادر
کس طرح سے دیکھا میں کروں کفن کا ساماں
زنداں زنداں نہ بھولوں گے ہم شام کا زنداں

دوحہ (انجمن محبوبانِ عباسؑ)

رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں
برہنہ سر بہ ہر پا سر بازار پھرتے ہیں
رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں

گلے میں طوق ہے زنجیر پا چلنے نہیں دیتی
مگر کانٹوں کے اوپر عابدِ بیمار پھرتے ہیں
رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں

کہا کرتے تھے عابد عمر بھر زینبؑ سے رو رو کر
پھوپھی آنکھوں میں زنداں کے در و دیوار پھرتے ہیں
رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں

بُکا کرتی تھی صغرا رات کو فرقت میں بابا کی
وطن کو دیکھیے کب سیدِ ابرار پھرتے ہیں
رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں
پھرائی جاتی ہیں در در رسولِ پاک کی عترت
مہار اونٹوں کی پکڑے، عابدِ بیمار پھرتے ہیں۔
رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں
حیات ایک ایک کو حسرت سے دیکھا کرتا ہے پہروں
کبھی جو کربلا سے شاہ کے زوار پھرتے ہیں
رسن بستہ حرم مجبور اور لاچار پھرتے ہیں

نوحہ (انجمن غمخواران عباس)

بے کفن ہے لاشۂ سبطِ پیمبر خاک پر
رو رہی ہے فاطمہ بیٹھی کھلے سر خاک پر
بے کفن ہے لاشۂ سبطِ پیمبر خاک پر
تھے امامِ وقت سب کچھ جانتے تھے شاہ دیں
اٹھیاں رگڑے گا اک دن رن میں اکبر خاک پر
بے کفن ہے لاشۂ سبطِ پیمبر خاک پر
سہرائے قاسم میں جن کو ماں نے گوندھا تھا ابھی
دیکھو مرجھائے پڑے ہیں وہ گلِ تر خاک پر

بے کفن ہے لاشہ سبطِ پیمبر خاک پر
ماں کی گودی سے جدا ہو کر بتاؤ میری جاں
کس طرح سے نیند آئی تمکو اصغر خاک پر
بے کفن ہے لاشہ سبطِ پیمبر خاک پر

یا علی مشکلکشا امداد کا یہ وقت ہے
آرہے ہیں دیکھئے گھوڑے سے سرور خاک پر
بے کفن ہے لاشہ سبطِ پیمبر خاک پر

فاطمہ زہرا سمیٹیں گی انھیں رومال میں
گر رہے ہیں آنکھ سے بھی جو گوہر خاک پر
بے کفن ہے لاشہ سبطِ پیمبر خاک پر

حیدری واچ وقت دیکھنے کے ساتھ ساتھ گھر میں خیر و برکت کے لئے حیدری گھڑی لگائیے۔ ہر دم چودہ معصومین کے کے سایہ میں زندگی بسر کیجئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؛!

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

صاحبِ بیاض

جناب محمد نعیم زمان

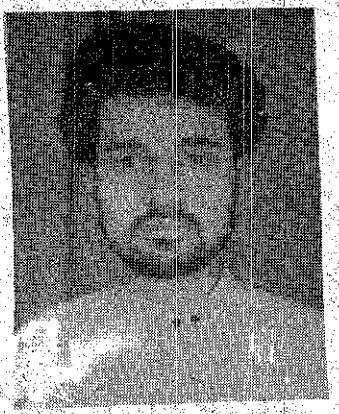

انجمنِ خدامِ عزا

جعفر طیار سوسائٹی ملیر کراچی

تعداد ممبران ۱۵۰۰

شاعرِ انجمن: جناب یاور اعظمی عبادت حسین

اسسٹ نعیم زیدی

نوحہ

شاعر اہلبیت جناب عبادت حسین ——— انجمن محبان عزا

اکبر نوجواں اکبر نوجواں
اکبر نوجواں اکبر نوجواں

۱۔ رات بھر ماں کے زانو پہ رکھے وہ سر
کہہ رہا تھا خدا کرے اب سحر
دوں کھڑا ہو کے میں صبح کی جو اذاں
اکبر نوجواں
اکبر نوجواں

۲۔ سب سے پہلے ملے مجھکو اذنِ رقا
ہوں فدا آپ پر دیجئے اب رضا
کچھ نہیں اب رہی تاب دل بابا جان
اکبر نوجواں
اکبر نوجواں

۳۔ خاک زخموں میں بھرا شاہ کا مہ لقا
سسکیاں لے رہا تھا زمیں پر پڑا
چاک سینہ ہوا جب لگی اک سناں

اکبر نوجواں
اکبر نوجواں

۴۔ ہاتھ سینے سے تم اب ہٹا دو ذرا
زخم کیسا لگا اب دکھا دو ذرا
یا علیؑ کہہ کے پھر کھینچ لی جو سناں
اکبر نوجواں
اکبر نوجواں

۵ باپ کے سامنے ہچکیاں لے کے پھر
گرم ریتی پہ ہی مر گیا تھا پسر
کیا کرے باپ اب لے کے جائے کہاں
اکبر نوجواں
اکبر نوجواں

۶۔ لاش کیسے اٹھے کس کو دوں میں صدا
کوئی یاور نہیں اب جو باقی بچا
تجھ پہ گزری ہے جو کیا کروں میں بیاں
اکبر نوجواں
اکبر نوجواں۔

۷۔ لاش اکبرؑ کی جب لے کے آئے حسینؑ
زینبؑ غمزدہ لٹ گیا اب حسینؑ
تو سنبھالو اسے مر گیا نوجواں
اکبرؑ نوجواں
اکبرؑ نوجواں

۸۔ حشر برپا ہوا ایک قیامت ہوئی
خیمہ شاہ میں ایک صف ماتم بچھی
تھی عبادت صدا اکبرؑ نوجواں۔
اکبرؑ نوجواں
اکبرؑ نوجواں
اکبرؑ نوجواں

نوحہ

شاعرہ مسز نعیم زیدی ——— انجمن محبان عزا۔

بنتِ حیدرؑ زہرا مرتضےٰ زینبؑ
حق شناس و حق نوا زینبؑ
تو معین و معاون شبیرؑ
دکھ کے صحرا میں حوصلہ زینبؑ

بعد شبیرؑ تو رہی ہمدم
لٹی راندڑوں کا آسرا زینبؑ

دشتِ غربت میں شیر مادر کا
کر دیا تو نے حق ادا زینبؑ

کیا بیٹوں کو بھائی پر قرباں
تیرا بھائی نہ بچ سکا زینبؑ

لائے کوئی کہاں سے تم سا جگر
کس میں ہے اتنا حوصلہ زینبؑ

ابتدائے ستم تھی زہراؑ پر
تم پہ پہنچی ہے انتہا زینبؑ

دے دیا تھا نے سر رہِ حق میں
آپنے سر سے دی ردا زینبؑ

ساتھ بھائی کے دین حق کے لئے
ہر ستم تم نے سہہ لیا زینبؑ

بھرا دربار اور تیرا خطبہ
تخت باطل لرز گیا زینبؑ

نوحے لکھتا ہے جذبہ دل سے نعیم
ہے یہ سب آپؑ کی عطا زینبؑ

نوحہ

شاعرہ مسز نعیم زیدی ——— انجمن محبان عزا

زندان میں اب تم کو کہاں پائے سکینہؑ
عباسؑ چچا غم سے نہ مر جائے سکینہؑ

تاریکیٔ زندان سے دم گھٹتا ہے میرا
اک شمع جلا دو تو سکوں پائے سکینہؑ

خوں بہتا ہے کانوں سے تو رخسار ہیں نیلے
اب ظلم سے کس طرح اماں پائے سکینہؑ

سر پر میرے اب ننھی سے چادر بھی نہیں ہے
لاشے کو کفن تیرے جو پہنائے سکینہؑ

سامان کرے فاتحہ دلوانے کو تیری
اک جام بھی پانی کا اگر پائے سکینہؑ

اب پاس میرے ننھا سا اصغر بھی نہیں ہے
اب کھیل کے دل کس سے یہ بہلائے سکینہؑ

کس طرح سہوں ظلم و ستم شمر لعیں کے
اب کس کو پکارے کسے بلوائے سکینہؑ

شبیرؑ کی الفت میں سکینہ کا بیاں تھا
تم پاس بلا لو تو سکوں پائے سکینہؑ

دکھ سہہ نہ سکی بچی نے آخر کو قضا کی
زنداں میں اٹھا شور و بکا ہائے سکینہؑ

ماں ننھی سی میت سے لپٹ کر یہ پکاری
تم چھوڑ کے مادر کو چلیں ہائے سکینہؑ

بیمار ہیں سجاد کے ہاتھوں میں ہے رعشہ
کس طرح سے میت تیری دفنائے سکینہؑ

میت کو جو تربت پہ لٹانے لگے سجاد
دریا پہ تڑپنے لگا سقائے سکینہؑ

مر کر بھی رہائی نہ ملی قید سے بی بی۔
تربت تیری زنداں میں بنی ہائے سکینہؑ

رو رو کے نعیمؔ آپ سے کرتی ہے یہ فریاد
امداد کو آؤ میری شیدائے سکینہؑ

نومہ

شاعر اہلبیت جناب یاور اعظمی صاحب ——— انجمن بجانب عزا

کبھی جو سامنے آتی ہے کربلائے حسینؑ
صدائیں کانوں میں آتی ہیں ہائے ہائے حسینؑ

جو اہل کفر کی گردن پہ فرض ہے اب تک
اُس انتقام کی آواز ہے عزائے حسینؑ

یزیدیت کے پرخچے اڑا دیئے جس نے
اس انقلاب کی ہے ابتدا صدائے حسینؑ

بھڑک کے بجھ گیا قصر یزیدیت کا چراغ
بنے ہیں شمس و قمر اب بھی نقش ہائے حسینؑ

کیا تھا وعدہ خدا سے جو سر کٹانے کا
چلا جو حلق پہ خنجر تو مسکرائے حسینؑ

ضعیف سے نہیں اٹھتا جوان کا لاشہ
کسے پکارے مدد کو کسے بلائے حسینؑ

کلیجہ پھٹ گیا بیبیؑ کا خشمگیں ہوئیں زینبؑ
جو رن سے لاشہ اکبر کو گھر میں لائے حسینؑ

ارادہ کرتے ہیں خیمے میں جا نہیں پاتے
کھڑے ہیں ڈیوڑھی پہ اصغر کی لاش اٹھائے حسینؑ

رباب مانگنے آتی ہیں اپنے بچے کو
کوئی بتائے کہاں لاش کو چھپائے حسینؑ

تھا کون شمع جلاتا جو اس جگہ یاورؔ
اندھیری قبر میں کام آگئی عزائے حسینؑ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پائے عابد سے جو اٹھی تھی صدا زنجیر کی

صاحب بیاض

سید اعجاز حسین زیدی وساحتی

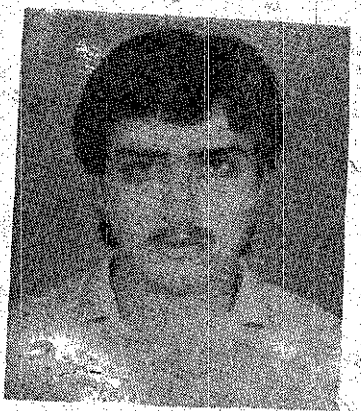

صدر

محمد حسین

جنرل سیکریٹری

سید زاہد حسین

انجمن سجادیہ

سیاں

جعفر طیار سوسائٹی ملیر کراچی

ممبران انجمن ۲۰۰۰

ریحان عم سبط پیمبر کے علاوہ

اللہ سے کیا اس کے سوا مانگ رہے ہیں

نوحہ

انجمن سجادیہ

پائے عابد سے جو اٹھی تھی صدا زنجیر کی
جانتے ہیں یہ صدا اہل عزا زنجیر کی

پاؤں چومے سید سجاد کے جس روز سے
ہم سے پوچھو ہوگئی توقیر کیا زنجیر کی

مائیں بہنیں مرد و زن زیور سمجھتے ہیں اسے
زیب تن کرتے ہیں خوش ہو کر قبا زنجیر کی

خون جو بہتا ہے پیہم ماتم زنجیر سے
زخم دیتا ہے صدائیں مرحبا زنجیر کی

میری کڑیوں کی طرح مل کر رہیں اہل عزا
بارگاہِ سیدہ میں ہے دعا زنجیر کی

آہنی زیور پہن کر شان سے چلتے ہیں ہم
آپ سے عزت بڑھی زین العبا زنجیر کی

میرا ذمہ ہے اگر بیمار نہ پائے شفا
دیجیئے بیمار کو لا کر ہوا زنجیر کی

غم میں عابد کے سیاہی اوڑھ لی زنجیر نے
ہر کڑی خود ہے بجائے کربلا زنجیر کی

پاؤں سے سجاد کے لپٹی ہوئی روتی رہی
کربلا سے شام تک یہ تھی وفا زنجیر کی
قبر میں جاؤں گا اے ریحاں اس زیور کے ساتھ
داغ مائم پشت پر ہے کر عطا زنجیر کی

نوحہ

زینب کو لعینوں نے جو بے پردہ پھرایا
زہرا کو رلایا ہے پیمبر کو رلایا!
رونے نہ دیا بھائی کے لاشے پہ بہن کو
بیمار بھتیجے کو یتیموں کو ستایا
شبیر کے لاشے پہ یہی کہتی تھی زینب
سب لاشے اُٹھے اور تیرا لاشہ نہ اٹھایا
میت کی طرح نہر سے لائے شہہ والا
غازی کا علم نہر سے تر خون میں آیا
ارمان تھا شادی کا تو ماں نے علی اکبر
ارمانوں کا سہرا تیری میت پر سجایا
جبریل کے پر جلنے لگے شدت غم سے
اصغر کو جو ریتی پہ شہ دیں نے لٹایا

افسوس مسلمانوں نے فرزند نبی کا
پانی کی طرح خون زمیں پر ہے بہایا

زہرا کی صدا آتی رہی دشتِ بلا میں
خنجر تلے شبیر کو پانی نہ پلایا

زنداں کی زمیں قبر کفن کرتا تھا اس کا
سجاد نے یوں بالی سکینہ کو سلایا

کب لکھا گیا نوحہ میرے دل کو خبر کیا
ریحانؔ قلم مولا علی کہہ کے اٹھایا

نوحہ (انجمن سجادیہ)

شبیر کی مجلس میں دعا مانگ رہے ہیں
عباس کے پرچم کی ہوا مانگ رہے ہیں

ہم اہلِ عزا خلد میں پہنچے تو خدا سے
جنت میں بھی مجلس کی فضا مانگ رہے ہیں

کھلتے ہوئے پھولوں کے بھی ہاتھوں میں ہے کشکول
اصغرؑ کے تبسم کی ادا مانگ رہے ہیں

سجادؑ کو مرہم کی طلب ہے نہ دوا کی
جو چھن گئی زینبؑ کی ردا مانگ رہے ہیں

دو گھونٹ ملے پانی پکارے علی اکبر
کس وقت میں شبیر سے کیا مانگ رہے ہیں

پانی تو بہانہ ہے سنو بہادر اصغر
بے شیر بھی اب اذن وغا مانگ رہے ہیں

جس خاک پہ بچوں کے قدموں کے نشاں ہیں
سر رکھ کے مسیحا بھی شفا مانگ رہے ہیں

کیا شان عمدار حسین ابن علی ہے
خود حرف وفا ان سے وفا مانگ رہے ہیں

ریحان غم سبط پیمبر کے علاوہ
اللہ سے کیا اس کے سوا مانگ رہے ہیں

جدید دری واتح

بچوں کو تعلیم دیجئے

ہر وقت معصومین علیہم السلام کے نام نظروں کے سامنے رکھیئے مصیبت پریشانی سے نجات پائیے۔

قیمت صرف ۱۷۵/ روپیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

صاحب بیاض و شاعر

سید ندیم عباس نقوی

انجمن غلامانِ علمدارؑ

جعفر طیار سوسائٹی

ملیر

تعداد ممبران۔ 1500

تیغ سجدے میں جس وقت علیؑ نے رکھ دی

ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی۔!

شہادتِ امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ

(انجمن غلامان علمدارؑ)
سید ندیم عباس نقوی

تیغ سجدے میں ہے جس وقت علیؑ نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی

ابن ملجم نے ستم ڈھایا ہے یہ حیدر پر
زہر میں ڈوبی ہوئی تیغ ہے ماری سر پر
زخم ایسا لگا غش میں گرے زینب کے پدر
ہائے حسنینؑ یہ ظالم نے قیامت ڈھائی

تیغ سجدے میں ہے جس وقت علیؑ نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی

ہے ستمگار نے سجدے میں علیؑ کو مارا
کُل کے مولا کو محمدؐ کے وصی کو مارا
ظلم ایسا لگا بہنے لگا خوں کا دھارا
آسماں پر بھی ہے اس ظلم سے سرخی چھائی

تیغ سجدے میں ہے جس وقت علیؑ نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی

بکرے قاتل کو کھڑے روتے تھے ابن حیدر
روتے تھے اور تھے ملعون سے گویا مسرور

تو نے کیوں ظلم کیا بابا یہ حد سے بڑھ کر
تجھ سے سوچا نہ گیا تھے یہ نبیؐ کے بھائی
تیغ سجدے میں ہے جس وقت علیؑ نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی

گھر کو حسینؑ چلے شیرِ خدا کو لے کر
گھر میں تھا ایک عجب شور و بکا کا منظر
ہائے بابا یہ بکا کرتی تھیں زینبؑ رو کر
آپ پر بابا ہے یہ کس نے مصیبت ڈھائی
تیغ سجدے میں ہے جس وقت علیؑ نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی

لکھ کے روداد یہ مولا کی قلم ہے رویا
تو بھی رویا ہے ندیمؔ اور فلک بھی رویا
نوحہ پڑھنے سے قیامت کا سماں ہے گویا
لکھ کے یہ توحۂ غم تو نے ہے جنت پائی
تیغ سجدے میں ہے جس وقت علی نے کھائی
ایسا لگتا تھا کہ دنیا میں قیامت آئی

❁

شہادتِ حضرتِ علی اصغرؑ

سید ندیم عباس نقوی

۱۔ بولے شہہ اب نہ اصغرؑ آئے گا
جھولا ویران کر کے جائے گا
خون اصغرؑ کا رنگ لائے گا
یہی اسلام کو بچائے گا

۲۔ یہ جو چھ ماہ کا اک اصغرؑ ہے
یہ جو بانو کا ننھا دلبر ہے۔
پیاس سے جاں بلب ہے مضطر ہے
پانی پر قبضہ ستم گر ہے
پانی پلوائے بے کے جاؤں گا
تیر کھا کر یہ واپس آئے گا

بولے شہہ اب نہ اصغرؑ آئے گا
جھولا ویران کر کے جائے گا

۳۔ ننھا اصغرؑ جو آیا میداں میں
زد میں تیرِ لعینِ شیطاں میں
تھا لہو ہاتھ شیر یزداں میں
چاہا پھینکے فلک کے داماں میں

آسماں چیخا خوں جو آیا ادھر
تا ابد مینہ نہ وہ بہائے گا
بولے شہ اب نہ اصغر آئے گا
جھولا ویران کر کے جائے گا

۴۔ بولے پھر یہ زمین سے سرور
پھینکنا چاہتا ہوں خوں تجھ پر
چیخ اٹھی زمین یہ کہہ کر
شاہ دیں خوں نہ پھینکئے مجھ پر
خونِ ناحق جو مجھ پر آئے گا
ایک دانہ نہ اُگنے پائے گا
بولے شہ اب نہ اصغر آئے گا
جھولا ویران کر کے جائے گا

۵۔ خونِ اصغر کو ہاتھ میں لے کر
بولتے تھے یہ شاہ رو رو کر
پھینکوں میں کس جگہ لہو اصغر
ارض مُنکر فلک بھی ہے مُنکر
تم گئے اور نہ سوچا اے بیٹا

خون تمہارا کہاں پہ جائے گا۔
بولے شہ اب نہ اصغر آئے گا
جھولا ویران کر کے جائے گا

۶۔ خون چلّو میں لے کر شہ نے کہا
میں وضو کر رہا ہوں دیکھ خدا
خوں کو یہ کہہ کر رُخ پہ شہ نے ملا
اور گویا ہوئے شہِ دوسرا
خونِ ناحق ہے تیرا اے بیٹا
تیرا خوں دین کو بچائے گا
بولے شہ اب نہ اصغر آئے گا
جھولا ویران کر کے جائے گا

۷۔ آرزو ہے ندیم کی یہ سدا
اور یہی ہے خدا سے اس کی دعا
اس کو کر دے شہادت ایسی عطا
جس سے ہو انقلاب دیں برپا
انقلاب علیؑ کی راہوں میں
خون کا ہر قطرہ دہ بہائے گا

بوے شہ اب نہ اصغر آئے گا
جھولا ویران کر کے جائے گا

مصائبِ کربِ و بلا

سید ندیم عباس نقوی

۱۔ یا قاہر العدو یا ولی الولی
یا مظہر العجائب یا مرتضیٰ علیؑ
یا مرتضیٰ علیؑ و ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصر عن ذبیکم یدی
مشکل کشاء علیؑ یا مرتضیٰ علیؑ
آئیے مشکل کشاء آل پہ مشکل پڑی

۲۔ زینب پکاریں دیکھیے کیسی ہے بے کسی
مارے گئے بہتر اسلام کے جری
مشکل تھی آل پہ جب مشکل کشاء علیؑ
آئے نہ کیوں مدد کو اے مرتضیٰ علیؑ
مشکل کشاء علیؑ یا مرتضیٰ علیؑ
آئیے مشکل کشاء آل پہ مشکل پڑی

۳۔ دولہا تھا ایک شب کا لڑنے گیا جو رن میں
کہتا تھا میں چلا ہوں شاہِ زمن پہ مرنے
میں لشکرِ یزید کو جاتا ہوں تباہ کرنے
دولہا ہوا شہید تو گھوڑوں نے لاش روندی
مشکل کشا علیؑ یا مرتضےٰ علیؑ
آیئے مشکل کشا آل پہ مشکل پڑی

۴۔ پانی کے لئے جب گئے دریا پہ برادر
شانے کٹا کے سو گئے عباس دلاور
ایسے میں ان کے پاس نہ اکبرؑ تھے نہ سرورؑ
اُس وقت بھی صدا میرے بابا تمہیں کو دی
مشکل کشا علیؑ یا مرتضےٰ علیؑ
آیئے مشکل کشا آل پہ مشکل پڑی

۵ دل پہ سناں ہے اکبرؑ کڑیل جواں نے کھائی
سر پیٹتی ہے مادر دیتی ہے یہ دھائی
برسوں کی ظالموں نے چھینی میری کمائی
سرورؑ ہیں تنہا آپ ہی آ کر نکالیں برچھی
مشکل کشا علیؑ یا مرتضےٰ علیؑ
آیئے مشکل کشا آل پہ مشکل پڑی

۶۔ رسی میں ہم کو باندھا چھینی ہماری چادر
کیسے گوارا آپ کو یہ سب ہوا یا جدؑ
ظالم پھرا رہے تھے آلِ نبیؐ کو در بدر
ہر آنکھ میں تھا آنسو ہر لب پہ یہ صدا تھی
مشکل کشا علیؑ یا مرتضےٰ علیؑ
آئے مشکل کشا آل پر یہ مشکل پڑی

۷۔ شانِ ان کی لکھ سکے گا کوئی ندیمؔ کیونکر
تطہیر کی خدا نے جن کو عطا کی چادر
ظالم اُڑا رہے تھے اس آل کا مسخر
کیوں آسماں گرا نہ کیوں زمین پھٹی!
مشکل کشا علیؑ یا مرتضیٰ علیؑ
آئے مشکل کشا آل پر مشکل پڑی

انجمن عامۂ کاظمیہ

ڈرگ روڈ

شاعرِ اہلبیت

و

شاعرِ انجمن

حضرت مجاہد لکھنوی

تعداد ممبران ــــ ۲۵۰۰

نوحہ (انجمن عابدیہ کا ظہیر)

خون اکبرؑ کا کلیجہ ہو گیا
نوجوانی ہائے یہ کیا ہو گیا

سینۂ اکبرؑ پہ جب برچھی لگی
قلب مادر یارہ پارہ ہو گیا

رو میں لیلیٰ اس طرح دل تھام کر
جو گرا آنسو وہ دریا ہو گیا

خاک میں ارمان مل کر رہ گئے
خواب سا اکبرؑ کا سہرا ہو گیا

بدلے مہندی کے نہا خون میں
موت کا ارمان پورا ہو گیا

ڈھونڈتے ہیں شاہ یوں لاش پسر
جیسے مقتل میں اندھیرا ہو گیا

گر پڑے گھوڑے سے اکبرؑ خاک پر
جب جگر کے پار نیزہ ہو گیا

رن سے لائے شاہ جب لاش جواں
حشر اک خیمہ میں برپا ہو گیا

دشمنوں میں رہ گئے تنہا حسینؑ
قتل پیری کا سہارا ہو گیا

مٹ گئی مقتل میں تصویر رسولؐ
دہر میں اسلام رسوا ہو گیا

اب نہ لینے آئے گا صغریٰ کوئی
تیرا اکبرؑ حق کو پیارا ہو گیا

مل گئی شہرت مجاہد آپ کو
اس قدر مقبول نوحہ ہو گیا

نوحہ (انجمن عابدیہ کا ظہیر)

زینب نے کہا رو کر عباسؑ چلے آؤ
دیتی ہے صدا خواہر عباسؑ چلے آؤ

جلتے ہوئے خیموں میں بیمار بھتیجہ ہے
شعلوں میں نہ آجائے اس کا مجھے خطرہ ہے
لانا ہے اسے باہر عباسؑ چلے آؤ۔

لٹتا ہے مرا پردہ خالق کی دُہائی ہے
سر ننگے بہن دیکھو باہر نکل آئی ہے
بے پردہ ہوئی خواہر عباسؑ چلے آؤ

دیکھو تو سکینہؑ پر ہوتے ہیں ستم کیسے
دیتی ہے صدا تم کو ہر بار وہ رو رو کے
ہے آہ و فغاں لب پر عباسؑ چلے آؤ

کھینچے ہیں گہر اُس کے بے دینوں نے کانوں سے
رخسار بھی نیلے ہیں بے کس کے طمانچوں سے
دیتی ہے صدا رو کر عباسؑ چلے آؤ

سجادؑ کا دُروں سے زخمی ہے بدن دیکھو
ہمشیر کے شانوں میں باندھی ہے رسن دیکھو
ہر گام پہ ہے ٹھوکر عباسؑ چلے آؤ

کس کس کی سناؤں میں حالت تمہیں اے بھائی۔
کیا ہم پہ گذرتی ہے تم جب سے گئے بھائی
لٹتا ہے نبیؐ کا گھر عباس چلے آؤ۔

جب عصر کو مقتل میں تنہا تھے شہ والا
کیا کیا نہ ستم اُن پر کرتے رہے یہ اعدا

سُوئے شہ کاہے نیزے پر عباسؑ چلے آؤ

لینے کے لئے پانی دریا پہ گئے تھے تم
گیا ہو گیا پھر آئے گھر میں نہ پلٹ کے تم

پاؤں تمہیں اب کیونکر عباسؑ چلے آؤ

بہر پیام وفا دل کا اب کون سنائے گا
اسلام کے پرچم کو اب کون اٹھائے گا

سجادؑ نیاں ہیں مضطر عباسؑ چلے آؤ

زندان میں گھٹ گھٹ کر مر جائیگی سجادؑ
آنا ہے تو آجاؤ للہ مرے بھائی

جینا ہے مراد و بھر عباسؑ چلے آؤ

طوفاں میں مجاہد کی کشتی ہے مرے آقا
تو واسطہ دیتا ہے اب تم کو سکینہؑ کا

ارشاد کرو آکر عباسؑ چلے آؤ

نوحہ (انجمن عابدیہ کاظمیہ)

رستہ اگر نہ یاد ہو رہبر سے پوچھیے
جنت کی راہ آل پیمبرؐ سے پوچھیے

دیوار و در لرزنے لگے سُن کے کس کا نام
ہم کیا بتائیں قلعۂ خیبر سے پوچھیے

انسان کیا بتائے گا دستِ علیؑ کا زور
کھائی ہے جس نے چوٹ اُسی سر سے پوچھیے

کچھ اس طرح ہے علم کے شہر اور در کی بات نہ
جو پوچھنا نبیؐ سے ہو حیدر سے پوچھیے

آتے ہیں عرش چھوڑ کے سوئے زمیں ملک
ہے کیا کشش یہ فاطمہؑ کے در سے پوچھیے

پایا ہے حبِ آلِ پیمبرؐ سے یہ عروج
ایماں کی منزلوں کو ابوذر سے پوچھیے

بعد نبیؐ، علیؑ نے سلونی کی دی صدا
کیا انتہائے علم ہے منبر سے پوچھیے

قلبِ جواں سے کس طرح کھینچی گئی سناں
پیری سے شاہ کی دلِ سرور سے پوچھیے

اصغرؑ لحد میں سو چکے جھولا ٹھہر گیا
کیا گزری دل پہ بانوئے مضطر سے پوچھیے

تنہا مقابلہ کیا کس طرح فوج کا
ہنگامِ عصر سبطِ پیمبرؐ سے پوچھیے

بعد حسینؑ کیسے گزاری وہ غم کی رات
اہل حرم سے خاک کے بستر سے پوچھیے
کہنے کو ہے علیؑ کا مجاہد بھی اک غلام
کیا بندگی کی بات ہے قنبر سے پوچھیے

نوحہ (انجمن عابدیہ کاظمیہ)

یوں میری نگاہوں میں شبیرؑ کا روضہ ہے
جنت کا ہر اک منظر جیسے اُتر آیا ہے
بے بس ہیں جہاں والے مجبور زمانہ ہے
ماتم شہ بیکس کا روکے نہیں رکتا ہے
یہ حوزہ سو برس سے ہے قائم یہ عزاداری
اور اس کو قیامت تک جاری یونہی رہنا ہے
سلمان و ابوذر کا ہم تذکرہ کرتے ہیں
یہ حسن عقیدت ہے، یہ مدح صحابہ ہے
دنیا کے شہنشاہوں میں آئے گئے کتنے
دریا پہ مگر اب تک عباسؑ کا قبضہ ہے
عباسؑ کو الفت تھی کس درجہ سکینہؑ سے
وابستہ علم سے یہ کیسے بناتا ہے

جو ان میں مٹاتے ہیں تصویر پیمبر کی
کیسے یہ مسلماں ہیں، اسلام یہ کیسا ہے
خط پڑھ کے ذرا مولا اکبر کو سنا دیجئے
صغریٰ نے مدینے سے کیا بھائی کو لکھا ہے
بانو ہیں کھڑی در پر شہ آتے ہیں مقتل سے
ہاتھوں پہ تہ دامن بے شیر کا لاشہ ہے
سیدانیاں روتی ہیں غم میں شہ والا کے
خالی در خیمہ پہ رہوار جو آیا ہے۔
یہ آل پیمبر ہے سر ننگے نہ کر ان کو
ان کے لئے قرآں میں تطہیر کی آیہ ہے
بس روضۂ سرور تک پہنچا دو مجاہد کو
جنت کا وہاں سے تو پھر راستہ سیدھا ہے

ذوحہ (از نخت عابدیہ کاظمیہ)

چاہنے والے شہ دیں کے کہاں ہوتے نہیں
واقعات کربلا کس جا بیاں ہوتے نہیں
ایسی الفت اور عقیدت کے تو ہم قائل نہیں
ذکر شہ کرتے ہیں اور آنسو رواں ہوتے نہیں۔

آنسوؤں کے ساتھ ہم کرتے ہیں ذکرِ کربلا
بے وضو ہم لوگ مصروفِ اذاں ہوتے نہیں

چھُو رہی اعزاز جو جبریلِ پر کو مِلا
ہر فرشتے کو نصیب ایسے نشاں ہوتے نہیں

ختم بازوئے علیؑ پر ہو گیا زورِ شباب
لافتیٰ کی ہے سند ایسے جواں ہوتے نہیں

کچھ تو ہے جو ساتھ ہے اللہ کے اکبر کا نام
بندہ و معبود ورنہ ایک جاں ہوتے نہیں

شاہِ دیں کے غمگساروں کی یہی پہچان ہے
غیر کے سینے پہ ماتم کناں ہوتے نہیں

تنگ جیسے ہو گیا شہرِ مدینہ شاہ پر
لوگ یوں اپنے گھروں میں بے اماں ہوتے نہیں

جل گئے خیمے یہ سن کر دل سے اٹھا ہے دھواں
بے سبب آنکھوں سے یہ آنسو رواں ہوتے نہیں

بولیں بانو جس طرح اصغرؑ ہمارا گیا
قتل یوں تیروں سے بن میں بے زباں ہوتے نہیں

مُل لیا یہ کہہ کے شہ نے رُخ پہ اصغرؑ کا لہو
کیا کروں راضی زمین و آسماں ہوتے نہیں

کربلا میں ہو گئی ظلم و ستم کی انتہا
واقعاتِ غم یہ زیبِ داستاں ہوتے نہیں۔
ہیں مجاہد جو حسینؑ ابن علیؑ کے سوگوار
ہر کسی کی موت پر وہ نوحہ خواں ہوتے نہیں

نوحہ (انجمن عابدیہ کاظمیہ)

راہبر حق کا بنے سبطِ پیمبرؐ کی طرح — مر کے دکھلائے کوئی ایک ہبیرؑ کی طرح
کوئی مولا نہ علیؑ جیسا ملے گا تم کو — اور بندہ نہ کوئی پاؤ گے قنبرؑ کی طرح
در کو زہراؑ کے کوئی عرش سے نسبت ہے ضرور — آتے رہتے ہیں جو جبریلؑ امیں گھر کی طرح
منتظر آج بھی ہے غیب کے پردہ میں کوئی — کون کون آتا ہے اور حرِّ دلاور کی طرح
آج سجدہ کے لیے سر کو جھکا دے دنیا — دے اذاں کوئی اگر پھر علی اکبرؑ کی طرح
چھوڑ کر آل کے دامن کو بھٹکنے والو — راستہ کون دکھائے تمہیں رہبر کی طرح
ایکدن اشک ہمارے انھیں پگھلا دیں گے — دل جو سینوں میں لیے پھرتے ہیں پتھر کی طرح
جب بیاں ہوتے ہیں مجلس میں مصائب شہ کے — دل میں ہر لفظ اُتر جاتا ہے خنجر کی طرح
ہجر میں مغربِ بشیر کے کہتی تھیں رباب — دے گا اب کون تمہیں لوریاں مادر کی طرح
چھینے دُر بالی سکینہؑ کے طمانچے مارے — ہوگا ظالم نہ کوئی شمر ستمگر کی طرح
کھینچ کر تیغ بڑھے جانبِ دشمن جو حسینؑ — دل لرزنے لگے جبریلؑ کے شہ پر کی طرح
دیکھا ماں بہنوں کو بے پردہ رہِ کوفہ میں — ہے ابریؔ یوں کوئی کرے عابد مضطر کی طرح
معجزہ ذکرِ شہ دیں کا مجاہد ہے یہی — تیرا ہر شعر مہکتا ہے گلِ تر کی طرح

نوحہ (انجمن عابدیہ کاظمیہ)

کیوں نہ ہو دل میں نظر میں اور زباں پر کربلا
طور کی مانند ہے جلووں کا پیکر کربلا

ناخدا ہیں اس گناہوں کے سمندر میں حسینؑ
میری کشتی کے لیے ہے ایک لنگر کربلا

جس سے چاہوں مانگ لوں چودہ میں بر آئے مگر
اک علیؑ کا آستانہ ایک ہے در کربلا

نزع کے ہنگام دیتی ہے مریضوں کو شفا
تیری خاکِ پاک میں کیسے ہیں جوہر کربلا

ہیں یہاں شمعیں بہتر اور وہاں تھا اک چراغ
اللہ اللہ طور اور اللہ اکبر کربلا

یہ شرف بخشا ہے تجھ کو فاطمہؑ کے لعل نے
ایک سجدے سے بنا تیرا مقدر کربلا

تھی صدا اہلِ منیٰ کی یا حیّ علی خیر العمل
بن گئی تبلیغِ دینِ حق کا منبر کربلا

قبر پر بے شیر کی کہتی تھیں یہ رو کر رباب
ہے امانت پاس تیرے میرا اصغر کربلا

تربتِ شبیرؑ پہ تھے بین زینبؑ کے یہی
اب خدا ہی جانے کب آؤں پلٹ کر کربلا

روز و شب کرتے رہے اہل حرم آہ و فغاں
اور یاد آئی مدینے میں پہنچ کر کربلا

دیکھا جب پانی مجاہد یاد پیاسے آگئے
دل سے عابد کے نہ نکلی زندگی بھر کربلا

نوحہ (انجمن عابدیہ کاظمیہ)

جب بیاں اہل وفا کے حوصلے ہونے لگے
کربلا والوں کے سر سوگند کرے ہونے لگے

مجلسِ غم میں وہ نوحے مرثیے ہونے لگے
بخششِ عصیاں کے پیدا راستے ہونے لگے

ذکرِ حق سنتے ہی بدلی اہل باطل کی نگاہ
جو نظر میں تھے ابھی اچھے برے ہونے لگے

ہم کو ملتا ہے درِ آلِ نبیؐ سے بے حساب
چھوڑ کر اس در کو ہم کیوں غیر کے ہونے لگے

وہ چلی تیغِ یداللہی سرِ میدانِ جنگ
خود سروں کی قسمتوں کے فیصلے ہونے لگے

دیکھتے ہی آسماں پر ماہِ ماتم کا ہلال
ہم عزاداروں کے زخمِ دل ہرے ہونے لگے

اشکِ غم دامن پہ آئے داغ عصیاں دھل گئے
کل جو تھے اعمال کے کھوٹے کھرے ہونے لگے

سرفروشی کا دلوں میں ایک سا جذبہ لئے
شاہ پر قربان سب چھوٹے بڑے ہونے لگے

حملہ آور جب ہوئے اعدا پہ شاہِ کربلا
منتشر دشمن کی فوجوں کے پرے ہونے لگے

جنگ کا عون و محمد کی عجب انداز تھا
رن میں دو تیغیں اٹھیں وار ایک سے ہونے لگے

دل تھا آخر باپ کا آنکھوں میں آنسو آگئے
اکبرِ مہرو جو رخصت شاہ سے ہونے لگے

تھا یہ صغریٰ کا تصور جیسے اکبر آ گئے
اور بہن بھائی میں پھر نوک جھونک ہونے لگے

تھے مدینے میں یہی اہل حرم کے روز و شب
یاد آئی کربلا کے تذکرے ہونے لگے

اے مجاہد دیکھئے تو مدحِ سرور کا صلہ
تذکرے اہلِ سخن میں آپ کے ہونے لگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حسینؑ یا حسینؑ یا حسینؑ

صدر انجمن

سید غضنفر حسین زیدی عرف چاندمیاں

صاحب بیاض: افضل حسین و مسعود رضا۔ فیاض امام۔ ۔ ۔!!

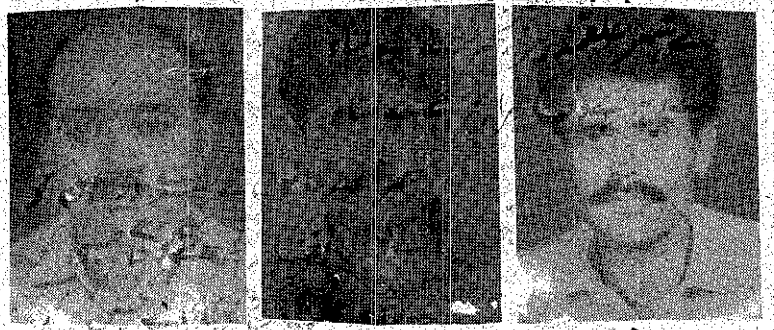

انجمن مظلوم حسینؑ رجسٹرڈ

سولجر بازار جعفر طیار سوسائٹی ملیر کراچی

تعداد ممبران ۲۵۰

نگران انجمن: سید ذیشان علی

شاعر انجمن: راؤ مجبوری

ہے راز آخرت کا سہارا غم حسینؑ

دنیا کی بات چھوڑیئے سب بے ثبات ہے

نوحہ

عرفان اکبر آبادی

دشتِ غربت میں لٹ گیا زہرا کا بھرا گھر
زین العبا قیدی ہے زینب ہے کھلے سر

وہ شامِ غریباں میں یتیمے جلے ہوئے ہیں
تنہا وہ پہرے دیتی رہیں زینبِ مضطر

کربل جواں کی لاش پہ تنہا کھڑے حسین
قاسم ہے نہ اصغر ہے نہ عباس دلاور

دفنا کے سکینہؑ کو اس خوں بھرے کرتے میں
آنکھوں سے خون بہاتے رہے عابدِ مضطر

اے خاکِ کربلا پردہ ذرا اٹھا دے
نکلے ہیں حرم شہ کے بے مقنع و چادر

دربارِ اشقیاء میں آئیں جو بیبیاں
غش کھا کے بار بار گرے عابدِ مضطر

سرور نے دیں آوازیں عباس باوفا کو
جب اٹھ سکا نہ شاہ سے لاشہ علی اکبر کا

اے تیغ بدگہر تو سر کو نہ کر جدا
مقتل میں امداد دیتی رہیں شبیر کی خواہر

کہتی تھیں یہ سکینہ اس شمر بے حیا سے
نہ چھین اے لعین تو یوں کانوں کے گوہر
بکھرے پڑے ہیں ریت پر غنچہ دہن نبی کے
عرفان کربلا میں لٹا یوں باغ پیغمبر

نوحہ

آبروئے لا الٰہ سجدۂ شبیر ہے
تیرے دم سے یا حسینا نعرۂ تکبیر ہے
لاش جلتی ریت پر ہے سر سناں کی نوک پر
رن میں یوں ختم کفن لاشۂ شبیر ہے
چادریں لوٹیں حرم کی شامیوں تو کیا ہوا
ان کے پردے کی تو ضامن چادر تطہیر ہے
لاڈلا زہرا کا ننھا نرغۂ اعدا میں ہے
ہر طرف بارش تیر و نیزہ و شمشیر ہے
لکھ دیا مظلوم خون سے پرچم اسلام پر
فی سبیل اللہ جہاد دین کی توقیر ہے
کس طرح دفنائے زینب لاش کو تیری حسین
ہاتھوں میں رسی بندھی ہے اور سر کھلے ہے شیر ہے

دیکھئے ایوب آکر صبر کی منزل ذرا
ہاتھوں پہ شاہِ زمن کے لاشۂ بے شیر ہے

اس طرح عرفاںؔ ہوتا ہے فریضہ حق ادا
خون میں ڈوبی ہوئی پیشانیٔ شبیر ہے

نوحہ

تربتِ شبیر پر جب اربعین کو آئیں زینبؑ
سر غریب و بے وطن کا ساتھ لے لائیں زینبؑ

اک تلاطم تھا بپا دربار ابن معاویہ میں
ظلم کے طوفان سے جس گھڑی ٹکرائیں زینبؑ

استقامت ثانیٔ زہرا کی ہو کیوں کر بیاں
کربلا سے شام تک خطبے سناتی آئیں زینبؑ

لاڈلا زہراؑ کا ہے سبط نبی ہے یہ حسینؑ
دیکھ کر خنجر گلے پر بے ساختہ چلائیں زینبؑ

وقت رخصت سونپا تھا جس بچی کو شبیرؑ نے
لاڈلی کو شام کے زندان میں کھو آئیں زینبؑ

روضۂ خیر البشر پر ایک کرتہ خوں بھرا
یہ مسلمانوں کا تحفہ شام سے ہیں لائیں زینبؑ

خاک اڑاؤ مومنو نوحہ کرو سر کے بال
سر برہنہ شام کے بازار میں آئیں زینبؑ

گھر لٹا خیمہ جلا بنے سر قیدی بیس
بعد قتلِ شاہ دیں دربار میں ہیں آئیں زینبؑ

رات بھر پہرے دیئے ہیں زینبؑ و دیگر نے
ظلم کی تاریکیوں میں عرفاں نہ گھبرائیں زینبؑ

نوحہ

نوکِ سناں پہ کس نے قرآں سنایا ہے
راہِ خدا میں کس نے گھر بار لٹایا ہے

تکمیلِ شہادت تو زینبؑ سے ہوئی یعنی
آغاز میں مسلم نے سر اپنا کٹایا ہے

قاسم کی لاش ایسے میداں میں نظر آئی
جیسے کسی گلبیں نے پھولوں کو سجایا ہے

جب سانے کٹے دونوں عباسِ دلاور کے
مشکیزۂ سکینہؑ کا دانتوں میں دبایا ہے

اصغر کی عمر دیکھو اور جذبۂ شہادت
آواز پہ بابا کی جھولے سے گرایا ہے

تبلیغ حسینی میں اصغرؑ بھی نہیں پیچھے
خود ہنس دیئے چپکے سے اعدا کو رُلایا ہے

بچنے کے تصوّر میں تا سحر رہیں باتو
گہوارۂ اصغرؑ کو خالی ہی جھلایا ہے

اکبر کی لاش تڑپی جب رن میں شہہ دیں نے
خط صغرا بیکس کا رو رو کے سنایا ہے

زینبؑ نہ پریشاں ہو مقتل میں چلی آؤ
شبیرؑ نے چھاتی پہ بیٹی کو سُلایا ہے

زینبؑ نے کہا عابد اب اذن امامت دو
خیموں کو لعینوں نے اب آپ جلایا ہے

اے راز کرو سجدے تقلید حسینی میں
یہ راستہ جنت کا مولا نے دکھایا ہے

مسدس

جب کاروان زینبؑ مضطر لٹا ہوا
شہر مدینہ پہنچا تو محشر بپا ہوا
زینبؑ نے قبر پاک پہ خود کو گرا دیا
رو رو کے کہہ رہی تھیں کہ نانا یہ کیا ہوا

امت نے آپکی مجھے اچھا صلہ دیا
میدان کربلا میں بھرا گھر جلا دیا
رخصت ہوئی تو ساتھ تھے عباس باوفا
چادر کا پاسبان تھا اکبرؑ سا مہ لقا
بھائی حسنؑ کی آنکھ کا تارہ بھی ساتھ تھا
بالی سکینہ ساتھ تھی اصغرؑ بھی ساتھ تھا
نانا ہمارا ہتھیلیوں والا بچھڑ گیا
ہنگام عصر آپ کا گلشن اجڑ گیا
اصغرؑ کی پیاس تیر ستم نے بجھائی ہے
اکبرؑ نے برچھی چھاتی پہ آکر کھائی ہے
سجدے میں میرے بھائی نے گردن کٹائی ہے
سب کچھ لٹا کے آئی ہوں نانا دہائی ہے
مقدور جو تھا اس سے بھی نانا سوا دیا
لیکن تمہارے دین کو ہم نے بچا لیا
مقتل کی وہ رات تو نانا گزر گئی
بیٹی تمہاری بلوے میں بھی ننگے سر گئی
جو ہم سے ہو سکا نانا یہ وہ کام کر گئی
بالی سکینہ شام کے زنداں میں مر گئی

چادر رہی تو بالوں کا پردہ بنا لیا
نانا تمہارے دین کو ہم نے بچا لیا
اے راز کربلا کی کہانی عجیب ہے
لاکھوں کا اژدہام ہے اور اک غریب ہے
نانا کی قبر دور ہے مقتل قریب ہے
نوک سناں پہ چڑھ کے بھی درس دفا دیا
نانا تمہارے دین کو ہم نے بچا لیا

نوحہ

راز بجنوری

یاد آجاتی تھی جب اصغر بے شیر کی پیاس
ماند پڑ جاتی اک تختی سی ہمشیر کی پیاس
عابد خستہ کے زخموں سے لہو جاری رہا
اور اس طرح سے بجھتی رہی زنجیر کی پیاس
آل احمد کا لہو عصر تک پیتی رہی۔
پھر کہیں جا کے بجھی ظلم کی شمشیر کی پیاس
تیر سہ شعبہ سے سیراب کیا اصغر کو
آب خنجر سے بجھائی گئی شبیر کی پیاس

پانی لے کے یہ حسکینہ نے صدا دی اصغر
بن تمہارے نہ بجھے گی تیری ہمشیر کی پیاس

تا سحر جھولا جھلاتی رہی اور روتی رہی
ہائے پھر بھی نہ بجھی ننھا سا غمگیر کی پیاس

جب تلک سانس رہی یاد کیا اصغر کو
عمر بھر بجھ نہ سکی بانوئے دلگیر کی پیاس

ذکر پیاسوں کا ہے اے راز ترے نوحے میں
بجھ سکے گی بھلا کیسے تری تحریر کی پیاس

نوحہ

امت نے ستم آل محمد کو ستایا
سر سبط پیمبر کا نیزے پہ چڑھایا

پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی بے پردہ حرم ہو گئے
دریا سے لوٹ کر جب علمدار نہ آیا

زینب نے آئین قرآں جلتے ہوئے خیموں سے
بھڑکتے ہوئے شعلوں سے قرآں بچایا

کرب و بلا سے شام اور کوفے کی راہوں میں
شبیر نے نیزے پر قرآں سنایا۔

افسوس مسلمانو تم دے نہ سکے کاندھا
مظلوم کی میت کو تیروں نے اٹھایا

اللہ رے حوصلہ یہ شبیر کا بیری میں
بیٹے کا جواں لاشہ کاندھوں پہ اٹھایا

غش کھا کے گرے لاشہ اکبر پہ شہ دیں
جب قاصد صغرا نے خط پڑھ کے سنایا

حاجی و حافظ و قاری سبھی نے عرفان
جھوٹی گواہی دے کے سر نیزے پہ چڑھایا

بہنوں کیلئے بابا صدا حسین حلالی کا پیغام

یوں مجلس شبیر میں بن ٹھن کے نہ آؤ
شبیر کے ماتم کو تماشا نہ بناؤ

کہتی ہیں یہ زہرا کہ میرا دل نہ دکھاؤ
غیروں نے ستایا ہے مجھے تم نہ ستاؤ

صاحب بیاض
سید افتخار مہدی

صدر انجمن
سید اختر امام

جنرل سیکریٹری
سید حسن رضا

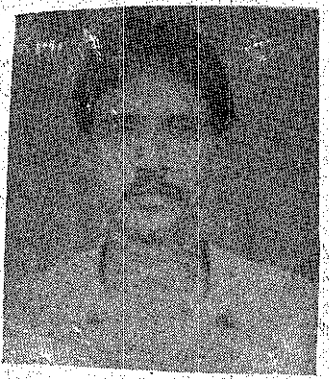

انجمن کاروان عون و محمدؑ

جعفر طیار سوسائٹی۔ ملیر، کراچی۔

تعداد ممبران ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 1,000

نوحہ (انجمن خوش وقت گڑھ)

جب رن میں گرا خاک پہ سقائے سکینہؑ

جب رن میں گرا خاک پہ سقائے سکینہؑ
بے ساختہ نکلی یہ صدا ہائے سکینہؑ

سر باپ کا زندان میں گر پائے سکینہؑ
چھاتی سے لگا کر اجلی سو جائے سکینہؑ

کہتی تھی سکینہؑ کہ چلے آئیو عمو۔
اب رن میں کسے بھیج کر بلوائے سکینہؑ

آجائیے عمو میں نہیں مانگوں گی پانی
تم جس کی کہو اس کی قسم کھائے سکینہؑ

اب آئیں گے بابا مجھے سینہ پہ سلانے
یا آپ جہاں ہیں وہیں آجائے سکینہؑ

میں ٹھوکریں کھاتی ہوئی آئی ہوں یہاں تک
اب اتنا بتا دو کہ کدھر جائے سکینہؑ

بابا مجھے مارے ہیں یعنوں نے طمانچے
لوگو یہ دعا مانگو کہ مر جائے سکینہؑ

آجاؤ میری گود میں پھیلائے ہوں دامن
دربار میں حاکم کے نہ شرمائے سکینہؑ

افسوس صد افسوس کفن بھی نہیں ممکن
کس طرح سے مادر تمہیں دفنائے سکینہؑ

ماں کہتی تھی جاتی ہوں خدا حافظ و ناصر
رونا نہ اگر یاد میری آئے سکینہؑ

اکبر تو عزادار ہے شہؑ کا تو عجب کیا
ہمراہ تجھے خلد میں لے جائے سکینہؑ

نوحہ شام۔ شام۔ شام (انجمن عون و محمد)

عابد سے جب وطن میں کسی نے کیا کلام
گزرے ستم زیادہ کہاں پر میرے امام
فرماتے تھے کہ یاد دلاؤ نہ وہ مقام
کیسا کیا رسولؐ کی امت نے احترام
اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام شام شام

اک دوپہر میں لٹ گیا زہراؑ کا سب چمن
سبطِ نبیؐ کی لاش تھی بے گور و بے کفن
کملا گئے تھے دھوپ میں زہراؑ کے گلبدن
قیدی بنا کے ہم کو تھے ملعون خندہ زن
اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام شام شام

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر میرا امام
شام شام شام شام شام شام

کیا داستاں سنے گا بھلا دل ملول کی
قیدی بنا کے لے چلے بیٹی بتول کی
ہنستی تھی دیکھ دیکھ کے امت رسول کی
ایذا ہر اک یعنوں کی ہم نے قبول کی

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر میرا امام
شام شام شام شام شام شام

امت نے میرے ہاتھوں میں اونٹوں کی دی مہار
ایذائیں مجھ کو دیتے تھے دروں سے بار بار
لیکن میں ایک بات سے بے حد تھا بے قرار
تھا ہر قدم پہ ایک نیا ظلم آشکار

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام شام

رونے پہ ہائے ظلم یہ ڈھاتے تھے اشقیا
در سے میری بہن کو لگاتے تھے اشقیا
پانی دکھا دکھا کے بہاتے تھے اشقیا
کس کس طرح بتاؤں ستاتے تھے اشقیا

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام شام

دربار تھا یزید کا طوق و رسن میں ہم
اے بھائی کیا بتاؤں کہ کیا کیا ہوئے ستم
ہر حال میں رضائے الٰہی پہ سر تھا خم
دربارِ شام اور تھے سب بے ردا حرم

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام شام

ہوتا تھا ہم کو دیکھ کر ہر ایک خندہ زن
ماں اور پھوپھی کے شانوں میں باندھی گئی رسن
کرب و بلا میں لاش تھی بابا کی بے کفن
میں کر سکا نہ باپ کی میت کو بھی دفن

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام شام

اس وقت قید خانے میں محشر بپا ہوا
جس وقت چار سال کی بچی نے کی قضا
کس طرح دوں میں گور و کفن سوچتا رہا
تاریک قید خانے میں بس دفن کر دیا

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام شام

ساغر مرے امام پہ جو جو ستم ہوئے
قرطاس پر کہاں وہ کسی سے رقم ہوئے
جور و جفا امام پہ ہر سر قدم ہوئے
روتے رہے حسینؑ کو آنسو نہ کم ہوئے

اک آہ بھر کے کہتا تھا رو کر مرا امام
شام شام شام شام شام شام

نوحہ

(انجمن شباب المومنین)

ہائے شام غریباں۔ ہائے شام غریباں
دن ڈھل گیا ہے لوگو۔ گھر جل گیا ہے لوگو ——— زینبؑ اجڑ گئی ہے

زینبؑ کے سر سے دیکھو چادر بھی چھین لی ہے
بیمار ایک جاں کو کیسی سزا یہ دی ہے ——— زینبؑ اجڑ گئی ہے

عابدؑ بھی رو رہا ہے دامن بھگو رہا ہے
لوٹا ہے ظالموں نے زہراؑ کے گلستان کو

دیکھو لگے طمانچے ننھی سی ایک جاں کو
زینبؑ اجڑ گئی ہے

بے سر ہے سکینہؑ بھائی پدر بھی چھینا
دامن کسی کا دیکھو آتش سے جل رہا ہے
لوگو یہ ہے سکینہؑ اصغرؑ سے جو بڑا ہے
زینبؑ اجڑ گئی ہے

بھائی بچھڑا گلشن کسی کا اجڑا
آیا سوار کوئی خیموں میں ایک جواب میں
پوچھا بتولؑ زادی نے تو کون ہے نقاب میں
زینبؑ اجڑ گئی ہے

بولے علیؑ نہ گھبرا یہ کیا ہوا ہے تبلا
لاشے پہ جا کر باپ کے کہتی تھی یہ سکینہؑ
پھر کب ملے گا بابا تجھ کو تیرا یہ سینہؑ
زینبؑ اجڑ گئی ہے

دشمن جہاں نے میرا چھینا ہے پیار تیرا

رو کے کہا ہے زینبؑ نے ہم لٹ گئے ہیں بابا
میدان کربلا میں ہم مٹ گئے حسینؑ بابا
کیا کیا ظلم ہوا ہے کیا کیا ستم ہوا ہے
زینبؑ اجڑ گئی ہے

زینبؑ اجڑ گئی ہے۔

الوداع الوداع الوداع

شاعر حضرت ساغر نقوی

روکے کہتی تھی سکینہ کی بہن الوداع الوداع الوداع
الوداع اے میرے بے کفن الوداع الوداع الوداع
لاش پہ شہ کی زینب پکاری اٹھو
رو رہی ہے بہن غم کی ماری اٹھو
جا رہی ہے بہن کی سواری اٹھو
قید سے چھوٹ کے آئی بہن الوداع الوداع الوداع۔

کوئی اکبر کو جا کے یہ پیغام دو
اہتمام آکے پردے کا بیٹا کرو
سر کھلا ہے پھوپھی کا ذرا دیکھ لو
اٹھو اے میرے تشنہ دہن الوداع الوداع الوداع۔

ماں بلاتی ہے عون و محمد اٹھو
کیوں خفا ہو گئے دونوں کچھ تو کہو
وقت رخصت ہے آؤ گلے تو ملو
پھول سا خاک پہ ہے بدن الوداع الوداع الوداع
سو رہے ہو کہاں اے میرے باوفا

تم نے دیکھی نہیں ظلم کی انتہا۔
سر سے چھینی گئی ہے بہن کی ردا۔
مٹ گیا فاطمہ کا چمن الوداع الوداع الوداع
جل گئے سارے دیکھو خیام حرم
کیسے کیسے اٹھائے ہیں رنج و الم
بے ردا میں ہوں تم بے کفن الوداع الوداع الوداع
جانثارانِ شاہِ زمن الوداع
نونہالانِ غنچہ دہن الوداع
ریگِ صحرا کے اے بے کفن الوداع
الوداع وارثِ پنجتن الوداع الوداع الوداع
اسلام اکبرؑ نوجواں الوداع
اسلام اصغرؑ بے زباں الوداع
اسلام اے شہِ بے کساں الوداع
الوداع قاسمؑ خستہ تن الوداع الوداع الوداع
آؤ رخصت شہ دیں کو ساغرؔ میں
کیا خبر پھر جہاں میں رہیں نہ رہیں
پرسہ دیں فاطمہؑ کو یہ لوگ پڑھیں
بے وطن الوداع بے کفن الوداع الوداع الوداع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صاحب بیاض

سید تہذیب الحسن زیدی

انجمن حفظِ آثارِ عزا

رجسٹرڈ

جعفر طیار سوسائٹی ملیر کراچی

تعداد ممبران ——— ۱,۹۵۵

سوداجب ہو ضمیر کا سن لو اے دوستو

قائم رہو حسینؑ کے انکار کی طرح

نوحہ (انجمن محافظ عزا)

تم کو سلام آخر کرتی ہوئی برادر
بازار شام و کوفہ زینبؑ چلی برادر

چلتا تھا ہائے خنجر میں روک بھی نہ پائی
مجبور کس قدر تھی خواہر تیری برادر

ذبح کے بعد تیرا لاشہ تڑپ رہا تھا
فریاد اک طرف میں کرتی رہی برادر

ہوتے ہی قتل تیرے برسا لہو فلک سے
ہر سو سیاہ آندھی چلنے لگی برادر

زینب لپٹ کے بوسیں لاشِ حسینؑ سے یہ
ہائے کفن نہ تجھ کو میں دے سکی برادر

جاتی ہوں قید ہو کر بلوے میں میں کھلے سر
یہ کیسی غم کی بجلی مجھ پر گری برادر

روتی تھی زندگی بھر کاوش یہ کہہ کے زینبؑ
بدلے میں تیرے کیوں نہ میں مر گئی برادر

نوحہ

یہ بین سیکینہؑ کے تھے کب آؤ گے بابا
کب چاند سا چہرہ مجھے دکھلاؤ گے بابا

اب خشک ہوئی جاتی ہیں پیاسی یہ نگاہیں
کب تک مجھے دیدار سے ترساؤ گے بابا
کانوں سے لہو بہتا ہے دُر چھن گئے میرے
اب تم سے کب دُر میرے دلواؤ گے بابا
آنسو نہیں تھمتے ہیں مرے آپ کے غم میں
کب تک مجھے اس درد میں رُلواؤ گے بابا
پانی کو گئے تھے مرے عمو نہیں آئے
کیا تم بھی نہ پانی مجھے پلواؤ گے بابا
باندھا ہے لعینوں نے گلا میرا رسن سے
رسّی نہ گلے کی مرے کھلواؤ گے بابا
اماں کی ردا چھن گئی بھیا بھی ہیں کھلے سر
کب چادریں ان کے لئے منگواؤ گے بابا
بے چین ہیں اماں کا جگر ہوتا ہے پانی
اب اصغرِ بے شیر کو کب لاؤ گے بابا
مجھ منتظرِ دید کا اب آنکھوں میں دم ہے
اب بھی نہ اگر آئے، تو کب آؤ گے بابا
آنا ہے تو جلد آؤ کہ دم گھٹتا ہے میرا
کی دیر تو پھر مجھ کو نہیں پاؤ گے بابا

اب مجھ سے سہی جاتی نہیں تم سے جدائی
قربان گئی کب مجھے بلواؤ گے بابا

ساماں نظر آتا ہی نہیں غسل و کفن کا
میت بھی نہ کیا تم میری دفناؤ گے بابا

بڑھتا ہی چلا جاتا ہے زنداں میں اندھیرا
کیا شمع بھی تربت پہ نہ جلواؤ گے بابا

سب روتے تھے زنداں میں تو کہتی تھی سکینہؑ
کیا آخری دیدار نہ دکھلاؤ گے بابا

فریاد پہ اُس کچی کی سب روتے تھے یاور
جب کہتی تھی میں سمجھی نہ اب آؤ گے بابا

سلام (از انجمن حافظ عزاء)

وہ عزم و صبر کے جوہر دکھا دیئے زینبؑ
یزیدیوں کے کلیجے ہلا دیئے زینبؑ

بتا کے آل محمد ہیں ہم سرِ دربار
غیور ذہنوں میں طوفاں اٹھا دیئے زینبؑ

یزید نے جو جلائے تھے عظمتوں کے چراغ
وہ جا کے شام میں تو نے بجھا دیئے زینبؑ

اسیر ہو کے بھی کی عزم شاہ کی تکمیل
بیاں سے ظلم کے ایواں ہلا دیئے زینبؑ
کیا یزید کو یوں غرق پھر ابھر نہ سکا
وہ تو نے درد کے دریا بہا دیئے زینبؑ
عدو نے ڈالے تھے جو ناشناس ذہنوں پر
عمل سے تو نے وہ پردے ہٹا دیئے زینبؑ
ہوئے جو ظلم روا کربلا سے شام تلک
زبانِ طوق و رسن نے بتا دیئے زینبؑ
جوان بھائی بھتیجے وہ پھول سے بچے
زمین کرب و بلا میں چھپا دیئے زینبؑ
رہے نہ اکبرؑ و عباس قاسمؑ و اصغرؑ
جو بارِ غم ملے تو نے اٹھا لیئے زینبؑ
جو چھن گئی سرِ اقدس سے اس ردا کی قسم
چراغ دینِ محمدؐ جلا دیئے زینبؑ
شمیمؔ اہلِ عقیدت نہ اشکبار ہوں کیوں
دلوں میں غم کے وہ طوفاں اٹھا دیئے زینبؑ

سید ذوالفقار حسین

حسینی اطاعت گزاروں کا ماتم دلوں میں ہے بیقراروں کا ماتم

جو ہیں بے کفن کربلا کی زمیں پر
کرے جاوداں غم کے ماروں کا ماتم

صاحب بیاض :—— نعیم عباس رونی

انجمن خدام حسینؑ رجسٹرڈ

نگران انجمن : سید مختار حسین جعفری

تعداد ممبران : —— : 2000

نوحہ (انجمن رضاکاران حسینی)

حیدری قلندرم مستم
بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستم

حق نے دی ذوالفقار مولا — اور نبیؐ نے دیا ہے تم کو علم
نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ — ہے یہی زندگی یا علیؑ یا علیؑ
نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

سحر باب علم مرتضیٰ علیؑ — ہر بلا علیؑ کے نام سے ٹلی
شور ہے گلی گلی — یا علیؑ یا علیؑ
نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

جبرئیل نے کہا ہے لافتیٰ — اور نصیریوں نے کہہ دیا خدا
کہتے رہے آپ بھی یا علیؑ یا علیؑ — نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

ہے علیؑ کے نام میں سکندری
ہے علیؑ سے بوذری و قنبری
نعرۂ قلندری یا علیؑ یا علیؑ
نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

وہ علیؑ رسولؐ کی جو ڈھال تھا
وہ علیؑ جو اپنی خود مثال تھا
دین کی روشنی یا علیؑ یا علیؑ

نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

بستر نبیؐ پہ وہ رسولؐ تھا
گلشن رسولؐ کا وہ پھول تھا
کہتی ہے کلی کلی یا علیؑ یا علیؑ

نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ

ہے ریحانِ اعظمی کی یہ صدا
جسکو سنگِ در علیؑ کا مل گیا
مل گئی سروری یا علیؑ یا علیؑ

نعرۂ حیدری یا علیؑ یا علیؑ
ہے یہی زندگی یا علیؑ یا علیؑ

نوحہ (انجمن رضا کاران حسین)

کیسا یتیم بچی کا ہے واقعہ سنو
کیسا خدا نے اسکو دیا حوصلہ سنو
کربل میں شام میں کبھی دربار عام میں
ہوتا رہا ہے ظلم و ستم بے وجہ سنو
بانو نے کہا پیٹ کے سر ہائے سکینہؑ
ہائے سکینہؑ میری جاں ہائے سکینہؑ

ماں سے کہا کربل کو فتح اب میں کروں گی
مر جاؤں گی جل جاؤں گی پر جنگ کروں گی
پرچم کبھی پکڑے کبھی شکیرہ سنبھالے
سردار حرم بچوں کی کہلائے سکینہؑ
ہائے سکینہؑ میری جاں ہائے سکینہؑ
پانی کے لئے ضد نہ کرو آتے ہیں عمو
مشکیزہ ابھی نہر سے لے آتے ہیں عمو
دیکھو میرے عمو کو بڑا پاس ہے میرا
بچوں کو بڑے پیار سے سمجھائے سکینہؑ
ہائے سکینہؑ میری جاں جاں ہائے سکینہؑ
بھیا تجھے موت آئے یہ ممکن تو نہیں ہے
عمو تجھے پیاسہ رکھیں ممکن تو نہیں ہے
رخسار پہ بوسہ کبھی حلقوم پہ لے کر
اصغرؑ تو لیئے گود میں بہلائے سکینہؑ
ہائے سکینہؑ میری جاں ہائے سکینہؑ
کانوں کا لہو دیکھنے کو آئے ہا با۔
رخسار ہیں نیلے مجھے بہلائے ہا با۔
گرتا ہے جلا پاؤں میں چھالے بھی پڑے ہیں
گر یہ کرے ماتم کرے غش کھائے سکینہؑ
ہائے سکینہؑ میری جاں ہائے سکینہؑ

بچی بڑوں کے ساتھ رسن میں تھی اس طرح
قیدی کوئی سولی پہ لٹکتا ہے جس طرح
زینبؑ پکارتی تھیں یہ کرتی تھیں التجا
پنجوں سے چلو دم نہ نکل جائے سکینہؑ
ہائے سکینہؑ میری جاں ہائے سکینہؑ

ننھی سی جان پہ یہ قیامت گزر گئی
زنداں کے اندھیروں میں لاچار مر گئی
ممتاز دعا کر کہ قیامت میں ہو پوری
کرنے کو سفارش تیری آجائے سکینہؑ
ہائے سکینہؑ میری جاں ہائے سکینہؑ

نوحہ (انجمن رضاکاران حسینؑ)

پکاری فاطمہ صغریٰ خدارا لو خبر بابا
تمہارے بعد میری زندگی ہے مختصر بابا
پکاری فاطمہ صغریٰ خدارا لو خبر بابا

غذا کا ذکر ہی کیا ہے دوا کوئی نہیں دیتا
اگر بے ہوش ہوتی ہوں ہوا کوئی نہیں دیتا
تم آجاؤ تو دکھلاؤں تمہیں زخم جگر بابا
پکاری فاطمہ صغریٰ خدارا لو خبر بابا

لحد لگتا ہے گھر مجھ کو میں زندہ لاش ہوں دیکھو
نقاہت کے سبب بستر سے سر اٹھتا نہیں اب تو
ردا اوڑھی ہے یوں چادر ہو جیسے لاش پہ بابا
پکاری فاطمہ صغرا خدارا لو خبر بابا

گئی شعبان بھی رمضان بھی اور عید بھی گزری
مگر پوشاک میلی سی میرے تن سے نہیں اتری
محرم آگیا بکتی ہوں اب تک راہگزر بابا
پکاری فاطمہ صغرا خدارا لو خبر بابا

ہوئے چھ ماہ تم کو مرقد زہرا کو چھوڑا تھا۔
تمہیں تو حج ادا کر کے پلٹ کے گھر کو آنا تھا۔
ہمارے جیتے جی کیا ختم نہ ہوگا سفر بابا
پکاری فاطمہ صغرا خدارا لو خبر بابا

ہماری یاد آئے تو پریشاں آپ مت ہونا
لکھا ہے میری قسمت میں تڑپ کر رات دن رونا
تمہارے بن نہیں ہوتا ہے اک لمحہ بسر بابا
پکاری فاطمہ صغرا خدارا لو خبر بابا

بتائے کون صغرا کو جو گزری اس کے کنبے پہ
نہ مہندی اور نہ شادی ہوئی مارے گئے اکبر
پڑے ہیں بے کفن دشت بلا میں خاک پہ بابا
پکاری فاطمہ صغرا خدارا لو خبر بابا۔

تعاقل آپ نے برتا علی اکبرؑ نے منہ موڑا
گئے پردیس تم گھر سے مجھے روتا ہوا چھوڑا
بصارت کھو رہی ہے رفتہ رفتہ چشم تر بابا
پکاری فاطمہ صغریٰؑ خدارا لو خبر بابا

کھلوں رجحان وہ کیسے جو تھے بیمار کے نالے
تڑپ کر کہتی تھی جائے کہاں ہیں چاہنے والے
گئے کس دیس میں بیٹی سے اپنی روٹھ کے بابا
پکاری فاطمہ صغریٰؑ خدارا لو خبر بابا

نوحہ (انجمن رضاکارانِ حسینؑ)

نہیں عباسؑ مگر شانِ علم باقی ہے
آج تک فوجِ حسینیؑ کا حشم باقی ہے
یہ احسان حسینؑ ابن علیؑ ہے واللہ
دین کا آج جو دنیا میں بھرم باقی ہے

آج تک فوجِ حسینیؑ کا حشم باقی ہے — نہیں عباسؑ مگر شانِ علم باقی ہے
کربلا واقعہ غم کا نہیں تیرے جواب — سارے غم مٹ گئے شبیرؑ کا غم باقی ہے
آج تک فوجِ حسینیؑ کا حشم باقی ہے — نہیں عباسؑ مگر شانِ علم باقی ہے
خلش اس تیر کی جو کرون اصغرؑ پہ لگا — دل انساں میں ابھی حق کی قسم باقی ہے

آج تک فوج حسینی کا حشم باقی ہے
نہیں عباس مگر شان علم باقی ہے

اب نہ بچی کوئی پیاسی ہے نہ دریا پہ ہے جنگ
ہاں مگر تذکرۂ مشک و علم باقی ہے
آج تک فوج حسینی کا حشم باقی ہے
نہیں عباس مگر شان علم باقی ہے

شاہ کہتے تھے بہن لاشہ اکبر پہ نہ آ
نکلو خیمے سے نہ جب تک میرا دم باقی ہے
آج تک فوج حسینی کا حشم باقی ہے
نہیں عباس مگر شان علم باقی ہے

یوں بھی ہوتا ہے ادا اجر رسالت افسوس
کون سا آل محمد پہ ستم باقی ہے
آج تک فوج حسینی کا حشم باقی ہے
نہیں عباس مگر شان علم باقی ہے

قتل شبیر پہ بھی خاتمہ ظلم نہیں۔
ابھی بے حرمتیٔ اہل حرم باقی ہے
آج تک فوج حسینی کا حشم باقی ہے
نہیں عباسؑ مگر شان علم باقی ہے

طوق و زنجیر سے عابد ہوئے آزاد مگر
زخم ہے گردن پہ تو پاؤں پہ ورم باقی ہے

مانمِ شاہِ شہیداں نہ رکے گا انجم
تا ابد زندۂ جاوید کا غم باقی ہے
آج تک فوجِ حسینیؑ کا حشم باقی ہے
نہیں عباس مگر شانِ علم باقی ہے

نوحہ (انجمن رضا کارانِ حسین)

مادرِ مضطر نے دی رو کر صدا
اے علی اکبرؑ شہیدِ مصطفیٰؐ
جاگو جاگو میں بلاتی ہوں
خونِ دل آج میں بہاتی ہوں
تیری شادی کا دیکھ کر جوڑا
اے علی اکبرؑ شبیہہ مصطفیٰؐ

لال سینے پہ ہے سناں کھائی
موت ہمکو مگر نہیں آئی
اپنے جینے سے ہوں میں شرمندہ
اے علی اکبرؑ شبیہہ مصطفیٰؐ

دن کو راحت نہ شب کو چین آئے
اشک آنکھوں میں لب پہ بین آئے
تیرے سینے پہ گڑ گیا نیزہ
اے علی اکبرؑ شبیہہ مصطفیٰؐ

یہ جوانی یہ موت کے ہاتھوں کور ہو جاتیں کاش آنکھیں
جس نے مرتے ہوئے تجھے دیکھا

اے علی اکبرؑ اے شبیہہ مصطفےٰ

ہم تو سمجھے تھے تم سہارا ہو
غم کے طوفان میں کنارا ہو
بے سہارا ہمیں کیا بیٹا
اے علی اکبرؑ اے شبیہہ مصطفےٰ

منتظر ہے بہن مدینے میں
اتنے ارماں ہیں اس کے سینے میں
تم نے کیونکر بھلا دیا وعدہ
اے علی اکبرؑ اے شبیہہ مصطفےٰ

تم ہوئے تھے جواں اجل کے لئے
بات سمجھاؤں دل کو یہ کیسے
ٹکڑے ٹکڑے جگر ہوا میرا
اے علی اکبرؑ اے شبیہہ مصطفےٰ

جب چلنے لگا حسینؑ پر خنجر
لاش تڑپے گی جلتی ریتی پر
کون شہ کا اٹھائے گا لاشہ
اے علی اکبرؑ اے شبیہہ مصطفےٰ

جب جلیں گے خیام اہل حرم
جب سکینہ پہ ہوں گے ظلم و ستم
تم ہمیں یاد آؤ گے کیا کیا
اے علیؑ اکبرؑ اے شبیہہ مصطفےٰ

اے ریحانِ اعظمی خدا کی قسم
خون دل سے ہر ایک آنکھ ہے نم
کرتے ہیں انبیاؑ بھی واویلا
اے علی اکبرؑ اے شبیہہ مصطفےٰ

نوحہ (انجمن رضاکاران حسینؑ)

حسینؑ کی دکھ بھری کہانی
تمام دنیا سنا کرے گی

جو رو پڑے گا اُسے جہاں میں
علی کی بیٹی دعا کرے گی

حسینؑ کی دکھ بھری کہانی ..

چلے جو جھولے سے رن کو اصغرؑ
تو ماں نے منہ چوم کے دعا دی
میرے مجاہد میرے سپاہی

تیری حفاظت قضا کرے گی

حسینؑ کی دُکھ بھری کہانی۔۔

پکارے عباسؑ مشک لے کر
سکینہؑ مجھ کو قسم ہے تیری
اجل بھی اب مشک کو تمہاری
کبھی نہ ہم سے جدا کرے گی

حسینؑ کی دُکھ بھری کہانی۔۔

حسینؑ کہتے تھے شامیوں سے
مجھے نہ تم موت سے ڈراؤ
رہے گا اب نام کس کا زندہ
یہ فیصلہ کربلا کرے گی

حسینؑ کی دکھ بھری کہانی

لگا جو سینے پہ نیزہ اکبرؑ
تو موت سے کہہ رہی تھی یہ
وہ جسنے پالا ہے وہ بھی اب
جیئے تو جی کر بھی کیا کرے گی

حسینؑ کی دکھ بھری کہانی۔۔

گلے پہ اصغرؑ نے تیر کھایا
زمین پر زلزلہ نہ آیا
زمینِ مقتل اسی سبب سے
ہمیشہ آہ و بکا کرے گی
حسینؑ کی دکھ بھری کہانی

چلے مدینے سے کربلا جب
تو قبرِ زہراؑ نے یہ صدا دی
حسینؑ میرے مجھے صبر ہے
نبیؐ کی اُمت دعا کرے گی
حسینؑ کی دکھ بھری کہانی

ریحانؑ مجھ کو ہو خوف کیسا
بروزِ محشر کسی بلا کا
قدم قدم پہ جو مجھ پہ سایہ
ردائے زہراؑ کیا کرے گی۔
حسین تیری دکھ بھری کہانی

ہائے حسینا وائے حسینا ہائے حسینا وائے حسینا

دنیا نہ رہے گی مگر ماتم شبیر رہیگا

مختلف انجمنوں کے

نایاب

مشہور زمانہ

صدائے نوحہ جات

و ماتم

نوحہ (دستہ محمدی)

صاحب بیاض
سید صفدر عباس

جب چراغ خیمہ شہ نے گل کیا
اور اپنے اقربا سے یہ کہا
صبح دم ہم کو کٹانا ہے گلا
بے کفن رہ جائیگا لاشہ

صدر
سید اظہار عباس بخاری
خبر سکریٹری
خواجہ نعیم عباس

جب سُنا کہتے ہوئے یہ سید مظلوم کو
آگیا غش زینبؑ و کلثوم کو

عاشور کی شب تھا یہی کلثوم کا نوحا
مجبور ہے دُکھیا

لاچار ہے تقدیر سے کوئی نہیں بچا
مجبور ہے دُکھیا

فرزند اگر ہوتا تو قربان میں کرتی
یوں آہ نہ بھرتی

کلثوم بھی نصرت کا ادا کرتی فریضہ
مجبور ہے دُکھیا

بتلاؤ کہ اب کیا کرے یہ غم کا ستائی
اغاری پیر صاحبائی

باقی نہ رہا زندگی کا کوئی سہارا
مجبور ہے دکھیا

کل پیش کرو خدمتِ شبیر میں مجھ کو
للہ نہ ٹرپو

سُن کر کہا عباسؑ نے یہ کیا کہا بہنا
مجبور ہے دکھیا

رُخ سوئے کنج کر کے وہ دل گیر پکاری
قسمت یہ ہماری

کلثوم کو تم دیکھتے ہو اے میرے نانا
مجبور ہے دکھیا

عاشور کی شب بیتی سحر دکھ بھری آئی
زہرا کی وہ جائی
ایک ایک کا منہ دیکھ کے کرتی تھی وہ گریہ
مجبور ہے دکھیا
مرنے کے لئے قاسم و اکبر جو سدھارے
ہتھیار سجا کے
وہ کہتی تھی پردیس میں کس پہ مجھے چھوڑا
مجبور ہے دکھیا
اب خاک اڑاؤں کہ کروں گریہ و زاری
میں درد کی ماری
سب قتل ہوئے لٹ گیا پردیس میں کنبہ
مجبور ہے دکھیا
جو تیغ چلی گردن شبیر پہ رن میں
اس درد کے بن میں
وہ تیغ گلا کاٹتی اے کاش ہمارا
مجبور ہے دکھیا
ختم ہوا عاشور کی شب حشر کا ساماں
فطرت ہوئی گریاں
جب شہ کی بہن کہتی تھی میں کیا کروں بھیا
مجبور ہے دکھیا

نوحہ (وستہ محمدی)

یہ داغ نہیں ہیں ماتم کے سینوں پہ نشانِ حیدر ہیں
یہ مجلس سنتِ زینبؑ ہے یہ آنسو جام کوثر ہیں
یہ مجلس ماتم اشک عزا زہراؑ کی دعاؤں کا صدقہ
یہ نالہ کناں یہ خاک بسر شبیرؑ کے غم میں اہل عزا
اس دور کے ہر ظالم کے لئے مظلوم کا نازہ نشتر ہے
یہ داغ ... ...
سقائے سکینہ کا غم ہے موجوں میں جو برپا ماتم ہے
ہر پھول کی آنکھوں سے جاری آنسو کی طرح جو شبنم ہے
جو رو نہ سکے غازی کو تیرے وہ آنکھ نہیں ہے پتھر ہے
یہ داغ ... ...

ہر سمت سبیلیں پانی کی پیاسوں سے محبت کا جذبہ
سب تیرے لئے ہیں ابن علی سب تیرے لیے ہیں اے آقا
تیری پیاس کی یاد منانے کو آنکھوں میں ایک سمندر ہے
یہ داغ ..

ماتم ہے تیری مظلومی کا نوحہ ہے تیری مظلومی کا
تو ساقیٔ کوثر کا بیٹا پانی نہ ملا تجھ کو نہ ملا
وہ تشنہ لبی وہ پیاس تیری یاد آئے تو مثل خنجر ہے
یہ داغ ..

بے آب جو رن میں قتل ہوا اے سبطِ نبیؐ تیرا کنبہ
سوچوں میں تلاطم ہے اب تک کرتا ہے سمندر بھی گریہ
تیرے سوکھے ہوئے ہونٹوں کی قسم شرمندہ ہے موج کوثر بھی
یہ داغ ..

اکبرؑ کے کلیجے میں برچھی میدان بلا میں ٹوٹ گئی
جس غم سے میرے مولا تیری پیری میں کمر صدمے سے جھکی
اس غم کی تپش سے نوحہ کناں زینبؑ کا بھی قلب مضطر ہے
یہ داغ ..

چھ ماہ کا وہ ننھا اصغر ہونٹوں سے گیا میداں میں مگر
پانی نہ ملا اس بچے کو اور تیر لگا تھا گردن پر
تیری فوج میں شامل ابن علی چھ ماہ کا ننھا اصغر ہے
یہ داغ ..

اب کس کو پکارے بنتِ علیؑ کوئی بھی نہیں اب تو باقی
ہاتھوں میں رسن ہے زینبؑ کے سجاد کے پیروں میں بیڑی
بے دفن و کفن ہے تو اصغر ہمشیر تیری بے چادر ہے
یہ داغ ،، ،، ،، ،، ،، ،،

معصوم سکینہؑ کے بندے اس طرح سے اعدا نے پھینے
مارے ہیں طمانچے گالوں پر رخسار ہوئے اسکے نیلے
جلد آؤ مدد کو اے بابا فریاد یہ اس کے لب پر ہے
یہ داغ ،، ،، ،، ،، ،، ،،

ربجاں میرے مولا ہیں علیؑ میں ابن علی کا خادم ہوں
حق ہو نہ سکا تو حے کا ادا اس بات سے اب تک نادم ہوں
یہ فکر مجھے تڑپاتی ہے یہ بوجھ ہمیشہ دل پر ہے
یہ داغ نہیں ہیں ماتم کے سینوں پہ نشان جدؑ ہیں

خوں (دستہ محمدی)

ہیکس حسینؑ ہائے پیاسے حسینؑ
مارے گئے تیرے پیارے حسینؑ
مارا گیا تیرا گبرو جواں
تڑپا تیرے ہاتھ میں بے زباں
مارے گئے لال سارے حسینؑ
ہیکس حسینؑ ہائے پیاسے حسینؑ

بازو کٹے جب علمدار کے دل خون رونے لگا درد سے

ٹوٹی کمر غم کے مارے حسینؑ
بیکس حسین ہائے پیاسے حسینؑ

اکبرؑ کے سینے پہ برچھی لگی
خون میں نہایا شبیہ نبیؐ
ٹوٹے مقدر کے تارے حسینؑ
بیکس حسینؑ ہائے پیاسے حسینؑ

خیمے جلے چادریں چھن گئیں
عباس و قاسم نہیں تم نہیں۔
کس کو بہن اب پکارے حسینؑ
بیکس حسینؑ ہائے پیاسے حسینؑ

بالی سکینہ تڑپتی رہی
دھاتے رہے ظلم اس پر شقی
بندے یعیں نے آتارے حسینؑ
بیکس حسینؑ ہائے پیاسے حسینؑ

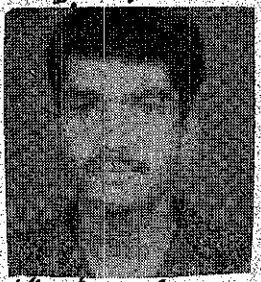

زنداں میں ایک لاڈلی مرگئی
حسرت رہائی دل میں رہی
آنسو رکیں کیوں ہمارے حسینؑ
بیکس حسینؑ ہائے پیاسے حسینؑ

ریحانؔ مولا علیؑ کی قسم
نوحہ نگاری میں میرا قلم
چلتا ہے تیرے سہارے حسینؑ
بے کس حسینؑ ہائے پیاسے حسینؑ

نوحہ (از محسن ذوالفقار مرتضوی)

اکبرؑ علی اکبرؑ علی اکبرؑ علی اکبرؑ

جاکر کوئی مقتل میں یہ اکبرؑ کو بتا دے
اک کوکھ جلی ماں کا یہ پیغام سنا دے
گھر جلتا ہے ہم لٹتے ہیں آ او علی اکبرؑ۔ اکبرؑ علی اکبرؑ

ہر سمت لپکتے ہوئے شعلے ہیں دھواں ہے
ظلم و ستم و جور کا اک سیل رواں ہے
چھنتی ہے ردا۔ آکے بچاؤ علی اکبرؑ۔۔ اکبرؑ علی اکبرؑ

تم جب سے گئے رن کی رضا شاہ سے لے کر
دیکھا نہ پلٹ کر کہ ہے کس حال میں مادر
کیا ہو گیا صورت تو دکھاؤ علی اکبرؑ۔۔۔ اکبرؑ علی اکبرؑ

دل پر جو گزرتی ہے تمہیں کیسے بتاؤں
کیا حال ہے بیٹا تمہیں کس طرح سناؤں
کچھ تم سے کہوں پاس جو آؤ علی اکبرؑ۔۔ اکبرؑ علی اکبرؑ

ششماہہ جو بھائی علی اصغرؑ تھا تمہارا
اک تیر ستمگار سے وہ بھی گیا مارا
بانو کو خبر اس کی سناؤ علی اکبرؑ۔۔۔ اکبرؑ علی اکبرؑ

سرور بھی ہمیں چھوڑ کے مقتل کو سدھارے
یوں ٹوٹ گئے جتنے تھے دکھیا کے سہارے
تم رد ہو گئے ماں کو نہ ستاؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر

اک عابد بیمار ہے باقی جو بچا ہے۔
بستر بھی نہیں خاک پہ بے ہوش پڑا ہے
للہ اُسے آ کے اٹھاؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر

بے یار و مددگار عدو سمجھے ہیں ہم کو
لاوارث و لاچار عدو سمجھے ہیں ہم کو
آ کر ذرا تلوار اٹھاؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر

تم کتنے بہادر ہو لعینوں کو بتا دو
ناموسِ پیمبرؐ کے محافظ ہو بتا دو
عباسؑ کو بھی نہر سے لاؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر

عباسؑ سے کہنا کہ مدد کی یہ گھڑی ہے
بیواؤں پہ آفت یہ نئی آن پڑی ہے
عمو کو کسی طور منواؤ علی اکبر... اکبر علی اکبر

نوحہ

(حسینی عزادار تنظیم) صاحب بیاض

سر ایک طرف ماں کی نظر دیکھ رہی ہے — سید شاہد حسین رضوی

آنسو میں رواں اپنا پسر دیکھ رہی ہے
زینبؑ کھڑی اکبرؑ کا سفر دیکھ رہی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

ہے خون میں غلطاں علی اکبر کی جوانی
شبیرؑ سے مانگا بھی تو پایا نہیں پانی
تصویر بنی خون میں تر دیکھ رہی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

حسرت ہی رہی دولھا بنے دیکھ نہ پائی
تقدیر نے کیسی یہ گھڑی آہ دکھائی
لیلیٰ علی اکبر کا جگر دیکھ رہی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

شبیر چلے آتے ہیں قاسم کو اٹھائے
ایک رات کی بیاہی ہے کھڑی سر کو جھکائے
سہرہ کی لڑی خون میں تر دیکھ رہی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

یہ کیسے مقدر نے انھیں دن ہیں دکھائے
عباسؑ بھی دریا سے پلٹ کر نہیں آئے
معصوم سکینہؑ ہے اُدھر دیکھ رہی ہے

دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

بے یار و مددگار جو پائے گئے خیمے
لوٹا گیا سامان جلائے گئے خیمے
لٹتا ہوا شبیرؑ کا گھر دیکھ رہی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے، مگر دیکھ رہی ہے

زینب پر عجب رنج و مصیبت کی گھڑی ہے
بے غسل و کفن بھائی کی میت جو پڑی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

عباسؑ نہیں قاسمؑ و اکبرؑ بھی نہیں ہیں
سب قتل ہوئے سبطِ پیمبرؐ بھی نہیں ہیں
ہر بی بی اِدھر اور اُدھر دیکھ رہی ہے۔
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

تقریر بیاں کیسے کروں درد کا منظر
کربل سے چلی ہاتھ بندھے بانیٔ مضطر
مڑ مڑ کے وہ جنگل میں پسر دیکھ رہی ہے
دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہی ہے

فوجد حسینی تنظیم عزادار

اُٹھے کیسے اُٹھے کیسے
بالی سکینہؑ کا لاشہ

پریشاں ہے زنداں میں ثانیٔ زہرا
مصیبت کی منزل پہ کتنی کڑی ہے
یتیماں کی میت زمیں پہ پڑی ہے
بنے قبر کیونکر اُٹھے کیسے لاشہ
پریشاں ہے زنداں میں ثانیٔ زہرا

یہ غربت یہ تنہائی یہ قید خانہ
ہے زنجیر میں جکڑا بیمار بھیا
اٹھائے بہن کا وہ کیسے جنازہ
پریشاں ہے زنداں میں ثانیٔ زہرا

سکینہ تجھے اب کہاں پاؤں بیٹی
اکیلی کہاں چھوڑ کر جاؤں بیٹی
بہت تنگ و تاریک ہے قید خانہ
پریشاں ہے زنداں میں ثانیٔ زہرا

یہ زینب سے ممکن نہیں ہے سکینہ
رہو تم یہاں اور میں جاؤں مدینہ
اٹھے گا نہ مجھ سے جدائی کا صدمہ
پریشاں ہے زنداں میں ثانیٔ زہرا

مدد کرنے آجاؤ میرے برادر
کہاں سو گئے میرے عباس برادر
ذرا آکے دیدو جنازے کو کاندھا
پریشاں ہے زنداں میں ثانیٔ زہرا

ہے بیمار ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنے
گلے میں ہے طوقِ گراں بار اُسکے
اُتارے لحد میں بھلا کون لاشہ

پریشاں ہے زنداں میں ثانیٔ زہراؑ

لحد میں تو اپنی بہن کو سلا کر
کہا رد کے عابدؑ نے شانہ ہلا کر
خدا حافظ اے شاہزادی سکینہؑ

پریشاں ہے زنداں میں ثانیٔ زہراؑ

اٹھائے ہوئے دل پہ داغِ یتیمی
ابھی تک میری گود میں سو رہی تھی
لحد میں بھلا کیسے سو جائے تنہا

تنہا ہے زنداں میں ثانیٔ زہراؑ

سکینہؑ کے مرنے سے محشر بپا ہے
کوئی غش میں ہے اور کوئی رو رہا ہے
اسیروں کے دل پر غضب کا ہے صدمہ

پریشاں ہے زنداں میں ثانیٔ زہراؑ

سکینہؑ کے لاشہ پہ زینبؑ یہ بولی
وطن روز جانے کو کہتی تھی بیٹی

رہائی کے بدلے مقدر تھا مرنا
پریشاں ہے زنداں میں ثانی زہراؑ

ہے زنداں میں شمس کیسی مصیبت
رسن بستہ ہیں سب اُٹھے کیسے میت
خدا جانے کیسے ہوا دفن لاشہ
پریشاں ہے زنداں میں ثانی زہراؑ

نوحہ (حسینی عزادار تنظیم)

کہتی تھی رو کے زینب مضطر جواب دو
بھائی حسین آئی ہے خواہر جواب دو
بھیا بہن سے اب تو شکایت نہیں کوئی
سر ننگے پھر کے آئی ہوں در در جواب دو
ظلم و ستم کی منزلیں طے کر کے آئی ہوں۔
شکوہ نہیں ہے کوئی بھی لب پہ جواب دو
اے پاسبان اہل حرم پیکر وفا
عباس روتے آئی ہے خواہر جواب دو
بھیا سکینہؑ مر گئی زندان شام میں
مار الم لیئے ہوں یہ دل پر جواب دو

بکھرے پڑے ہیں دشت میں باغ نبی کے پھول
کیسے وطن کو جائے یہ خواہر جواب دو۔

بیٹی جو منتظر ہے اُسے کیا بتاؤں گی۔
دیکھے گی جب نہ وہ رخِ انور جواب دو۔

طوفانِ ظلم و جور سے گزرے گئے
نانا کو کیا بتائے گی خواہر جواب دو۔

شکوہ لئے جو لب پہ بہن آئی ڈھونڈتی۔
صغرا سے کیا کہوں گی میں اکبر جواب دو

سوتے ہو تم تو چین سے بمشکل مصطفےٰ
فرقت میں بیقرار ہے مادر جواب دو۔

پوچھے پدر تو عون و محمد بتاؤں کیا
کہدوں نثار ہو گئے شہ پر جواب دو

ماں سے بچھڑ کے کیسے تمہیں نیند آگئی
روتی ہے ماں فراق میں اصغر جواب دو

کبرا سے ساتھ جاتی ہوں قاسم کے وطن
اے کشتۂ وفا میرے دل پر جواب دو

بھیا سنا یہ قافلہ لے کر اسیرِ غم
جائے مدینے عابدِ مضطر جواب دو

اہلِ وطن کیواسطے پیغام ہے کوئی
آہ سے کیا کہوں میں برادر جواب دو

ہلتا تھا دشت نالہ و شیون سے اے شمیم
نوحہ کناں تھیں زینبِ مضطر جواب دو

نوحہ (انجمن تبلیغ امامیہ)

مخمر لکھنوی۔

کہتی ہے روح فاطمہؑ زہرا نہ چھوڑنا
عباسؑ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا۔

پالا ہے پیس پیس کے دن رات چکیاں
ہاتھوں پہ میرے آج بھی چھالوں کے ہیں نشاں
شبیرؑ کو زمیں پہ تڑپتا نہ چھوڑنا
عباسؑ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا۔

گو ہے وفا تمہاری پیمبرؐ کو ناز ہے
اور بازوؤں پہ فاتح خیبرؑ کو ناز ہے
گھیرے اگر حسینؑ کو اعدا نہ چھوڑنا
عباسؑ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا

کرب و بلا سے لٹ کے جو آنا حرم کے ساتھ
مشکِ سکینہؑ بھی ہو تمہارے علم کے ساتھ
چھ ماہ کے صغیرؑ کا جھولا نہ چھوڑنا
عباسؑ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا

شاید کہ آ نہ جائے سکینہؑ فرات پر
اصغرؑ کے واسطے لئے کوزہ فرات پر

اب حشر تک فرات کا قبضہ نہ چھوڑنا
عباسؑ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا

عباسؑ کے علم کا پھریرا ہے سائباں
محشر علم کا پنجہ شفاعت کا ہے نشاں
محشر میں فاطمہؑ کا یہ نوحہ نہ چھوڑنا
عباسؑ عباسؑ میرے لال کو تنہا نہ چھوڑنا

نوحہ

(ناصر زیدی)

قتل ہو گئے سارے مہ جبیں لوٹتے ہیں گھر شام کے لعیں

اٹھتا ہے دھواں جلتی ہے زمیں
کس جگہ رہیں عرش کے مکیں
زینبؑ حزیں کوئی اب نہیں
قتل ہو گئے سارے مہ جبیں
لوٹتے ہیں گھر شام کے لعیں

ختم ہو چکی جنگ کربلا
خیمے جل گئے چھن گئی ردا

کر رہی ہے بین روحِ فاطمہ
خاک میں مل گئے سب مہ جبیں
زینبِ حزیں کوئی اب نہیں
قتل ہو گئے سارے مہ جبیں
لوٹتے ہیں گھر شام کے لعیں

قاسمِ جواں پھول سا بدن۔
ہو بہو جو تھا صورتِ حسنؑ۔
ایک رات کی جس کی دلہن
کیوں نہ ہو اجل اُس سے شرمگیں
زینبِ حزیں کوئی اب نہیں
قتل ہو گئے سارے مہ جبیں
لوٹتے ہیں گھر شام کے لعیں

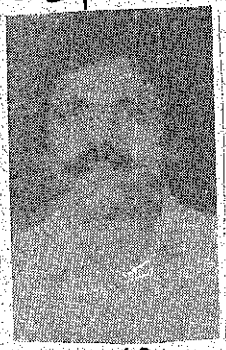

صورتِ نبیؐ سیرتِ علیؑ
حسن الامتاں نام بھی وہی
دیکھ کر جسے موت مر گئی
عرش ہل گیا ہچکیاں جو لیں
زینبِ حزیں کوئی اب نہیں
قتل ہو گئے سارے مہ جبیں
لوٹتے ہیں گھر شام کے لعیں

فاطمہ کا لال عاشقِ حسینؑ
فاتحِ فرات سب کے دل کا چین
جس پہ تھا نثار شاہِ مشرقین
سو گیا وہ شیر نہر کے قریں
زینبِ حزیں کوئی اب نہیں
قتل ہو گئے سارے مہ جبیں
لوٹتے ہیں گھر شام کے لعیں

ناصرِ عزادار و بے قرار
آپ کے کرم کا امیدوار
از پئے حسینؑ شاہِ نامدار
حل ہوں مشکلیں جلد بحقِ یقیں
زینبِ حزیں کوئی اب نہیں
قتل ہو گئے سارے مہ جبیں
لوٹتے ہیں گھر شام کے لعیں

اے میرے حسینا اے میرے حسینا
رہے تیرا ماتم رہے تیرا نوحہ

صاحبِ بیاض سید عاقل حسین

انجمن تبلیغ اہلبیتؑ

سرپرست: سید انیس جعفری — صدر: اخلاق حسین نقوی۔
جنرل سکریٹری
سید محمد اطہر
تعداد ممبران — 2000
فون نمبر: 658924

نوحہ

(سمیع) (انجمن تبلیغ اہل بیت)

تمہاری یاد میں آنسو بہاؤں گی بابا
جو دل کا حال ہے کس کو سناؤں گی بابا
آنسو بہاؤں گی بابا آنسو بہاؤں گی بابا
سہوں گی ظلم طمانچے بھی کھاؤں گی بابا
مگر حسینؑ نبی کو بچاؤں گی بابا
نہ جاؤ نہر پہ کہتی تھی روکے عمو سے
میں پیاس اشکوں سے اپنی بجھاؤں گی بابا
آنسو بہاؤں گی بابا آنسو بہاؤں گی بابا
وہ سینہ جس پہ سلاتے تھے تم محبت سے
نہ سو سکوں گی جو اس کو نہ پاؤں گی بابا
آنسو بہاؤں گی بابا آنسو بہاؤں گی بابا
تمہیں بتاؤ چچا ہیں نہ اکبر و قاسم
میں کس کو داغ یتیمی دکھاؤں گی بابا
ملے گا پانی تو اصغر کی یاد آئیگی
میں اسکی پیاس کو کیسے بجھاؤں گی بابا

ستم گروں نے اگر ظلم ہی کی ٹھانی ہے
تو میں بھی صبر کے جوہر دکھاؤں گی بابا۔
جو ساتھ تم نہ چلو گے تو میں تمہارے ساتھ
مدینہ لوٹ کر ہرگز نہ جاؤں گی بابا
دیکھاؤں گی کہ طمانچوں کے نیل کتنے ہیں
تمہارے پاس میں جس دن بھی آؤں گی بابا۔
ہمیشہ روئے گی دنیا میری اسیری پہ
میں قید خانے کو ایسا بساؤں گی بابا
کریں گے کیوں نہ شفاعت شفیع محشر کو
سمیع کا نوحہ میں پڑھ کر سناؤں گی بابا

نوحہ (انجمن تبلیغ اہلبیت)

بنت علی کرتی ہے نوحہ میں پریشاں بابا
قیدی بنائی گئی سر سے ردا چھینی گئی ہائے
قتل برادر ہوا سنتا نہیں کوئی صدا
کس سے کہوں جا کے حال دل قتل رن میں بھائی ہوا
بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں
میں ہوں اسیر جفا دل میں میرے زخم ہیں گہرے ہائے

عون محمد بھی نہیں نقش لبِ جعفر بھی نہیں
کس سے کہوں جا کے حال دل کوئی نہیں غم کے سوا
بابا پریشاں " " " " "
شامِ غریباں آگئی دشت میں ٹوٹا ہوا نیزہ لئے ہائے
پہرے پر میں ہوں کھڑی سخت ہے یہ کیسی گھڑی
کس سے کہوں جا کے حال دل یا علی شیر خدا
بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں
جل گیا جھولا بھی کرتی ہے بانو یہی رو کے بکا ہائے
اصغر ناداں کے لئے بانو نے وہ بین کیے
کس سے کہوں جا کے حال دل ننھا گلا چھدا گیا
بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں
ہو گئے شانے بھی قلم میرے جری شیر کے پردیس میں ہائے
کوئی سہارا نہیں آنکھوں کا تارا بھی نہیں۔
کس سے کہوں جا کے حال دل کھلو گیا عباس کا دستا
بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں
ٹکڑے بدن رن میں ہوا ابن حسن قاسم گلگوں قبا ہائے
خون کی مہندی مچی لگی فرو اتر پتی ہی رہی

کس سے کہوں جا کے حالِ دل خاک ہو گیا سہرا
بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں
شام کا اب یہ سفر جاتی ہوں رڑتی ہوئی میں ننگے سر ہائے
کون اوڑھائے گا ردا کینہ میرا مارا گیا۔
کس سے کہوں جا کے حالِ دل اب کوئی نہ باقی رہا
بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں
اے ریحان فرشِ غم بچھا فاطمہ زہرا کی یہی ہے صدا ہائے۔
مر گیا ہے میرا پسر لٹ گیا ہے میرا جگر
کس سے کہوں جا کے حال دل کون ہے خدا کے سوا
—— بابا میں پریشاں بابا میں پریشاں

(انجمن تبلیغ اہلبیت)

نوحہ

ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ
اللہ اللہ سکینہؑ کا یہ امتحاں
ہر قدم بڑھتی جاتی رہیں سختیاں
کوئی سنتا نہیں کس کو آواز دے
ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ ہائے سکینہؑ
اللہ اللہ سکینہؑ کا یہ امتحاں

کیا تم کو گوارہ ہے بھائی
بے چادر ہو زہرا جائی
جل جائے ہمارا گھر

عباس عباس زینبؑ نے کہا میرے برادر عباس
روتی ہے سکینہؑ گھر آؤ
پانی نہیں ملتا مت لاؤ
اے لختِ دلِ حیدرؑ آؤ

عباس عباس زینبؑ نے کہا میرے برادر عباس
اکبرؑ کا جگر دو پارہ ہے
اعدا نے وہ نیزا مارا ہے
پوشاک ہے خوں میں تر

عباس عباس زینبؑ نے کہا میرے برادر عباس
کیا سنتے نہیں ہل من کی صدا
مقتل میں شاہِ دیں ہے تنہا
گھیرے ہے انہیں لشکر

عباس عباس زینبؑ نے کہا میرے برادر عباس
شبیرؑ کی گردن پر خنجر
چلنے کو ہے اے ابنِ حیدرؑ

مر جاؤں گی میں گھٹ کر

عباس۔ عباس زینب نے کہا ،، ،، ،،

گھر جلتا ہے اٹھتا ہے دھواں
ہے وقت مصیبت تم ہو کہاں
ہے در پہ عجب امنظر

عباس۔ عباس زینبؑ نے کہا ،، ،، ،،

سجادؑ کے پیروں میں زنجیر
پہناتے ہیں ظالم بے تقصیر
لو چھین گئی بستر

عباس۔ عباس زینبؑ نے کہا میرے برادر عباس

میں بنت علیؑ ناز وں کی پلی
لو قید ہوئی زنداں کو چلی
دیکھو تو ذرا اٹھ کر

عباسؑ عباسؑ زینبؑ نے کہا میرے برادر عباسؑ

ہیں بارہ گلے اور ایک رسن
ہے بالی سکینہؑ تشنہ دہن
سب کنبہ ہے مضطر

عباسؑ عباسؑ زینبؑ نے کہا میرے برادر عباسؑ

بے گور و کفن ہے سبطِ نبیؐ
تعداد نہیں ہے زخموں کی
مغموم ہے یوں خواہر
عباسؑ عباسؑ، زینبؑ نے کہا میرے برادر عباسؑ
کیا خوفِ قیامت ہو مجھ کو
ریحانہ میرؑ قسمت دیکھو
ہیں میرے دو یاور ۔۔ عباسؑ عباسؑ، زینبؑ، زینبؑ

نوحہ

ماہر لکھنوی

ہے سکینہ منتظر عباس پانی لائیں گے۔
پیاس کو بھولی سکینہؑ دیکھ کر اصغرؑ کی پیاس
پیار سے بہلا رہی ہے دل میں ہے پانی کی آس
خالی مشکیزہ اٹھا کر لائی وہ عمو کے پاس۔
لے کے مشکیزہ کہا جلدی ہم آجائیں گے
ہے سکینہؑ منتظر عباسؑ پانی لائیں گے۔

جیسے ہی پانی بھرا مشکیزے میں عباس نے
اور چلے سوئے حرم تو دل کو توڑا پیاس نے
بچوں کی آواز یہ تھی مار ڈالا پیاس نے

ہائے اک قطرہ بھی پانی کا وہ پہنچائیں گے
ہے سکینہ منتظر عباس پانی لائیں گے۔

کہتی ہے بالی سکینہ میرے عمو میں نثار
ہائے کس کو نہر پر بھیجے تمہاری دل فگار

در پہ خیمے کے کھڑی کرتی ہوں کب سے انتظار
دیکھئے وہ پانی لے کر نہر سے کب آئیں گے
ہے سکینہ منتظر عباس عباس پانی لائیں گے۔

دی صدا عباس نے آقا مدد فرمائیے
جان نکلی جا رہی ہے شکل تو دکھلائیے
ہو گئے شل نے قلم میرے ذرا جلد آئیے
بھر کے مشکیزہ بھلا ہم کس طرح گھر آئیں گے
ہے سکینہ منتظر عباس عباس پانی لائیں گے

پھر شاہ والا سے عباس جری نے یہ کہا
لاش میری گھر پہ لے جائیں خدا کا واسطہ
مجھ کو تڑپاتی رہے گی پیاس سے بچوں کی صدا
بچے میرے یونہی پیاسے ہائے اب وہ جائیں گے
ہے سکینہ منتظر عباس عباس پانی لائیں گے۔

آج بھی زنداں سے آتی ہے اکبرؑ کی یہ صدا
دیکھتی ہوں اب بھی راستہ اے میرے پیارے چچا۔
سمجھ چلی ہیں اب نگاہیں دیکھتے یہ راستہ
ہم تلک ہم یوں ہی اس زنداں میں غم کھائیں گے
ہے سکینہ منتظر عباس عباس پانی لائیں گے

آج بھی روتا ہے دریا ہے اے پیاسو تمکا پاس
پیٹ کر سر کہہ رہی ہے موجِ دریا ہائے پیاس۔
آج بھی آتی ہے ماہر یہ صدائے دلخراش۔
ہائے بچے اب کہاں پانی کا قطرہ پائیں گے
ہے سکینہ منتظر عباس عباس پانی لائیں گے

نوحہ ۔ ہاشم رضا ہاشم

شہ نے فرمایا میری جان اکبرؑ
ہو گئی صبح دو اذان اکبرؑ
کیا ہوا انجام کو تو کیا جانے
آؤ مل لو کہ پھر خدا جانے۔
تم کہاں ہو گے ہم کہاں اکبرؑ
ہو گئی صبح دو اذاں اکبرؑ

زندگی چاہیئے تمہیں کہ اجل
اس طرف ماں اُدھر برہنہ مقتل
شہؑ نے فرمایا میری جاں اکبرؑ
راہ تکتی ہیں برچھیاں اکبرؑ
ہو گئی صبح دو اذاں اکبرؑ

یوں نہ بچھڑے کسی کا لال جواں
یہ جو آواز آ رہی ہے یہاں
شہؑ نے فرمایا میری جاں اکبرؑ
ہیں تیری ماں کی سسکیاں اکبرؑ
ہو گئی صبح دو اذاں اکبرؑ

دل کا ارماں نہ ہو سکا پورا
ماں کی خواہش تھی تم بنو دولھا
شہؑ نے فرمایا میری جاں اکبرؑ
گر پڑا ہے پہ آسماں اکبرؑ
ہو گئی صبح دو اذاں اکبرؑ

تو جوانی ہے باپ کی بیٹا
تو ہی زینبؑ کی آرزو بیٹا
شہؑ نے فرمایا میری جاں اکبرؑ

بن تیرے کیا ہے یہ جہاں اکبر
ہو گئی صبح دو اذاں اکبر
قتل گاہ سے اٹھائے گا کیسے
لاش خیمے میں لائے گا کیسے
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر
باپ ہے تیرا ناتواں اکبر
ہو گئی صبح دو اذاں اکبر

آسماں ہل رہا ہے آہوں سے
کیسے دیکھوں میں اپنی آنکھوں سے
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر
خشک لب اور یہ زباں اکبر
ہو گئی صبح دو اذاں اکبر

یہ بتا اور میں کس سے کہوں
میرا کیا ہے جیوں جیوں نہ جیوں
شہ نے فرمایا میری جاں اکبر
جان دے دے گی تیری ماں اکبر
ہو گئی صبح دو اذاں اکبر

چین اس دل کا اٹھ گیا جاؤ
میں نے تو صبر کر لیا جاؤ
شہ نے فرمایا میری جاں اکبرؑ
کھاؤ سینہ پہ تم سناں اکبرؑ
ہو گئی صبح دو اذاں اکبرؑ

میں نے ہاشم ہزار بار کہا
کم سے کم یہ مجھے بتا کر جا
شہ نے فرمایا میری جاں اکبرؑ
کون ہے گھر کا پاسباں اکبرؑ
ہو گئی صبح دو اذاں اکبرؑ

نوحہ (انجمن تبلیغ اہلبیت)

قید خانے سے چھٹی آئی یہاں
چھوڑ کر تیری سکینہؑ کو وہاں
میرے آنسو ہیں اسی غم میں رواں
اور بانو کی بھی جاری ہے فغاں
ہے زینبؑ دلگیر یہ فریاد کناں
بھیا بھیا بھیا بھیا
بعد میں تیرے عجب حال ہوا

چھن گئی سر سے میرے آہ ردا
گھر لٹا اور ہے سامان جلا
تو بتا کس سے کروں میں یہ بیاں
ہے زینب دلگیر یہ فریاد کناں
بھیا بھیا بھیا بھیا

دشت غربت میں اندھیرا جو ہوا ۔
میں نے بچوں کو اکٹھا ہے کیا ۔
رات بھر جاگ کے پہرا بھی دیا
ہائے عباس نہ تھا پاس وہاں
ہے زینب دلگیر یہ فریاد کناں
بھیا بھیا بھیا بھیا

ریت کے ذرے تھے لہو میں بھرے
سامنے لاشوں کے ٹکڑے تھے پڑے
ہائے تھے جو سے اسماں کے تلے
چپکے چپکے تھی زمیں پہ فریاد کناں
ہے زینب دلگیر یہ فریاد کناں
بھیا بھیا بھیا بھیا

رات کو اٹھ کے سکینہ جو گئی ۔
ڈھونڈنے لاشوں میں تجھکو وہ پھری

جانے کس طرح سے مجھکو وہ ملی
ڈھونڈنے اسکو چلی میں بھی وہاں
چل پڑی دیتی ہوئی اس کو صدا
بیٹا اکبر ذرا اٹھ کر تو بتا
بہنا کلثوم ذرا نہر پر جا
دیکھ جا کے ہیں عباس جہاں

ڈھونڈتی پھرتی رہی جنگل میں
پہنچی جس وقت کے میں مقتل میں
ہائے وہ خون بھری دلدل میں
دل کو تھامے ہوئے پہنچی میں وہاں

پایا سوتا ہوا پاؤں پر تیرے
آگئے اشک بھی آنکھوں میں میرے
اٹھ کے کہنے لگی یہ رو رو کے
پھوپھی اماں میرے بابا ہیں یہاں

اک بی بی تھی وہاں پر بیٹھی
دیکھ کر مجھکو وہ اٹھ کر چلدی
میں نے آواز بھی دی پر نہ رکی
نہر کی طرف چلی کرتی فغاں

دیکھتی جاتی تھی مڑ مڑ کے مجھے
مڑ کے پھر دیکھتی لاشے کو تیرے
جانے کیا تھی کہتی چپکے چپکے
ہوں، نہ ہونگی وہ بھیا اماں
کس طرح قید کیا کیسے کہیے
حکم تھا کوفے میں لے کر وہ چلیں
سر برہنا سرِ بازار ہمیں
بھیا بابا مجھے یاد آئے وہاں
ہے زینبؑ دلگیر یہ فریاد کناں
بھیا بھیا بھیا بھیا
قبر پہ کہتی رہی ہو کے کھڑی
دکھ ذرا غم زدہ وہ بنت علی
قبر پہ ہائے وہ تو قید کی
ایک آواز یہ پھر سب نے سنی
ہے زینبؑ دلگیر یہ فریاد کناں
بھیا بھیا بھیا بھیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسین ابن عُسلی کا ہے تذکرہ
وہ جس نے دین کو زندہ کیا ہے

صاحب بیاض :

انجمن شمشیر حیدریِ معصومانہ

نوحہ

انجمن شمشیر حیدری کھارادر

کربلا والوں کی زنداں سے رہائی ہوگئی
تربتِ بابی سکینہؑ سے جدائی ہوگئی
اس قدر مارے طمانچے ہائے شمر بدکار نے
حشر تک وہ موت بابا کی رولائی سوگئی
تربتِ بابی سکینہؑ سے جدائی ہوگئی
کربلا والوں کی زنداں سے رہائی ہوگئی
مومنو منہ کو چھپالو نوچ ڈالو سر کے بال
سر برہنہ دشت میں زہرہؑ کی جائی ہوگئی
تربت بابی سکینہؑ سے جدائی ہوگئی
کربلا والوں کی زنداں سے رہائی ہوگئی
مثل پھولوں کی چنے تھے لاشوں کے ٹکڑے حسینؑ
اس قدر پامال زہرہؑ کی کمائی ہوگئی۔
تربتِ بابی سکینہؑ سے جدائی ہوگئی۔
کربلا والوں کی زنداں سے رہائی ہوگئی
اصغر معصوم کا وہ مسکرانا موت پر
دیکھ کر شرمندہ دریا کی ترائی ہوگئی۔
تربتِ بابی سکینہؑ سے جدائی ہوگئی۔
کربلا والوں کی زنداں سے رہائی ہوگئی

سرخ گلزار جب مشکل کشا کے لال کا
تا قیامت دین کی مشکل کشائی ہو گئی

تربت بالی سکینہ سے جدائی ہو گئی
کربلا والوں کی زہرا سے رہائی ہو گی

نوحہ (شمشیر حیدری معصومانہ)

ایسا نہیں یہ ماتم کرتے رہے ہیں سارے
اس فرض میں شامل ہیں اللہ کے نبی پیارے

روتا فرات بھی ہے بچوں کی تشنگی پہ
پانی سے پیٹتے ہیں عباسؑ کو کنارے

میں دیکھوں کس طرح سے کرتے نہیں ہو ماتم
کڑیل جواں کا لاشہ ہو سامنے تمہارے

بے گور و کفن ہو کہنے کی تیرے لاشیں
خیمے جلا کے جیسے کوئی چادریں اتارے

پابند رسیوں میں زہراؑ کی بیٹیاں تھیں
ہم کیوں نہ سر کو پیٹیں عابد کو کوڑے مارے

نجفیؔ حسینیؑ ماتم مومن کی عبادت ہے
کرتی ہیں حور و غلماں کرتے ہیں چاند تارے

(انجمن شمشیر حیدری معصومانہ)

نوحہ

آغاز ہو رہا ہے کربل کی کہانی کا
لوگو یہ جنازہ ہے اسلام کے بانی کا

بی بی نے کہا بابا کربل میں چلے آنا
منظر دکھاؤں گی اکبرؑ کی جوانی کا

کٹ جائیں گے بازو بھی عباس باوفا کے
تیروں سے ہوگا چھلنی مشکیزہ وہ پانی کا

بجھے گا کربلا میں قاسمؑ کے سر کا سہرا
خوشیاں سمیٹے گا عالم وہ ویرانی کا

تا حشر میرے مولا مشتاق رہوں تیرا
ملجائے شرف مجھ کو بس تیری غلامی کا

نوحہ (انجمن شمشیر حیدری معصومانہ)

بھولا ہے نہ بھولے گا تا حشر زمانہ
دربار یزید میں تیرا خطبہ سنانا

تیرے پہ دے یہ قربان تیرے بھائی کے صدقے
آتا ہے جسے دین پہ گھر بار لٹانا

حرملؔ یہ تیرا جرم کبھی چھپ نہیں سکتا
پانی کے عوض تیرے اصغرؑ کو سلانا

شبیرؑ نے یہ درس زمانے کو دیا ہے
آگے کسی ظالم کے کبھی سر نہ جھکانا
شبیرؑ کی عظمت ہے یہ شبیر کی جرأت
مقتل سے وہ اکبرؑ کے لاشے کو اٹھانا
مشتاق کہے جا تو اسی در کی غلامی
بخشش کا نہیں ایسا کوئی اور ٹھکانا

نوحہ (انجمن شمشیر حیدری کھارادر)

حسین ظلمتوں میں گوہر تابندہ ہے
کہ جس کے ہونے سے انسانیت پائندہ ہے
سوار دوش رسالتؐ کے سر نے نیزہ پر
قرآں سنا کے دکھایا شہید زندہ ہے
نہ پہنچا پائی نہ لاشہ بھی جائے جسموں میں
کنیز زادہ تیری بیٹیؑ سے شرمندہ ہے
ستارے ماند ہیں ماتم فضائیں کرتی ہیں
غم حسین میں مغموم ہر پرندہ ہے
اداس روضہ نبیؐ روتا ہے دل صغرا کا
شہید تیری شبیہہ ہو گئی کہ زندہ ہے

جو سر برہنہ نظر آئی غازی کو زینبؑ
یہ سر نے کر کے بتایا شہید زندہ ہے

نہ ترس بچوں پہ نہ پاس حرمہ والوں کا
سپاہ شمر میں بخشی ہر اک درندہ ہے

یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ یاحسینؑ
مولا حق امام یاحسینؑ یاحسینؑ

ناظم اعلیٰ : سید لاوشاہ : بالی چاچا

صاحب بیاض : فصاحت حسینؑ

انجمن ثنا الموحدین کھارادر کراچی

سید ناظم حسین پارٹی

تعداد ممبران :- ۴۰۰۰

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

او شمرِ لعین تجھ کو ذرا رحم نہ آیا
سجدے میں لہو سبطِ پیمبرؐ کا بہایا

بس کی نہ گلا کاٹ کے سلطانِ عرب کا
سر کاٹ کے شبیرؑ کا نیزے پہ چڑھایا

افسوس مسلمان تھے یہاں شکنِ ایماں۔
سر ننگے مسلمانوں نے زینبؑ کو پھرایا

روتی ہے پیٹتی ہے خدایا کہاں جائیں
کانوں سے لہو کس نے سکینہؑ کے بہایا

کیوں ہاتھ اٹھاتی نہیں کانوں سے سکینہؑ
دُر چھین لئے شمرِ ستمگر نے ستایا

نیند آگئی اصغرؑ تجھے آغوشِ پدر میں
حرملؑ نے تجھے تیر سے پہلو میں سلایا

میت تھی جواں اور ضعیفی کا تھا عالم
کس طرح فلک لاشے کو سرورؑ نے اٹھایا

کاظمؑ جسے شانوں پہ اٹھائے تھے محمدؐ
سر اس کا مسلمانوں نے نیزے پہ چڑھایا

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

احساس رلاتا ہے زینبؑ تیری غربت کا
دم خوب بھرا بی بی بھائی کی محبت کا
بیٹوں کو فدا کرکے شکرانہ بجا لائی
چلتا ہے پتہ اس سے زینب تیری عظمت کا
پامال ہوا لاشہ فرزند پیمبرؐ کا
امت نے دیا شاید یہ اجر رسالت کا
بھیجا تھا سکینہؑ نے پانی نہ چچا لائے
احساس نہیں باقی اب پیاس کی شدت کا

جب سے گئے بابا ویران مدینہ ہے
باقی ہے سہارا اک نانا تیری تربت کا
جھولے سے گرے اصغر کہرام ہے خیمے میں
بچے کو خیال آیا بابا کی رفاقت کا
دفنا چکے اصغر کو اب کوئی نہیں باقی
اندازہ کرے کوئی شبیرؑ کی حالت کا

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

اصغر کا لہو جب نہ لیا ارض و سماں نے
چہرے پہ لاخون وہ شاہ کربلا نے

پوچھے کوئی اصغر سے کہ اے ماہِ رباب اب — جھولے سے گرایا ہے تجھے کس کی صدا نے
ننھی سی زباں پھیر کے ہونٹوں پہ دکھائی — پر گھونٹ نہ پانی کا دیا قوم جفا نے
جب کر دیا شبیرؑ نے مٹی کے حوالے — بے تیر سے یوں رو کے کہا شاہِ ہدیٰ نے
ننھی سی تربت میں رہو آج اکیلے — گھر جاؤں نہ اے لال میرے ماں کو ستانے
یہ کہہ کر پڑھی فاتحہ اور اٹھ گئے مولا — وقت آگیا سجدے میں گئے سر کو کٹانے

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

منزل شام کہاں غیرتِ شبیرؑ کہاں — ہائے سجاد کو لے آئی ہے تقدیر کہاں
آج شاید کہ زمانے میں علمدار نہیں — ورنہ دربار میں عباسؑ کی ہمشیر کہاں
خیر ہو اصغرِ معصوم کی دل ڈرتا ہے — کوئی للہ بتا دو کہ چلے تیر کہاں
چین سے سوئے کی زنداں میں بیکسہ کیسے — اب وہ گھر بار کہاں سینۂ شبیرؑ کہاں
آج کہتے ہیں بے پردہ علی کی بیٹی — ہائے شہزادیٔ کونین کی تشہیر کہاں
اک چادر تھی سر پاک پہ سو وہ بھی نہیں — بھائی کو دیگی کفن زینبِ دلگیر کہاں
قتل شبیرؑ ہوئے لٹ گیا گھر زہراؑ کا — ننگے سر دین کی خاطر گئی ہمشیر کہاں

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

گھر فاطمہؑ کا لوٹا پردیس میں قضا نے — سید کا خون بہایا غربت میں اشقیا نے
جنبش ہوئی زمین کو روحِ رسولؐ تڑپی — نہ جانے کیا کہاں تھا ایک تیر حرملا نے
گردن پہ تیر کھا کر اصغرؑ کا مسکرانا — تڑپا دیا قضا کو بے شیر کی ادا نے
یہ عالمِ ضعیفی وہ مرگِ نوجوانی — شبیرؑ جا رہے ہیں اکبرؑ کی لاش اٹھانے
پھر فاطمہؑ کے در پر دستک ہوئی کسی کی — لو آگئے مسلماں زہراؑ کا گھر جلانے
کونے کی بستیوں میں آئی علی کی بیٹی — آنکھوں میں پھر گئے ہیں گزرے ہوئے زمانے

بعد حسینؑ شمسی کیا یہ وقت آیا
ناموس پنجتن ہے ظالم کے قید خانے

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

کٹتا ہے گلا رن میں فرزند پیمبرؐ کا
اب کون محافظ ہے زینب کے کھلے سر کا

شاید کسی ظالم نے زینب کی ردا چھینی
اٹھ اٹھ کے گرا لاشہ عباس دلاور کا

کیوں روٹھ گئے ماں سے گھر آتے نہیں اصغر
خیمے میں اداسی ہے دل چاک ہے مادر کا

منہ ڈھانپے ہوئے مادر بے شیر روتی ہے
یاد آتا ہے جھولے سے گرنا علی اصغر کا

لاشہ قاسم کے ٹکڑے جو اٹھا لائے
سر کھول کے بہنوں نے تاج کیا شبر کا

شبیرؑ یہ کہتے تھے عباس کہاں ہو تم
ہم سے نہیں اٹھتا ہے لاشہ علی اکبرؑ کا

شاہ چومتے تھے بازو زینب کے دم رخصت
زینبؑ نے گلا چوما مظلوم برادرؑ کا

وہ زخم اثر گہرے بیمار کے دل پر تھے
غم کھا گیا عابد کو زینبؑ کے کھلے سر کا

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

گلشن آل پیمبر میں خزاں آنے کو ہے
حیدر صفدر کا سایہ سر سے اٹھ جانے کو ہے

آج زینب کو نظر آنے لگا بازار شام
فاطمہ کیا پھر کسی دربار میں جانے کو ہے

جب گرے گھوڑے سے عابد تو سکینہ نے کہا
در میرے اور چادر تطہیر چھن جانے کو ہے

کربلا والوں کی شاید تشنگی کا ہے خیال
ساقی کوثر ذرا پہلے چلے جانے کو ہے

زینبؑ و کلثوم کو سینے سے کر لو اب جدا
باپ کے چہرے کی رنگت اب بدل جانے کو ہے

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

ہم سے غم شبیر بھلایا نہیں جاتا
یہ داغ کلیجے کا مٹایا نہیں جاتا

اٹھتے ہیں کبھی بیٹھتے ہیں مولا اکیلے — کیا لاشۂ فرزند اٹھایا نہیں جاتا
اتنے تن شبیرؑ پہ ہیں تیر نمایاں — بچی کو بھی سینے سے لگایا نہیں جاتا
قاسم کی نہ امید رکھو مادرِ قاسم — لاشے کی یہ حالت ہے کہ لایا نہیں جاتا
کہتے ہیں علمدار کہ دے موت خدایا — منہ پیاسی سکینہ کو دکھایا نہیں جاتا

نوحہ (انجمن شباب المومنین)

لے نانا تیرا دین بچانے میں چلی ہوں — تیرے پسر کا ساتھ نبھانے میں چلی ہوں
سر دین پہ ہوگا قربان دین کے اصول کا — قربان ہوگا پردہ جناب بتول کا
مفہوم تیرے دین کا بتانے میں چلی ہوں
باطل کے ہر ستم کو نانا میں سہوں گی — اسلام زندہ باد میں جا جا کے کہوں گی
قصرِ یزیدیت کو گرانے میں چلی ہوں
نفسیر ہوں میں نانا ناطق قرآن کی — زینب ہے نام بیٹی ہوں کل ایمان کی
قرآن بازاروں میں سنانے میں چلی ہوں
ترے سر کے ٹکڑے کردوں گی میں رقم — ام البنینؑ کے چاند علمدار کی قسم
ہر زیاں کا ارزام مٹانے میں چلی ہوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انجمن عزائے حسینؑ رجسٹرڈ

جعفر طیار سوسائٹی ملیر

تعداد ممبران 2000

صاحب بیاض ـــ اشرف حسین چیمہ۔

صدر: مشرف حسین۔ نائب صدر: سید اختیار امام۔

جنرل سیکریٹری: سید حامد رضا۔ جوائنٹ سیکریٹری۔ سید ظفر حسین

نوحہ انجمن عزائے حسین رجسٹرڈ

کہتی تھی ماں یہ لاش پہ اکبرؑ اذاں دو
اٹھو کہ ہو گئی سحر اکبرؑ اذاں دو

دیکھو تو آسماں پہ ستاروں کا اضطراب
اب ڈوبنے کو ہے قمر اکبرؑ اذاں دو

اشکوں سے میرے کرو وضو میرے مہ جبیں
دیکھو تو ماں کی چشم تر اکبرؑ اذاں دو

دن زندگی شب کی قیامت گزر گئی
کیوں سو رہے ہو بے خبر اکبرؑ اذاں دو

لو ہچکیاں نہ اس طرح رکو و ہٹ ایڑیاں
تڑپو نہ بیٹا خاک پہ اکبرؑ اذاں دو

دم توڑتے ہو ماں کی نگاہوں کے سامنے
آتا ہے منہ کو اب جگر اکبرؑ اذان دو

بس اب یہی ہے ماں کی تمنائے آخری
زانو پر رکھ کے سر میرے اکبرؑ اذان دو

محشر جب آئی کان میں تکبیر کی صدا
آئی صدائے پُر اثر اکبرؑ اذان دو

نوحہ (انجمن عزائے حسین)

پکاری شاہ نے لاکے مادرؑ اٹھو سکینہؑ سحر ہوئی ہے
نہ روٹھو غمگین ماں سے دلبرؑ اٹھو سکینہؑ سحر ہوئی ہے

اٹھو عباس آرہے ہیں وہ بھر کے مشکیزہ لا رہے ہیں
نہ ظلم ڈھائیگا کوئی تم پر، اٹھو سکینہؑ سحر ہوئی ہے

نہ کوئی مارے گا تازیانے، نہ آئیگا اب کوئی تانے
نہ شمر لے گا تمہارے گوہر، اٹھو سکینہؑ سحر ہوئی ہے

قفس میں ہم سے منہ نہ موڑو، رہو نہ خاموش کچھ تو بولو
نہ پاس اکبرؑ ہیں اور نہ اصغرؑ، اٹھو سکینہؑ سحر ہوئی ہے

نہ کمسنی میں سکون پایا، اٹھا ہے سر سے پدر کا سایہ
یہی تھا بیٹا تیرا مقدر، اٹھو سکینہؑ سحر ہوئی ہے

تڑپ کے فرقت میں اب تو رونا پڑے کسی سے نہ جا کے سونا
بلانے آئے ہیں تم کو سرورؑ، اٹھو سکینہؑ سحر ہوئی ہے

نوحہ (انجمن عزائے حسین)

جب آخری رخصت کو چلے سید والا
حسرت سے شہ کو دیکھتی تھی بالی سکینہ

کہتی تھی کس پہ چھوڑ کے تم جاتے ہو ہم کو
اک بار تو سینے پہ ہمیں اور سلا لو
پھر ہمکو ملے نہ ملے آپکا سینہ

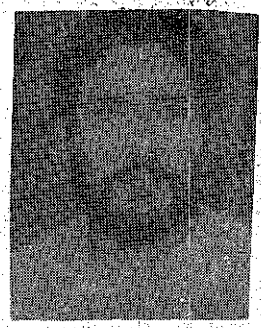

پیاسی ہوں بہت آپ کو اس کی تو خبر ہے
عمو کی جدائی کا بہت دل پہ اثر ہے
آئے نہیں کر کے گئے پانی کا بہانہ
للہ نہ مقتل کی طرف جایئے بابا
جو بھی گیا گھر سے وہ پلٹ کر نہیں آیا
تم جاتے ہو رن کو میرا چھٹتا ہے کلیجہ
اس دشت بیابان میں نہ یوں چھوڑ کے جاؤ
کیوں مجھ سے خفا ہو گئے للہ بتاؤ
مانگوں گی نہ اب پانی رہا آپ سے وعدہ
میرا نہ سہی دھیان بھتیجی جان کا کیجئے
سنتی ہوں بہت پیار ہے بابا تمہیں ان سے
پردیس میں ان کو تو نہ یوں چھوڑو اکیلا
مر جاؤنگی گھٹ گھٹ کے جو یوں جاؤ گے بابا
مقتل میں بھی ہمراہ مجھے پاؤ گے بابا
چھوڑوں گی نہ میں آپ کے رہوار کا رستہ

جانا ہی جو مقصود ہے رن کو نہیں جاؤ
لیکن میرے عمو کو ذرا نہر سے لاؤ۔
جب روئی تو دے گا مجھے کون دلاسہ

ریحانِ سکینہ نے جو کی درد کی تقریر
بیٹی سے یہ فرمانے لگے حضرت شبیرؑ
ہم جاتے ہیں مرنے تجھے اللہ کو سونپا

نوحہ (انجمن عزائے حسین)

پوچھے کوئی روداد ستم اہل حرم سے
زنداں کو چلے چھوٹ کے جب شاہِ امم سے
بازو تھے رسن بستہ رداسر پہ نہیں تھی۔
پوشاک لہو رنگ تھی سب بنتِ علیؑ کی۔
کہتی تھی خفا بھائی ہوئے کس لئے ہم سے

زنجیر میں جکڑے ہوئے بیمار حزیں تھا
دیتا جو تسلی کوئی ایسا بھی نہیں تھا
تنگ حلقہ زنجیر تھا پیروں کے ورم سے

بازاروں میں ہے آج وہی باعث تشہیر
پردے کے لئے جن کے نبی چادر تطہیر
کس حال میں آئے تھے کس جاہ و حشم سے

کہتی تھی سکینہ نہیں پانی مجھے درکار
امداد کو پہنچو میری اے شہ کے علمدار
میں پیاس بجھا لوں گی چچا دیدۂ نم سے

بانو نے کہا ہائے میرے ننھے مجاہد
جینے کی تمنا نہیں اللہ ہے شاہد
صد چاک ہوا قلبِ حزیں اک تیرے غم سے

عباس ابھی تک ہیں سب نہر جو سوتے
کہتی ہے وفا دیکھو وفادار ہیں ایسے
ہے مشک سکینہ بندھی غازی کے علم سے

کہتی تھی میرے سر کی ردا کیسے چھنے گی
شبیرؑ کی گردن پہ چھری کیسے چلے گی
زینب کو بڑی آس تھی عباس کے دم سے

لے بھر گیا مقبول یہ نوحہ تیرا ریحان
کہتا ہے یہ قرطاس بھی بھیگا ہوا ریحان
آنسو جو ٹپکنے لگے کاغذ پہ قلم سے

نوحہ - (انجمن عزائے حسین)

جھولا علی اصغرؑ کا جھلاتی رہی مادر

خود روتی رہی سب کو رلاتی رہی مادر
تکیہ کبھی رکھا کبھی بستر کو بچھایا
خود اپنی ردا ڈال کے جھولے کو سجایا
ارمانوں کو یوں اپنے سلاتی رہی مادر
ہاتھوں میں تصور میں لیا چاند سا چہرہ
لب چومے کبھی اور کبھی رخساروں کو چوما
یوں آگ کلیجے کی بجھاتی رہی مادر
کرتا کبھی ننھا سا کلیجے سے لگایا
جھونکا جو کبھی گرم ہوا کا کوئی آیا
جھونکوں سے ہوا کے بھی بچاتی رہی مادر
یہ لال جواں ہو گا رچاؤں گی میں شادی
مسند پہ بٹھاؤں گی اسے شہر خدا کی
آنکھوں میں کئی باخواب سجاتی رہی مادر
کہتی تھی میرا گیسوؤں والا میرا اصغر
بن جائے گا اک روز یہی ثانی حیدر
اک چھوٹی سی تلوار بناتی رہی مادر

چھوٹی سی لحد بن گئی میدانِ کربلا میں
جب سو گیا معصوم وہ آغوشِ قضا میں
بے شبیر نہ گھر آیا بلاتی رہی مادر

شبیر کے چہرے پہ لہو دیکھا تو بولی
خونِ علی اصغر ہی ہے اس خون کی سرخی
یہ کہہ کے دلِ شاہ دکھاتی رہی مادر

ریحانِ قیامت میں قیامت کا سماں تھا
اک غول فرشتوں کا تھا جو نالہ کناں تھا
نوحہ علی اصغر کا سناتی رہی مادر

نوحہ (انجمن تبلیغ عزا۔ انیس پور سری)

کہتی تھی صغرا آئے نہیں کیوں بابا اور بھیا اکبر؟
لے کے جواب خط بابا کا آیا نہ ابتک نامہ بر
جب سے گئے ہیں گھر سے بابا کوئی خبر ان کی نہیں لایا
خیر سے ہو سب میرا کنبہ کوئی خبر لائے جا کر
کہتی تھی صغرا ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

دھوپ کڑی ہے لُو چلتی ہے گرمی کا موسم اور سفر
سہ نہ سکے گا اس گرمی کو، ہے میرا ننھا اصغر
کہتی تھی صغرا ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

خواب مجھے کیوں آتے ہیں ایسے جن سے کلیجہ پھٹتا ہے
آپ مجھے بتلائیں دادی وہم ہے کیوں ایسے دل پر
کہتی صغرا ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

درد عجب رہتا ہے جگر میں سر پہ رداء کی ہی نہیں
جیسے جگر میں برچھی لگی ہے کھل جائے کا میرا سر
کہتی تھی صغرا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پانی اترتا ہے رک رک کر بھوک مجھے لگتی ہی نہیں
جیسے میرا کنبہ ہو بھوکا تشنہ لبی سے ہے مضطر
کہتی تھی صغرا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خون میں اکثر مجھ کو نظر آتا ہے اک خونی بن میں
چھین رہا ہے ایک لعیں کانوں سے بیکسہ کے گوہر
کہتی تھی صغرا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے میں اپنا دل سمجھاؤں سوتی ہوں تو دیکھتی ہوں
پیچھے سے کوئی پھیر رہا ہے گردن بابا پر خنجر
کہتی تھی صغرا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مل نہ سکوں گی شاید اب میں آئیگا ایک دن ایسا انیس
یاد دیدہ میں مر جاؤں گی تنہا گھر میں رو رو کر
کہتی تھی صغرا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نوحہ (انجمن تبلیغ عزا)

زینبؑ نے کیا نالہ سر پیٹ کے رو رو کر

عباسؑ تم آجاؤ۔ عباسؑ تم آجاؤ

انصار نہیں باقی نہ سبطِ پیمبرؐ ہیں
عبداللہ نہ قاسم ہیں نہ عون نہ جعفر ہیں
عباسؑ تم آجاؤ آجاؤ علی اکبرؑ

کس درجہ تھا پردے کا احساس تمہیں ہر دم
اب دیکھ لو زینبؑ کا کیا ہو گیا ہے عالم
عباسؑ تم آجاؤ آجاؤ علی اکبرؑ

جلتے ہوئے خیمے ہیں اور بیبیاں تنہا ہیں
سر ننگے ہیں بلوے میں گھیرے ہوئے اعدا ہیں۔
یہ وقت مدد کا ہے کوئی بھی سر پر
عباسؑ تم آجاؤ آجاؤ علی اکبرؑ

اٹھتے ہوئے شعلوں میں کس طرح بہن جائے۔
غش میں پڑے ہیں علیؑ کس طرح انہیں لائے
گہوارۂ اصغرؑ سے لپٹی ہوئی ہے مادر
عباسؑ تم آجاؤ آجاؤ علی اکبرؑ

تھی پاس ابھی میرے کرتی تھی ابھی نوحہ
اب بالی سکینہؑ کو میں ڈھونڈوں کہاں بھیّا
گم ہو گئی ہے رن میں سرور کی کہیں دختر

کہتی تھی مادر اے علیؑ اکبر امے علیؑ اکبر

کہتی تھی مادر اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر
ڈھونڈوں تم کو کس جا دلبر اے علیؑ اکبر

بعد تمہارے کیا ہوا بیٹے — اعدا نے خیموں کو لوٹا
چھن گئی میرے سر سے چادر — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر
جناب چچا کی دیکھی نہ تم نے — چھوڑ دیا دریا اعدا نے
کر لیا قبضہ نہر پہ جا کر — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر
جب نہ رہا کوئی بھی باقی — حضرت نے ہل من کی صدا دی
تڑپے گہوارے میں اصغرؑ — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر
آگ لگی خیموں میں بیٹا — لوٹا گیا اسباب ہمارا
کھینچا گیا بیمار کا بستر — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر
جبکہ کٹے عباسؑ کے بازو — رکھ نہ سکے تب دل پر قابو
روتے تھے سر پیٹ کے سرور — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر
کوئی نہیں اب سر پہ ہمارے — رہ گئے بچے پیاس کے مارے
ہاتھ میں لے کر خالی ساغر — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر
سوئے کیا اب بالی سکینہ — اب وہ کہاں شبیرؑ کا سینہ
ہر دم کھڑکے شمر ستمگر — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

آیا ہے قاصد صغرا کا — خط میں بہت شکوہ ہے لکھا
بھول گئے کیوں ہم کو برادر — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

زینب کا ارمان نہ نکلا — سر پہ نہ تیرے سہرا دیکھا
چھید گیا ہو گئے بے سر — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

جاتی ہے اماں کی سواری — محمل ہے نہ کوئی عماری
دیکھو بیٹا میں ہوں کھلے سر — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

قائم ہیں نہ عونؑ نہ اصغرؑ — باقی رہے نہ سبط پیمبرؐ
سو گئے مقتل میں جا کر — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

خوب لکھا ریحانؔ فسانہ — اک اک لفظ ہے غم کا خزانہ
اک اک جملہ مثل گوہر — اے علیؑ اکبر اے علیؑ اکبر

یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے
پیاسے نہ رہے باقی پھر کس لئے پانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

اصغر ترے لاشے کو ماں بنکے زمیں رکھے
اجڑی ہوئی گودی کی . . . . . .
ہائے اجڑی ہوئی گودی کی معصوم نشانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

تو کیسے رکے لوگوں اکبر کی جوانی میں
ہے خون نیا لیکن . . . . . .
ہے خون نیا لیکن برچھی تو پرانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

یہ تو مجھے لگتا ہے لاشہ کسی دولہا کا
بھڑکا جو کفن میں ہے . . . . . .
ہائے بھڑکا جو کفن میں ہے رنگ اسکا تو آسمانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

معلوم نہ تھا شہ کو خود اپنے ہی ہاتھوں سے

شبّر کی نشانی بھی . . . . .
ہائے شبّر کی نشانی بھی مٹی میں ملانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

تکلیف جو زنداں میں . . . . .
ہائے تکلیف جو زنداں میں بچوں کو اٹھانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

زینبؑ نے کہا ٹھہرو میں دشت میں آتی ہوں
بھیا تمھیں اکبرؑ کی . . . . .
بھیا تمھیں اکبرؑ کی اب لاش اٹھانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

ہر غم کو بھلا دیں گے ہر یاد مٹا دیں گے
زہراؑ ترے بچوں کی . . . . .
ہائے زہراؑ ترے بچوں کی بس یاد منانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

یہ جان کی سرورؑ کی پہچان ہے جنت میں
ان دونوں کے سینے پہ . . . . .
ہائے ان دونوں کے سینے پہ یتیم کی نشانی ہے
یہ شامِ غریباں ہے دریا کی روانی ہے

آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا۔ دل سینے میں جب تک ہے بھولیگا نہ غم تیرا
آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے بھولیگا نہ غم تیرا

زینبؑ کی دعا بن کر ایک وقت وہ آئیگا
ہر گھر پہ سجا ہوگا عباسؑ علم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے بھولیگا نہ غم تیرا
آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

آجاتی ہیں زہراؑ بھی زینبؑ کی زیارت کو
جب اٹھ محرم کو اٹھتا ہے علم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے بھولے گا نہ غم تیرا
آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

تابوت جب اٹھتا ہے شبیرؑ کا اے غازی
تابوت کے آگے بھی چلتا ہے علم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے بھولے گا نہ غم تیرا
آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

وہ کون سے صدمے تھے شہ لوٹ گئے جس سے
ایک درد تھا زینبؑ کا دوسرا غم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے بھولے گا نہ غم تیرا
آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

پرچم کا فریرا تھا یا اس تھی زینبؑ کی
زینبؑ کے کلیجے سے علم کیسے ہو کم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے بھولے گا نہ غم تیرا
آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

بازار میں زنداں میں دربار میں ہر لمحہ
زینبؑ کی تو سانسوں پر تھا نام رقم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے بھولے گا نہ غم تیرا
آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

جب بہہ گیا سب پانی تب آس تری ٹوٹی
ہے سینے کے اندر یا مشکیزہ میں دم تیرا
آواز تری سرورؑ شبیرؑ سے وابستہ
عباسؑ سے وابستہ ریحان قلم تیرا
دل سینے میں جب تک ہے بھولے گا نہ غم تیرا
آ دیکھ مرے غازی اونچا ہے علم تیرا

شبیہ پیمبرؐ اکبرؑ نوحہ کرے ماں

نوحہ کرے ماں ـــــ شبیہ پیمبرؐ اکبرؑ نوحہ کرے ماں
شبیہ پیمبرؐ اکبرؑ نوحہ کرے ماں
شاہ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

ارمان بہت تھا میں تری شادی رچاؤں ایک روز دلہن چاند سی میں چاہے کے لاؤں
چاہے کے لاؤں ـــــ ہر لاش پہ روتی ہے تری کوکھ جلی ماں
شبیہ پیمبرؐ اکبرؑ نوحہ کرے ماں
شاہ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

زنداں سے تمھیں دیکھ کے اب کیسے جائینگے سوچا تھا تمھارے بیاہ کے پوشاک سیں گے
پوشاک سیں گے ـــــ پر تجھ کو کفن بھی نہ ملا ہائے مری جاں
شبیہ پیمبرؐ اکبرؑ نوحہ کرے ماں
شاہ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

روتی ہے بھوپھی جس نے لاڈ سے پالا تم کیا گئے رخصت ہوا اس گھر سے اجالا
اس گھر سے اجالا ـــــ ایک باپ ضعیفی میں ہوا بے سروساماں
شبیہ پیمبرؐ اکبرؑ نوحہ کرے ماں
شاہ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

پھرتا ہے مری آنکھ میں اب تک وہی منظر — اے جان پدر نور نظر اے علی اکبرؑ
اے علی اکبرؑ ——— ہمشکل نبیؐ کہتے تھے تم کو شہ ذیشان

شبیہ پیمبرؐ اکبرؑ نوحہ کرے ماں
شاہ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

پیاسے تھے بہت پیاس یہ کس طرح بجھائی — اس چاند سے سینے پہ سناں ظلم کی کھائی
ظلم کی کھائی ——— تم سوتے ہو ماں جاتی ہے بیٹا سوئے زنداں

شبیہ پیمبرؐ اکبرؑ نوحہ کرے ماں
شاہ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

اللہ ہے نگہباں تمہارا مرے پیارے — ہم لوگ رسن بستہ سوئے شام سدھارے
شام سدھارے ——— سوتا ہے تیرے ساتھ کہیں اصغر ناداں

شبیہ پیمبرؐ اکبرؑ نوحہ کرے ماں
شاہ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

ریحانؔ یہ کیا خوب لکھا غم کا فسانہ — زہراؑ نے تجھے بخشا ہے لفظوں کا خزانہ
لفظوں کا خزانہ ——— ہے ہو گیا بخشش کا تری حشر میں ساماں

شبیہ پیمبرؐ اکبرؑ نوحہ کرے ماں
شاہ کا دلبر اکبرؑ نوحہ کرے ماں

منتخب

نایاب نوحوں کا مجموعہ

فاتحِ فرات

مرتبہ

سیّد مہدی حسینی

ناشر

رحمت اللہ بک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام باڑہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰

فون ۲۴۳۱۵۷۷